صبح صادق	05:20
طلوع آفتاب	06:33
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	06:52

آج کی حدیث

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''جو مجھ سے اس بات کا عہد کرے کہ وہ اللہ کے بندوں سے اپنی کوئی حاجت نہ مانگے گا تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت کرتا ہوں۔'' (ابوداؤد)

روزنامہ ممبئی رابطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAI RAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 93, Friday- 03 April, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۹۳ ۞ جمعہ، ۳ر اپریل ،۲۰۲۶، ۱۴ر شوال المکرم ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴ روپیے، صفحات:۸

کیا کسی افسر کو دلت ہونے کی سزا دی جائے گی؟

آئی اے ایس افسر رنکو سنگھ راہی کے استعفیٰ پر کانگریس کا سخت ردعمل

راجندر گوتم نے کہا کہ ''آج بھی جب کوئی دلت نوجوان محنت کر کے آئی اے ایس افسر بنتا ہے، تو اسے ہراساں کیا

جاتا ہے۔ حالات ایسے بنتے ہیں کہ وہ افسر اپنی نوکری سے استعفیٰ دینے کو مجبور ہو جاتا ہے۔'' ملک میں دلتوں کے ساتھ ہو رہے امتیازی سلوک کے حوالے سے کانگریس نے بی جے پی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ایس سی ڈپارٹمنٹ کے قومی صدر راجندر پال گوتم نے پارٹی ہیڈکوارٹر میں اس حوالے سے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ ''آج ہی کے دن 2 اپریل 2018 کو، جب سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد شیڈولڈ کاسٹ اور شیڈولڈ ٹرائب (پریوینشن آف ایٹراسٹی) ایکٹ 1989' کو کمزور کرنے کی بات آئی تھی۔ ایسے میں ملک کے نوجوانوں نے آئینی طریقے سے ایک بڑا احتجاج کیا، جس میں پولیس اور نسل پرست غنڈوں کی گولیوں سے 14 بہوجن نوجوانوں کی جانیں چلی گئیں۔ ایک طرف یونیورسٹیوں میں دلت طلبہ کے ساتھ ناانصافی اور امتیازی سلوک ہوتا ہے، تو دوسری طرف اتنی جدوجہد کے بعد بچوں کو ملازمتوں میں آنے سے روکا جاتا ہے۔'' کانگریس لیڈر نے آئی اے ایس افسر رنکو سنگھ کے استعفیٰ کے حوالے سے کہا کہ ''آج بھی جب کوئی دلت نوجوان محنت کر کے آئی اے ایس یا پی سی ایس افسر بنتا ہے، تو اسے ہراساں کیا جاتا ہے۔ حالات ایسے بنتے ہیں کہ وہ افسر اپنی نوکری سے استعفیٰ دینے کو مجبور ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی ایک افسر رنکو سنگھ راہی ہیں۔ رنکو سنگھ راہی جب پی سی ایس افسر تھے، تب انہوں نے ایک ایسے گھوٹالے کو بے نقاب کیا جس میں کروڑوں روپے کی چوری کی گئی تھی۔ اس وقت ان پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور انہیں گولیاں ماری گئیں۔ اس حملے کے نتیجے میں وہ اپنے ایک جبڑے اور ایک آنکھ سے محروم ہو گئے۔'' ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ''ملک کی خدمت کا جذبہ دیکھیے کہ رنکو سنگھ ٹھیک ہو کر واپس لوٹے اور آئی اے ایس افسر بنے، لیکن انہیں ان کی ایمانداری کی سزا ملتی رہی اور مسلسل تبادلے ہوتے رہے۔ اب حالات یہ ہیں کہ گزشتہ 8 ماہ سے انہیں کوئی کام ہی نہیں دیا جا رہا ہے اور نہ ہی انہیں کوئی بھی اہم عہدہ سونپا جا رہا ہے۔

اتر پردیش: سی ایم ہیلپ لائن' ملازمین کا لکھنؤ میں احتجاج

استحصال کا الزام، احتجاج کر رہے ملازمین کا الزام ہے کہ ہیلپ لائن میں ان کا استحصال کیا جا رہا ہے اور انہیں صرف ۷۰۰۰/ روپے تنخواہ دی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے ان میں شدید ناراضگی ہے۔

احتجاج کر رہے ملازمین کا الزام ہے کہ ہیلپ لائن میں ان کا استحصال کیا جا رہا ہے اور انہیں صرف 7000 روپے تنخواہ دی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے ان میں شدید ناراضگی ہے۔ اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں 'سی ایم ہیلپ لائن' ملازمین کا زبردست احتجاج دیکھنے کو ملا، جہاں 200 سے زائد ملازمین '1076 ہائے ہائے' کے نعرے لگاتے ہوئے اچانک وزیر اعلیٰ کے دفتر کی طرف چلے گئے۔ صبح تقریباً 9:30 بجے لوہیا پتھ سے شروع ہونے والا یہ مارچ تیزی سے آگے بڑھا، جسے روکنے کے لیے پولیس نے 4 بار کوشش کی لیکن ملازمین نہیں رکے۔ لوہیا پارک تک پولیس انہیں روکنے میں ناکام رہی، جس کے بعد اضافی فورس تعینات کر دی گئی۔ سنگیت ناٹک اکادمی کے سامنے پولیس نے بیریکیڈنگ کر کے راستہ روکنے کی کوشش کی، لیکن اس کے باوجود ملازمین آگے بڑھتے رہے۔ صورتحال کو قابو میں کرنے کے لیے پولیس نے بعد میں طاقت کے استعمال کے ذریعہ ہٹانے کی کارروائی شروع کی۔ احتجاج کر رہے ملازمین کا الزام ہے کہ ہیلپ لائن میں ان کا استحصال کیا جا رہا ہے اور انہیں صرف 7000 روپے تنخواہ دی جا رہی ہے، جس کی وجہ سے ان میں شدید ناراضگی ہے۔ واضح رہے کہ اتر پردیش میں سی ایم ہیلپ لائن (1076) آئی جی آر ایس (انٹیگریٹڈ گریونس

ریڈریسل سسٹم) کے تحت ایک مرکزی شکایات کے ازالے کے نظام کے طور پر کام کرتا ہے۔ اسے 7×24 فعال کال سنٹر پر مبنی پلیٹ فارم کے طور پر تیار کیا گیا ہے، جہاں لوگ فون، آن لائن ذرائع اور مختلف سرکاری حوالہ جات کے ذریعہ اپنی شکایت درج کر سکتے ہیں، معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور تجاویز دے سکتے ہیں۔ یہ نظام شکایتوں کو ایک طے شدہ انتظامی ڈھانچے کے تحت لیول 1 سے لیول 4 تک متعلقہ افسران - جیسے بلاک، تحصیل، ضلع کی سطح کے افسران سے لے کر ڈی ایم، ایس ایس پی اور کمشنر تک - بھیجتا ہے۔ اس کے تحت ہر شکایت کو ڈیجیٹل طور پر ٹریک کیا جاتا ہے، مقررہ وقت کے اندر اس کا ازالہ کیا جاتا ہے، اور اگر مسئلہ حل نہیں ہوتا یا شکایت کنندہ مطمئن نہیں ہوتا، تو اسے خود بخود اعلیٰ سطح پر بھیج دیا جاتا ہے۔ اس ماڈل میں فیڈ بیک کا نظام، کارکردگی کی نگرانی اور جزوی، اطمینان بخش یا خصوصی تصفیہ جیسی سہولیات شامل ہیں۔ ضلع انتظامیہ، نوڈل افسران اور متعلقہ شعبوں کے ماہرین اس کی نگرانی، تربیت اور موثر نفاذ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تاکہ مختلف محکموں میں شفافیت، جوابدہی اور شکایات کا بروقت ازالہ یقینی بنایا جا سکے۔ اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ میں سی ایم ہیلپ لائن 1076 کے 200 سے زائد ملازمین (جن میں بڑی تعداد خواتین کی ہے) نے کم تنخواہ اور مبینہ استحصال کے خلاف 2 اپریل 2026 کو زبردست احتجاج کیا۔ ملازمین نے گومتی نگر میں واقع سائبر ٹاور سے وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ کی طرف مارچ کیا، تاہم پولیس نے انہیں راستے میں ہی روک لیا۔ ملازمین کا دعویٰ ہے کہ ان سے 15,000 روپے ماہانہ تنخواہ کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن انہیں صرف 7,000 سے 8,000 روپے دیے جا رہے ہیں۔ احتجاج کرنے والوں نے الزام لگایا کہ ان کی تنخواہیں اکثر تاخیر سے آتی ہیں اور بعض اوقات دو ماہ تک کی ادائیگی روک لی جاتی ہے۔ ملازمین کے مطابق دفتر میں داخل ہوتے وقت ان کے موبائل فون جمع کر لیے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں اپنے گھر والوں سے رابطہ نہیں کر پاتے۔

جنگ میں کھل کر ایران کی حمایت کرنے والے اسپین پر آئی مصیبت

گھیرابندی کی تیاری میں امریکہ، اسپین دنیا کا پہلا ملک تھا، جس نے ایران میں امریکی حملے کی کھل کر مخالفت کی تھی

اسپین دنیا کا پہلا ملک تھا، جس نے ایران میں امریکی حملے کی کھل کر مخالفت کی تھی۔ اس نے جنگ کے دوران امریکی لڑاکا طیاروں کو اپنے یہاں لینڈنگ کی اجازت نہیں دی تھی۔ ایران جنگ میں امریکہ کا ساتھ نہیں دینا اسپین کو بھاری پڑ سکتا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے اسپین کی گھیرابندی شروع کر دی ہے۔ اس کے لیے گزشتہ ماہ 'یوتھینیزیا' (مرضی کی موت) سے ہوئی ایک لڑکی کی موت کو ڈھال بنایا گیا ہے۔ دراصل مارچ 2026 میں نوئلیا کاسٹیلو راموس نامی ایک لڑکی نے ڈپریشن کی وجہ سے 'مرضی کی موت' کا مطالبہ کیا تھا، جسے اسپین حکومت نے منظور کر لیا تھا۔ امریکہ نے اس منظوری کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی ٹرمپ انتظامیہ نے اسپین کے خلاف اس معاملہ کو لے کر تحقیقات شروع کر دی ہے۔ نیویارک پوسٹ کے مطابق ٹرمپ انتظامیہ نے اس سلسلے میں اپنے سفارت کاروں کو

ایک پیغام بھیجا ہے، جو لیک ہو گیا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ اس میں اگر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا پہلو سامنے آتا ہے تو اسپین کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔ سفارت کاروں کو بھیجے گئے پیغام میں کہا گیا ہے کہ ''ہمیں اس بات پر گہری تشویش ہے کہ کاسٹیلو کو ریاست کی نگرانی میں رہتے ہوئے بار بار جنسی ہراسانی کا شکار ہونا پڑا۔ اس معاملہ میں کاسٹیلو کی جان چلی گئی، لیکن اب تک کسی بھی مجرم کو انصاف کے کٹہرے میں نہیں لایا گیا ہے۔'' اس پیغام میں آگے کہا گیا ہے کہ ''ہمیں ان رپورٹوں کی بھی جانکاری ہے کہ کاسٹیلو نے اپنے آخری لمحات میں مرضی کی موت کے دوران ہچکچاہٹ کا اظہار کیا تھا، لیکن ان کے اشاروں کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔'' واضح رہے کہ اسپین کے خلاف امریکہ کی اس کارروائی کو آنے والے وقت میں اس پر لگنے والی پابندیوں سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔ مستقبل میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے نام پر امریکہ اسپین کے خلاف اقتصادی پابندی عائد کر سکتا ہے۔ امریکہ اور اسپین کے درمیان 2025 میں 47 بلین ڈالر کی تجارت ہوئی تھی۔ قابل ذکر ہے کہ اسپین دنیا کا پہلا ملک تھا، جس نے ایران میں امریکی حملے کی کھل کر مخالفت کی تھی۔ اسپین نے جنگ کے دوران پہلے امریکی لڑاکا طیاروں اپنے یہاں لینڈنگ کی اجازت نہیں دی۔

دہلی۔ این سی آر میں ۴۶۲ رفیکٹریوں پر لٹکی تلوار

آلودگی کے سبب سی پی سی بی نے جاری کیا الٹی میٹم

قومی راجدھانی خطہ (دہلی-این سی آر) میں آلودگی سے ہر شخص پریشان ہے۔ اس صورتحال پر قابو پانے کے لیے عدالتوں کی جانب سے ریاستی انتظامیہ کو اکثر ہدایات جاری کی جاتی ہیں، باوجود اس کے ماحول میں کسی طرح کی بہتری ہوتی نظر نہیں آ رہی ہے۔ ان حالات میں اب سینٹرل پولیوشن کنٹرول بورڈ (سی پی سی بی) نے دہلی، ہریانہ، راجستھان اور اتر پردیش میں واقع 462 فیکٹریوں کی نشاندہی کی ہے جو آلودگی نگرانی کے ضروری آلات نصب کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ ان تمام کمپنیوں پر

اب پابندی یا بھاری جرمانہ جیسی سخت کارروائی کی تلوار لٹک رہی ہے۔ آلودگی پر قابو پانے کے لیے حکومت نے خاص زمرے کی صنعتوں کے لیے آن لائن کنٹینیوئس ایمیشن مانیٹرنگ سسٹم (او سی ای ایم ایس) کی تنصیب لازمی قرار دیا ہے۔ اس نظام میں جدید کیمرے اور سینسر لگائے جاتے ہیں جو فیکٹریوں سے نکلنے والے دھوئیں اور فضلے کی بروقت (براہ راست) نگرانی کرتے ہیں۔ یہ آلات سی پی سی بی کے سرور اور پورٹل سے براہ راست مربوط کئے جاتے ہیں۔ اس سے افسران کو اپنے دفتر میں بیٹھے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ کون سی فیکٹری مقررہ معیار سے زیادہ آلودگی پیدا کر رہی ہے۔ سی پی سی بی کی تحقیقات سے پتا چلا ہے کہ 462 شناخت شدہ فیکٹریوں میں یا تو یہ سسٹم نصب ہی نہیں کیا گیا یا ان کے آلات طے شدہ معیار کے مطابق نہیں ہیں۔ اس وجہ سے ان صنعتی یونٹوں سے ہونے والے اخراج کی درست نگرانی ممکن نہیں ہو پا رہی تھی۔ اس صورتحال کو قوانین کی سنگین خلاف ورزی مانتے ہوئے سی پی سی بی نے متعلقہ ریاستوں کے آلودگی کنٹرول بورڈز کو ان یونٹوں کے خلاف فوری کارروائی کرنے کی ہدایت دی ہے۔ نشاندہی کی گئی فیکٹریوں میں دہلی میں 3 یونٹ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ این سی آر کے اہم صنعتی علاقوں کے تحت بہادر گڑھ، گروگرام، فرید آباد، سونی پت، پانی پت، ریواڑی، پلول، جھجر، جیند اور ہریانہ میں کرنال، اتر پردیش میں غازی آباد اور ہاپوڑ اور راجستھان کے الور اور کھیرتھل- تجارا شامل ہیں۔ واضح رہے کہ دہلی۔ این سی آر میں آلودگی کی وجہ سے فضائی معیار (اے کیو آئی) ایک سنگین چیلنج ہوتا ہے خاص طور پر موسم سرما میں آلودگی کی حالت اس قدر خراب ہوتی ہے کہ اکثر دن میں بھی اندھیرا چھا جاتا ہے۔

راجیہ سبھا میں راگھو چڈھا کی زبان بندی!

عام آدمی پارٹی نے راگھو کی جگہ اشوک متل کو بنایا ڈپٹی لیڈر

تازہ معاملہ راگھو چڈھا کے لیے بڑا جھٹکا مانا جا رہا ہے کیونکہ پارٹی کی جانب سے راجیہ سبھا سکریٹریٹ کو خط لکھ کر درخواست کی گئی ہے کہ انہیں پارٹی لیڈر کے طور پر ایوان میں بولنے کا موقع نہ دیا جائے۔ عام آدمی پارٹی (اے اے پی) نے پنجاب سے راجیہ سبھا کے رکن راگھو چڈھا کو ایوان بالا میں ڈپٹی لیڈر کے عہدے سے ہٹا دیا ہے۔ پارٹی نے اس سلسلے میں راجیہ سبھا سکریٹریٹ کو خط بھی بھیجا ہے۔ اب اشوک متل راجیہ سبھا میں عام آدمی پارٹی کے ڈپٹی لیڈر رہوں گے۔ خط کے ذریعہ عام آدمی پارٹی نے راجیہ سبھا سکریٹریٹ کو مطلع کیا ہے کہ ایم پی راگھو چڈھا کو پارلیمنٹ میں بولنے کے لیے وقت نہ دیا جائے۔ اس کے علاوہ عام آدمی پارٹی نے راجیہ سبھا سکریٹریٹ کو پیش کردہ خط میں ایم پی اشوک متل کو پارٹی کا ڈپٹی لیڈر مقرر کرنے کی درخواست کی ہے۔ تازہ معاملہ راگھو چڈھا کے لیے بڑا جھٹکا مانا جا رہا ہے۔ کیونکہ عام آدمی پارٹی نے راجیہ سبھا سکریٹریٹ سے درخواست کی ہے کہ راگھو چڈھا کو پارٹی لیڈر کے طور پر ایوان میں بولنے کا موقع نہ دیا جائے۔ اس کا مطلب ہے کہ راجیہ سبھا میں ان کے بولنے کے وقت پر بھی قینچی چلے گی۔ اس تازہ واقعہ کے سلسلے میں ذرائع کی مانیں تو راگھو چڈھا کو پارلیمنٹ کی طرف سے دیئے گئے وقت میں بھی کٹوتی ہونے والی ہے۔ غور طلب ہے کہ کچھ عرصہ سے راگھو چڈھا پارلیمنٹ میں عوامی مسائل زوردار طریقے سے اُٹھا رہے تھے۔ جن میں ہوائی اڈوں پر 10 روپے کی چائے سے لے کر ڈیلیوری بوائز، موبائل ریچارج کے معاملے شامل ہیں۔ اب ان پر عام آدمی پارٹی کی کارروائی سے لوگ حیران نظر آ رہے ہیں۔ ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ راگھو چڈھا پارٹی سے مشورہ کیے بغیر کچھ مسائل اُٹھا رہے تھے۔ وہ راجیہ سبھا میں کن مسائل پر بات رکھنے والے ہیں، اس کے بارے میں بھی پارٹی کو نہیں بتاتے تھے۔ عام آدمی پارٹی نے اس سلسلے میں انہیں خبردار بھی کیا تھا۔ حالانکہ پارٹی کی جانب سے ابھی تک ان کے خلاف کی گئی کارروائی کی وجوہات واضح نہیں کی گئی ہیں۔

اسدالدین اویسی کی آسام میں مسلم ووٹروں سے اے آئی یو ڈی ایف کی حمایت کی اپیل

بی جے پی اور کانگریس کو بنایا تنقید کا نشانہ

اسدالدین اویسی نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما پر بھی الزام عائد کیا کہ وہ ریاست میں نفرت کی سیاست کو فروغ دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی سیاست نہ صرف سماجی ہم آہنگی کو متاثر کرتی ہے بلکہ ریاست کی ترقی میں بھی رکاوٹ بنتی ہے۔ ناگون، آسام: آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے سربراہ اسدالدین اویسی نے آسام اسمبلی انتخابات کے پیش نظر ووٹروں، خاص طور پر مسلم برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ آل انڈیا یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (اے آئی یو ڈی ایف) کی

حمایت کریں تاکہ اسمبلی میں ان کی آواز موثر طریقے سے پہنچ سکے۔ ایک عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے اسدالدین اویسی نے کہا کہ موجودہ حالات میں یہ ضروری ہے کہ اقلیتی برادری اپنی سیاسی نمائندگی کو مضبوط بنائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ووٹر اے آئی یو ڈی ایف کا ساتھ دیتے ہیں تو اس سے اسمبلی میں ان کے مسائل اور خدشات کو موثر انداز میں اٹھایا جا سکے گا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ بی جے پی حکومت غیر آئینی اور غیر قانونی امتیازی رویہ اختیار کر رہی ہے، جس کی وجہ سے خاص طور پر مسلم برادری متاثر ہو رہی ہے۔ اسدالدین اویسی نے اپنی تقریر میں بی جے پی کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ حکومت کی پالیسیوں کے نتیجے میں ہزاروں لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بڑی تعداد میں مسلم خاندانوں کو بے دخل کیا گیا اور ان کے مکانات منہدم کیے گئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے کانگریس پارٹی کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا اور کہا کہ وہ ان مسائل پر موثر آواز اٹھانے میں ناکام رہی ہے۔ ان کے مطابق، کانگریس کی کمزوری کی وجہ سے ہی موجودہ حکومت کو طاقت ملی ہے۔ اسدالدین اویسی نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہمنتا بسوا سرما پر بھی الزام عائد کیا کہ وہ ریاست میں نفرت کی سیاست کو فروغ دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی سیاست نہ صرف سماجی ہم آہنگی کو متاثر کرتی ہے بلکہ ریاست کی ترقی میں بھی رکاوٹ بنتی ہے۔ انہوں نے اے آئی یو ڈی ایف کے سربراہ بدرالدین اجمل کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ ان کی جماعت اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کام کر رہی ہے اور موجودہ حالات میں اس کی حمایت ضروری ہے۔ واضح رہے کہ آسام اسمبلی کی تمام 126 نشستوں پر ووٹنگ ایک ہی مرحلے میں 9 اپریل کو ہوگی، جبکہ نتائج کا اعلان 4 مئی کو کیا جائے گا۔

مختصر مگر اہم خبریں

نتیش کمار ۱۰ر اپریل کو راجیہ سبھا کے رکن کے طور پر حلف لیں گے

توقع ہے کہ وہ ۱۳ر اپریل کے بعد سی ایم کا عہدہ چھوڑ دیں گے

پٹنہ: بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے 10 اپریل کو راجیہ سبھا کے رکن کے طور پر حلف لینے کا امکان ہے، وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ سے ذرائع کے مطابق۔ امکان ہے کہ وہ پارلیمنٹ کے ایوان بالا میں رسمی کارروائیوں کو مکمل کرنے کے لیے 8 یا 9 اپریل کو دہلی جائیں گے۔ پٹنہ واپسی کے بعد، کمار کے 13 اپریل کے بعد کسی بھی وقت وزیر اعلیٰ کے عہدے سے استعفیٰ دینے کی امید ہے۔ اپریل 14 کے بعد سیاسی پیش رفت میں تیزی آنے کا امکان ہے، جب 'خرمس' کی مدت (ایک مہینہ کا ہندو دور) اختتام پذیر ہوگا۔ دریں اثنا، بہار کے محکمہ داخلہ نے اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے احکامات جاری کیے ہیں کہ نتیش کمار کو وزیر اعلیٰ کے عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی 'زیڈ پلس' زمرہ کی سیکورٹی ملتی رہے گی۔ اسپیشل برانچ کی طرف سے جاری کردہ حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ راجیہ سبھا کے رکن کی حیثیت سے عہدہ سنبھالنے پر ان کی حفاظت برقرار رہے گی۔ ہدایت کے مطابق، یہ فیصلہ بہار اسپیشل سیکیورٹی ایکٹ، 2000 کی دفعات کے تحت اس کی حفاظتی ضروریات کا جائزہ لینے کے بعد لیا گیا ہے۔ پولیس کے ڈائریکٹر جنرل اور اسپیشل برانچ کو اعلیٰ سطح کے تحفظ کو یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ 'زیڈ پلس' زمرہ ہندوستان میں حفاظتی احاطہ کا سب سے بڑا درجہ ہے، جو عام طور پر وزیر اعظم، صدر، اور سینئر سیاسی رہنماؤں جیسے اعلیٰ شخصیات کے لیے مخصوص ہے۔ اس میں پرسنل سیکیورٹی آفیسرز (پی ایس اوز)، مسلح گارڈز، ایسکارٹ گاڑیاں، اور چوبیس گھنٹے نگرانی سمیت تقریباً 55 اہلکاروں کے ساتھ ملٹی لیئر سیکیورٹی انتظامات شامل ہیں۔ نتیش کمار 16 مارچ کو راجیہ سبھا کے لیے منتخب ہوئے اور 30 مارچ کو بہار قانون ساز کونسل سے استعفیٰ دے دیا۔ ایوان بالا میں ان کی باضابطہ شمولیت سے ریاست میں ایک اہم سیاسی تبدیلی کی توقع ہے۔ ایک متعلقہ پیش رفت میں، کمار نے حال ہی میں 7 سرکلر روڈ پر ایک سرکاری بنگلے کا معائنہ کیا، جہاں وہ وزیر اعلیٰ کے عہدے سے سبکدوش ہونے کے بعد رہائش پذیر ہیں۔ اس رہائش گاہ کی سیاسی اہمیت ہے، کیونکہ اس نے پہلے اپنے سیاسی کیریئر کے اہم مراحل کے دوران اسی مقام سے کام کیا تھا۔ ان پیش رفت کے ساتھ، بہار کا سیاسی منظر نامہ آنے والے دنوں میں ایک بڑی تبدیلی کے لیے تیار ہے۔

عازمین حج کی سہولت کیلئے بروقت انتظامات ہوں گے

نئی دہلی: 2026 کیلئے دہلی امبارکیشن سے پروازوں کا سلسلہ آئندہ 18 اپریل سے شروع ہو رہا ہے اور 20 مئی تک جاری رہے گا۔ اس درمیان عازمین حج کو بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کرنے کیلئے مختلف سطح پر کام کیے جا رہے ہیں، اسی ضمن میں دہلی کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ایرپورٹ کے ٹرمینل 3 پر دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کی چیئرپرسن کوثر جہاں کی صدارت میں ایک اہم انتظامی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ میٹنگ میں دہلی ایرپورٹ اتھارٹی، دلی پولیس، سی آئی ایس ایف، امیگریشن اور کسٹم وغیرہ مختلف متعلقہ محکموں کے افسران کے علاوہ دہلی اسٹیٹ حج کمیٹی کے ایگزیکٹو آفیسر اشفاق احمد عارفی، ڈپٹی ایگزیکٹو آفیسر محسن علی، حج کمیٹی آف انڈیا لائزن آفیسر سلطان احمد بھی موجود تھے۔ میٹنگ میں عازمین کی روانگی اور واپسی کے متعلق کئی اہم فیصلے لیے گ یے اور اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ عازمین حج اور ان کو روانہ کرنے کیلئے آنے والے احباب و متعلقین کو کسی طرح کی کوئی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ واضح رہے کہ اس سال سعودی ایرلائن کی کل 54 پروازوں سے ریاست دہلی سمیت شمالی ہندوستان کے مختلف ریاستوں کے تقریباً 21100 عازمین حج مقدس سفر حج کیلئے مدینہ منورہ اور جدہ کے راستے مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہوں گے۔ اس سال دہلی امبارکیشن سے سفر حج کیلئے پہلے مرحلے کی 31 پروازوں سے 12240 عازمین حج مدینہ منورہ کیلئے جبکہ دوسرے مرحلے کی 23 پروازوں سے 8860 عازمین حج مکہ مکرمہ کیلئے روانہ ہوں گے جبکہ ریاست دہلی کے عازمین 3196 ہے۔

کیا اسرائیل دورہ پر وزیر اعظم مودی کو ایران پر حملے کا علم تھا؟ راجیہ سبھا میں حکومت نے دیا جواب

وزیر مملکت برائے خارجہ امور کیرتی وردھن سنگھ نے کہا کہ جب سے ایران جنگ شروع ہوئی ہے، تب سے وزیر اعظم مسلسل متحرک ہیں اور مغربی ایشیا کے مختلف رہنماؤں سے بات کر رہے ہیں

وزیر مملکت برائے خارجہ امور کیرتی وردھن سنگھ نے کہا کہ جب سے ایران جنگ شروع ہوئی ہے، تب سے وزیر اعظم مسلسل متحرک ہیں اور مغربی ایشیا کے مختلف رہنماؤں سے بات کر رہے ہیں۔ راجیہ سبھا میں ایک تحریری جواب میں ہندوستانی حکومت نے واضح کیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے حالیہ اسرائیل دورہ کے دوران ایران پر ہوئے حملے کے متعلق کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی اس بارے میں کوئی معلومات شیئر کی گئی تھیں۔ راجیہ سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں وزیر مملکت برائے خارجہ امور کیرتی وردھن سنگھ نے یہ معلومات فراہم کیں۔ یہ سوال 'آئی یو ایم ایل' رکن پارلیمنٹ عبدالوہاب نے پوچھا تھا۔ راجیہ سبھا رکن عبدالوہاب نے پوچھا کہ کیا حکومت کو اگلے دن ایران پر ہونے والے حالیہ فوجی حملے کا علم تھا؟ اس کے جواب میں وزیر مملکت برائے خارجہ امور کیرتی وردھن سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم کو اس کے متعلق کوئی جانکاری نہیں تھی۔ سنگھ نے بتایا کہ وزیر اعظم مودی نے 25 اور 26 فروری 2026 کو اسرائیل کے وزیر اعظم کی دعوت پر وہاں کا سرکاری دورہ کیا تھا۔ کیرتی وردھن سنگھ نے مزید کہا کہ اسرائیل دورہ کے دوران

دونوں ممالک کے درمیان آرٹیفیشل انٹیلی جنس، سائبر سیکورٹی، زراعت، تعلیم اور ڈیجیٹل ادائیگی جیسے کئی اہم شعبوں میں معاہدوں پر دستخط ہوئے، لیکن علاقائی حملوں سے متعلق کسی بھی موضوع پر کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ حکومت نے یہ بھی واضح کیا کہ ہندوستان مغربی ایشیا کی صورتحال پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے مغربی ایشیا کے کئی رہنماؤں سے بات چیت کی ہے۔ وزیر مملکت برائے خارجہ امور کیرتی وردھن سنگھ نے کہا کہ جب سے ایران جنگ شروع ہوئی ہے، تب سے وزیر اعظم مسلسل متحرک ہیں اور مغربی ایشیا کے مختلف رہنماؤں سے بات کر رہے ہیں۔ اس دوران وزیر اعظم مودی نے جن رہنماؤں سے بات کی ہے ان میں اسرائیل، ایران، سعودی عرب، بحرین، کویت، عمان، قطر، متحدہ عرب امارات، اردن اور امریکہ کے سربراہان شامل ہیں۔ اسی دوران وزیر خارجہ نے بھی اپنے ہم منصبوں سے بات چیت کی۔ راجیہ سبھا میں کیرتی وردھن سنگھ نے مزید کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی کے پیش نظر حکومت نے اب تک تقریباً 4 لاکھ 75 ہزار ہندوستانیوں کی محفوظ واپسی کو یقینی بنایا ہے اور توانائی کی سپلائی برقرار رکھنے کے لیے خلیجی خطے میں جہازوں کی محفوظ نقل و حمل کے انتظامات کیے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ رواں سال فروری میں وزیر اعظم مودی کے دورہ اسرائیل کے وقت کو لے کر یہ قیاس آرائیاں کی جا رہی تھیں کہ انہیں شاید ایران پر ہونے والے ممکنہ حملے کی پہلے سے اطلاع تھی۔

راجہ واڑی اسپتال کی بحالی کے تحت

عمارت کی تعمیراتی کام آئندہ ہفتہ سے شروع ہوگا

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) سیٹھ وی سی گاندھی اور ایم اے ووراا میونسپل کارپوریشن جنرل اسپتال یعنی گھاٹکوپر (مشرق) میں راجہ واڑی اسپتال کی ازسر نو تعمیر جاری ہے۔ اس کے تحت پہلے مرحلے میں تقریباً 600 بستروں کی گنجائش والی عمارت تعمیر کرنے کی تجویز ہے۔ اس سلسلے میں میئر ریتو تاوڑے نے آج (2 اپریل 2026) پروجیکٹ سائٹ کا دورہ کیا اور اس کا معائنہ کیا۔ کارپوریٹر دھرمیش گری، راجواڑی اسپتال کی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر بھارتی راجول والا، اسپتال انفراسٹرکچر سیل کے ڈپٹی چیف انجینئر مسٹر منوج رانے، این ڈپارٹمنٹ کے اسسٹنٹ کمشنر (اضافی چارج) ماروتی پوار اور تمام متعلقہ افسران اس موقع پر موجود تھے۔ ابتدائی معلومات دیتے ہوئے ڈپٹی چیف انجینئر رانے نے کہا کہ راجواڑی ہاسپٹل ری ڈیولپمنٹ فیز ایک کے تحت تعمیر کی جانے والی عمارت میں ایک نچلا تہہ خانہ، تہہ خانہ، گراؤنڈ فلور کے علاوہ 10 منزلیں ہوں گی۔ 600 بستروں کی گنجائش والی اس عمارت میں تمام جدید ترین طبی سہولیات دستیاب ہوں گی۔ اس کے لیے تقریباً 33 ہزار 179 مربع میٹر کا تعمیراتی رقبہ دستیاب ہوگا۔ فیز ایک کی عمارت کا سنگ بنیاد دسمبر 2025 میں رکھا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ معمولی معدنیات اور ریڈار کے حوالے سے اجازت ملنے کے فوراً بعد تعمیراتی کام شروع کردیا جائے گا۔ انہوں نے واضح کیا کہ عمارت کے پہلے مرحلے کی تکمیل کے بعد پورے اسپتال کو اس میں منتقل کردیا جائے گا اور اگلے مرحلے میں دوسری عمارت تعمیر کی جائے گی۔ میئر ریتو تاوڑے نے اس بات پر ناراضگی ظاہر کی کہ سنگ بنیاد کے چار ماہ گزرنے کے بعد بھی حقیقی تعمیراتی کام شروع نہیں ہوا ہے۔ انتظامیہ کو جہاں بھی مشکلات کا سامنا ہے وہ معاملات سینئرز کے نوٹس میں لائے جائیں۔ نیز عوامی نمائندوں کے تعاون سے ایسے مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے۔ میئر نے سختی سے مشورہ دیا کہ تمام ضروری اجازت نامے حاصل کرنا ٹھیکیدار کا کام ہے اور اصل کام میں کسی قسم کی تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی۔ عمارت کی تعمیر کا کام اگلے ہفتے شروع ہونا چاہیے۔ جب تعمیراتی کام جاری ہے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں کہ پڑوسی اسپتال میں مریض تعمیراتی شور، دھول وغیرہ سے پریشان نہ ہوں۔ میئر تاوڑے نے یہ بھی ہدایت دی کہ ممبئی میونسپل کارپوریشن ہیڈکوارٹر میں ہونے والی مشترکہ میٹنگ میں اسپتال کی دوبارہ ترقی کے بارے میں تفصیلی پیشکش کی جائے۔ میئر نے پراجیکٹ میں ہونے والی چار ماہ کی تاخیر پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ حکام کو تمام ضروری اجازت نامے ہنگامی بنیادوں پر حاصل کرنے اور کام فوری شروع کرنے کا حکم دیا ہے۔ تعمیراتی کام کے دوران مریضوں کی سہولت کا خیال رکھنے کے لیے بھی خصوصی ہدایات دی گئی ہیں تاکہ شور اور گرد وغبار سے علاج میں خلل نہ پڑے۔ جی ہاں، ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے حال ہی میں ہدایات جاری کی ہیں کہ گھاٹ کوپر کے راجہ واڑی اسپتال کی بحالی اور ازسرِ نو تعمیر کے پہلے مرحلے کا کام آئندہ ہفتے سے شروع کردیا جائے۔ اس مرحلے کے تحت ایک نئی عمارت تعمیر کی جائے گی جس میں 600 بستروں (beds) کی گنجائش ہوگی۔

متحدہ عرب امارات نے ایرانی پاسپورٹ

رکھنے والوں کے داخلے اور ٹرانزٹ پر پابندی عائد کردی

قمر انصاری

ممبئی: متحدہ عرب امارات (یواے ای) نے ایرانی پاسپورٹ رکھنے والے افراد کے لیے نئی سفری پابندیاں نافذ کردی ہیں، جن کے تحت انہیں ملک میں داخل ہونے یا اس کے ہوائی اڈوں کے ذریعے دیگر ممالک کے لیے ٹرانزٹ کی اجازت نہیں دی جارہی۔ یہ اقدام مشرق وسطیٰ میں بڑھتی ہوئی کشیدگی اور سیکیورٹی خدشات کے تناظر میں کیا گیا ہے۔ تازہ ہدایات کے مطابق ایئر لائنز کے نظام میں ایسی تبدیلیاں کی گئی ہیں جن کے باعث ایرانی شہری اب یواے ای کے لیے پروازیں بک نہیں کر پا رہے اور نہ ہی دبئی یا ابوظہبی جیسے اہم ٹرانزٹ مراکز استعمال کر سکتے ہیں۔ ویزا اور سفری قواعد کے ذریعے اس پابندی کو مؤثر بنایا گیا ہے۔ اگرچہ یہ پابندی وسیع دکھائی دیتی ہے، تاہم کچھ افراد کو اس سے استثنا حاصل ہوسکتا ہے۔ ان میں طویل مدتی رہائشی ویزا رکھنے والے، خصوصی اجازت یافتہ افراد یا وہ لوگ شامل ہوسکتے ہیں جن کے یواے ای میں خاندانی یا پیشہ ورانہ روابط ہیں۔ ایسے معاملات میں اضافی جانچ پڑتال اور منظوری درکار ہوسکتی ہے۔ حکام نے اس پابندی کو مستقل قرار نہیں دیا، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ موجودہ علاقائی حالات کے پیش نظر ایک عارضی اقدام ہو سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ فیصلہ بدلتی ہوئی سیکیورٹی صورتحال کے تحت احتیاطی تدابیر کا حصہ ہے۔ اس فیصلے سے بہت سے ایرانی مسافروں کے سفری منصوبے متاثر ہونے کا امکان ہے، خاص طور پر وہ افراد جو بین الاقوامی سفر کے لیے یواے ای کو ایک اہم ٹرانزٹ مرکز کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ ایئر لائنز نے مسافروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی سفری اہلیت کی جانچ کریں اور فی الحال متبادل راستوں پر غور کریں۔ صورتحال تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے، اس لیے مسافروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ سفر کی منصوبہ بندی سے قبل تازہ ترین معلومات حاصل کریں۔ اس پابندی کا اطلاق وزٹ ویزا، ٹورسٹ ویزا، اور ٹرانزٹ مسافروں پر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایرانی شہری جن کے پاس یواے ای کا درست رہائشی ویزا ہے اور وہ اس وقت ملک سے باہر ہیں، انہیں بھی فی الحال واپس آنے سے روکا جارہا ہے۔

باممبے ہائیکورٹ کا ۵ رفیصد مسلم ریزرویشن منسوخی پر ریاستی سرکار کو نوٹس

تین ہفتوں میں جواب داخل کرنے کا حکم ایڈوکیٹ اعجاز نقوی کی کامیاب پیروی

ممبئی: (نمائندہ ممبئی رابطہ) باممبے ہائیکورٹ نے 5 فیصد مسلم ریزرویشن منسوخی معاملہ میں مفاد عامہ کی عرضداشت پر سماعت کرتے ہوئے ریاستی سرکار کو تین ہفتوں میں جواب داخل کرنے کا حکم صادر کیا ہے۔ سنیئر ایڈوکیٹ اعجاز نقوی کی عرضی پر باممبے ہائیکورٹ نے سرکار کو اپنا موقف واضح کرنے کیلئے یہ نوٹس جاری کی ہے جسٹس ریاض چھگلا اور جسٹس ادوید سدنا کی بینچ میں 5 فیصد مسلم ریزرویشن کی منسوخی سے متعلق سماعت کی ہے اس کے ساتھ ہی ایڈوکیٹ اعجاز نقوی نے اپنی عرضی میں عدالت کو بتلایا ہے کہ مسلم ریزرویشن کی منسوخی غیر قانونی ہے 17 فروری 2026ء کو سرکار نے 5 فیصد مسلم ریزرویشن کی منسوخی کا نوٹیفکیشن اور حکمنامہ جاری کیا تھا جس کے خلاف اعجاز نقوی نے یہ عرضی داخل کی تھی اس مسئلہ پر اب آئندہ سماعت 3 مئی کو مقرر کردی گئی ہے ان تین ہفتوں میں سرکار کو جواب داخل کرنے کا حکم باممبے ہائیکورٹ نے دیا ہے۔ تعلیمی میدان میں مسلمانوں کو پانچ فیصد ریزرویشن جاری ہے اور یہ حکم ہائیکورٹ نے اس سے قبل بھی صادر کیا تھا لیکن جو نیا حکمنامہ سرکار نے جاری کیا ہے اس متنازع حکمنامہ کو ہی ایڈوکیٹ اعجاز نقوی نے عدالت میں چیلنج کیا ہے۔ اعجاز نقوی نے اس مسئلہ پر کامیابی پیروی کرتے ہوئے عدالت کو بتایا کہ کس طرح سے مسلم ریزرویشن کو بھید بھاؤ کی بنیاد پر منسوخ کیا گیا ہے اسی وجہ سے عدالت مذکورہ بالا حکم صادر کیا ہے۔ عدالت نے ریاستی حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپریل کے آخر تک ایک تفصیلی حلف نامہ داخل کرے جس میں اس فیصلے کی قانونی اور آئینی بنیادوں کی وضاحت کی گئی ہو۔ مہاراشٹر کی مہایوتی حکومت نے 17 فروری 2026 کو ایک سرکاری قرارداد (GR) جاری کی تھی جس کے ذریعے 2014 کے اس آرڈیننس کو منسوخ کردیا گیا تھا جو 50 مسلم ذاتوں کو تعلیم اور ملازمتوں میں 5 فیصد ریزرویشن فراہم کرتا تھا۔

ممبئی خودساختہ وی آئی پی کے خلاف ٹریفک پولس کی کارروائی

ممبئی شہر میں ۸ گاڑیوں کی بتیاں اور سائرن ضبط، رجسٹریشن منسوخی کی ٹریفک محکمہ سفارش کرے گا

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی ٹریفک پولس نے خودساختہ اہم اشخاص کے خلاف کریک ڈاؤن کرتے ہوئے بلا کسی اجازت کے وی آئی پی کلچرل فلش بتی اور سائرن کے استعمال کرنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کی ہے اس میں ایسی گاڑیوں اور بتیوں پر کارروائی کی گئی جو خود کو وی آئی پی ثابت کرنے کے لیے گاڑیوں پر بتیاں لگاتے تھے خصوصی مہم کے تحت یکم اپریل اور ۲ اپریل کو پولس نے شہر میں گاڑیوں پر جبراً سرخ، نیلا، پیلا اور پیلا دیم لائٹ فلش لائٹ کی گاڑیوں پر تنصیب کرنے والوں پر کارروائی کی ہے اس دوران ۸ گاڑیوں پر کارروائی کرتے ہوئے متعدد لائٹ بتیاں ضبط کی گئیں اور موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت جرمانہ کی بھی کارروائی کی گئی۔ اس کارروائی میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ کوئی پرائیوٹ گاڑیوں پر دیم لائٹ کی تنصیب کرتا ہے تو اس کے گاڑی کا رجسٹریشن منسوخی کے ساتھ زائد جرمانہ عائد کیا جائے گا اور ٹریفک محکمہ اس گاڑی کا رجسٹریشن منسوخی کی سفارش آر ٹی او کو کرے گی۔ ٹریفک پولس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ اگر انہیں کوئی پرائیوٹ گاڑی پر لال بتی صرف فلش لائٹ نظر آتی ہے تو وہ اس کی شکایت ٹریفک پولس یا ایکس ٹوئٹر ہنڈل پر کرسکتے ہیں۔ ٹریفک میں ان گاڑیوں سے خلل پیدا ہوتی ہے ایسی متعدد شکایت موصول ہوئی تھی جس کے بعد ٹریفک محکمہ نے یہ کارروائی کی ہے۔ ممبئی شہر میں یہ کارروائی اب جاری رہے گی۔ ممبئی ٹریفک پولیس نے شہر میں وی آئی پی کلچر اور خودساختہ بااثر شخصیات کے خلاف اپنی کارروائیاں تیز کردی ہیں تاکہ عام شہریوں کو ٹریفک کے مسائل سے نجات دلائی جاسکے۔ پولیس کا بنیادی مقصد سڑکوں پر نظم وضبط برقرار رکھنا اور قانون کی بالادستی کو یقینی بنانا ہے۔ نجی گاڑیوں پر پولیس طرز کی نیلی، سرخ یا عنبر رنگ کی فلیشر لائٹس اور سائرن لگانے پر سخت پابندی ہے۔ پولیس ایسی گاڑیوں کو روک کر موقع پر ہی یہ آلات ہٹا رہی ہے اور بھاری جرمانے کررہی ہے۔ سپریم کورٹ کے احکامات کے مطابق نجی گاڑیوں کے شیشوں پر کالی فلم لگانا جرم ہے۔ ٹریفک پولیس ایسی گاڑیوں کے مالکان کے خلاف مہم چلارہی ہے اور موقع پر ہی کالی فلم اتروائی جارہی ہے۔ حکومت کی نئی ہدایات کے مطابق اب اعلیٰ شخصیات (بشمول وزیر اعلیٰ) کی آمد ورفت کے دوران عام ٹریفک کو طویل وقت کے لیے روکنے کے بجائے کم سے کم خلل ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ ایمبولینس اور عام شہری ٹریفک جام میں نہ پھنسیں۔ ممبئی میئر اور دیگر سرکاری حکام کی گاڑیوں سے بھی غیر قانونی لائٹس ہٹائی گئی ہیں تاکہ یہ پیغام دیا جاسکے کہ قانون سب کے لیے برابر ہے۔ پولیس سی سی ٹی وی کیمروں کا استعمال کرتے ہوئے قوانین کی خلاف ورزی کرنے والی وی آئی پی گاڑیوں کا پتہ لگا کر براہ راست ای۔ چالان بھیج رہی ہے۔

ممبئی: کالاچوکی علاقہ میں جین مندر میں چوری

پولیس نے شاطر چور کو مدھیہ پردیش سے گرفتار کرکے ممبئی لائے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے کالاچوکی علاقہ میں واقع جین مندر میں چوری کی واردات انجام دے کر فرار

ہونے والے ایک ایسے شاطر چور کو پولیس نے گرفتار کرنے کا دعوی کیا ہے جو کئی چوری کے معاملات میں مطلوب تھا اسے پولیس نے مدھیہ پردیش سے گرفتار کیا ہے اس کے خلاف آرمس ایکٹ سمیت 17 چوری کے معاملات درج ہیں تفصیلات کے مطابق 30 مارچ کو ملزم نے جین مندر میں چوری کی واردات انجام دی تھی اور مندر سے سونے کے زیورات اور دیگر سامان لے کر فرار ہوگیا تھا جس کی کل مالیت ایک کروڑ 57 لاکھ روپئے بتائی جاتی تھی پولیس نے اس معاملہ میں مقدمہ درج کرکے ٹیمیں تشکیل دی اور تقریباً 200 سے 300 سی سی ٹی وی فوٹیج کا معائنہ کیا گیا اور پولیس کو معلوم ہوا کہ ملزم مدھیہ پردیش میں کسی رشتہ دار کیلئے روپوش ہے جس پر پولیس نے جال بچھا کر اسے تلاش کرلیا جب پولیس وہاں پہنچی تو ملزم نے چھت پر چڑھا تھا اور وہ پولیس کو دیکھ کر دوسرے چھت پر دوڑ رہا تھا کہ پولیس نے اس کا تعاقب کیا اور پھر اسے گرفتار کرلیا گیا ہے اس کی شناخت جتیندر عرف بنٹی عرف پنڈت 34 سالہ کے طور پر ہوئی ہے یہ ریاست مدھیہ پردیش کا ساکن ہے پولیس اس معاملہ میں مزید تفتیش کررہی ہے کیونکہ یہ معاملہ جین مندر سے وابستہ تھا اس لئے پولیس نے ملزم کو 48 گھنٹے میں ہی گرفتار کرلیا ہے۔

امریکہ ایران جنگ سے اسٹاک مارکیٹ نیچے گرا

۔سینسیکس اور نفٹی میں 2 فیصد کی کمی آئی۔

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) گزشتہ کاروباری دن (بدھ) کی شاندار ریلی کے بعد، مغربی ایشیا میں جاری تنازعات میں شدت کے اشارے کے درمیان جمعرات کو ہندوستانی اسٹاک مارکیٹ سرخ رنگ میں کھلی اور ابتدائی تجارت میں بی ایس ای سینسیکس اور این ایس ای نفٹی دونوں 2 فیصد سے زیادہ گر گئے۔ 30 شیئرز پر مشتمل بی ایس ای سینسیکس 872.27 پوائنٹس یا 19.1 فیصد گر کر 05.262,72 پر کھلا، جبکہ این ایس ای نفٹی 296 پوائنٹس یا 31.1 فیصد گر کر 40.383,22 پر کھلا۔ بینک نفٹی انڈیکس 823 پوائنٹس یا 1.60 فیصد گر کر 65.625,50 پر کھلا۔ لکھنے کے وقت (29:9 بجے کے قریب)، سینسیکس 1.90 فیصد کم، یا 1،11.388 پوائنٹس، 71،21.746 پر ٹریڈ کر رہا تھا، جبکہ نفٹی 50 1.94 فیصد، یا 40.439 پوائنٹس، 22،240 پر ٹریڈ کررہا تھا۔ اس مدت کے دوران تمام نفٹی انڈیکس سرخ رنگ میں ٹریڈ ہوئے۔ وسیع بازاروں میں، نفٹی مڈکیپ 100 انڈیکس 2.77 فیصد گرا، اور نفٹی سال کیپ 100 انڈیکس 2.82 فیصد گرا۔ سیکٹر کے لحاظ سے، تمام سیکٹرل انڈیکس میں کمی آئی، نفٹی پی ایس یو بینک، نفٹی ریئلٹی، نفٹی فارما، نفٹی آٹو، نفٹی میٹلز، نفٹی پرائیوٹ بینک، اور دیگر 2 فیصد سے زیادہ گر گئے۔ نفٹی ایف ایم سی جی 1.46 فیصد گرا، اور نفٹی آئی ٹی سب سے کم، 0.38 فیصد گرا۔ اس مدت کے دوران، تمام نفٹی 50 اسٹاکس سرخ رنگ میں ٹریڈ ہوئے، جن میں سن فارما، انڈیگو، ایئرٹل، ایل اینڈ ٹی، ایشین پینٹس، شری رام فائنانس، میکس ہیلتھ، ایس بی آئی، اور ایم اینڈ ایم نے سب سے زیادہ کمی ریکارڈ کی۔ اہم بات یہ ہے کہ اسٹاک مارکیٹ میں یہ گراوٹ امریکی صدر کی جانب سے مشرق وسطیٰ میں جلد از جلد جنگ بندی کی امیدوں کو ختم کرتے ہوئے اگلے دو سے تین ہفتوں میں ایران پر شدید حملہ کرنے کے اعلان کے بعد آئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ تہران کے ساتھ بات چیت جاری ہے اور جنگ زیادہ دیر تک نہیں چلے گی۔ ان متضاد بیانات نے تاجروں میں مزید خوف وہراس پھیلا دیا۔ ٹرمپ کی تقریر کے بعد، خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ ہوا، برینٹ کروڈ کی قیمت 4 فیصد سے زائد اضافے کے ساتھ 105 ڈالر فی بیرل سے اوپر ہوگئی، جب کہ ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ کی قیمتیں 3 فیصد بڑھ کر 103 ڈالر فی بیرل سے اوپر ہوگئیں۔ مارکیٹ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ خام تیل کی نقل وحرکت، ایف آئی آئی کی سرگرمیوں اور مغربی ایشیا میں مزید پیش رفت پر گہری نظر رکھنے کے ساتھ، مارکیٹوں میں اتار چڑھاؤ رہنے اور واقعات کی بنیاد پر

نئی ممبئی الوے قبرستان کے مسئلہ میں پیشرفت

اقلیتی کمیشن کے رکن غلام رسول کی پہل پر جلد قبرستان سے متعلق فیصلہ ممکن

نئی ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) نئی ممبئی نیرول الوے میں قبرستان کا مسئلہ میں اقلیتی کمیشن کے رکن نے مقامی سڈکو حکام کو ضروری ہدایت دی جس کے بعد اب زمین کا سروے چار دنوں میں مکمل کرکے قبرستان کے لیے زمین الاٹ مختص کرنے پر کوئی فیصلہ صادر ہوگا۔ اقلیتی کمیشن کے پہل سے جلد ہی یہاں قبرستان کا مسئلہ حل ہونے کا راستہ اب ہموار ہوگیا ہے۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اقلیتی کمیشن کے معزز چیئرمین پیارے جیا خان کی ہدایت کے مطابق، رکن غلام رسول شیخ نے ایک وفد کے ساتھ الوے میں مسلم قبرستان کے مسئلہ پر نرمل بھون، نریمان پوائنٹ میں سڈکو کے مینجنگ ڈائریکٹر وجے سنگھل سے ملاقات کی۔ ممبران نے مقامی طبقہ کی موجودہ صورتحال اور نیرول قبرستان میں تدفین کے مسئلہ اور درپیش مشکلات کو بغور سماعت کیا اس کے بعد مینجنگ ڈائرکٹر نے آس پاس کی دستیاب زمین کی جانچ کرنے کے لیے 4 دن کا وقت طلب کیا اور انھیں جمعرات کو بیلاپور کے دفتر آکر لینڈ الاٹمنٹ آفیسر کے ساتھ میٹنگ کرنے کی یقین دہانی کروائی انہوں نے یہ بھی یقین دلایا کہ سڈکو جلد ہی قبرستان کو مقامی مسلمانوں کو الاٹ کردے گا۔ اس میٹنگ میں رضوان زویری، سہیل شیخ اور الوے کے علاقے سے دیگر موجود تھے۔

۲۰ راپریل کو عالمی یوم درود منانے کی اپیل

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) اسیر مفتی اعظم حضرت محمد سعید نوری، خادم رضا اکیڈمی نے اپنے ایک اہم بیان میں تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ 20 اپریل کو "عالمی یوم درود" کے طور پر منائیں اور اس دن کو ذکرِ مصطفی ﷺ سے معمور کریں۔ انہوں نے کہا کہ 1500 سالہ جشنِ عید میلاد النبی ﷺ 12 ربیع الاول شریف مطابق 5 ستمبر 2025 کو دنیا بھر میں نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا۔ مزید انہوں نے وضاحت کی کہ قمری تاریخ کے مطابق 12 ربیع الاول شریف جبکہ شمسی اعتبار سے 20 اپریل 571ء کو حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ محمد سعید نوری نے مسلمانوں سے گزارش کی کہ وہ اپنے گھروں، مساجد، خانقاہوں، درگاہوں، مدارس، اسکولوں اور کالجوں میں درود وسلام کا اہتمام کریں، ختم شریف اور دیگر روحانی محافل کا انعقاد کریں۔ انہوں نے زور دیا کہ اس نیک عمل میں ہر طبقۂ فکر کے افراد، خصوصاً بچے، بچیاں، مرد وخواتین اور نوجوان بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور محبتِ رسول ﷺ کا عملی اظہار کریں۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کو حضور اکرم ﷺ کی سچی محبت اور اتباع نصیب ہو۔

پہلی ہی کوشش میں زبردست کامیابی، مالیگاؤں کے انعام الرحمٰن

حفیظ الرحمٰن کی روشن مثال، محنت وعزم کی ایک درخشاں داستان

مالیگاؤں: (نامہ نگار) تعلیم کے میدان میں کامیابی محض ایک اتفاق نہیں بلکہ مسلسل محنت، مضبوط ارادے اور بے لوث لگن کا حسین امتزاج ہوتی ہے۔ کچھ شخصیات اپنی جدوجہد اور کامیابیوں سے نہ صرف اپنی زندگی سنوارتی ہیں بلکہ دوسروں کے لیے بھی امید اور حوصلے کی ایک روشن کرن بن جاتی ہیں۔ ایسی ہی ایک قابلِ فخر اور متاثر کن مثال انعام الرحمٰن حفیظ الرحمٰن المعروف پپو سیٹھ پھلکے والے کی ہے، جنہوں نے سی ٹی ای ٹی (Central Teacher Eligibility Test) فروری 2026، پیپر 2 (سوشل اسٹڈیز) انگلش میڈیم میں پہلی ہی کوشش میں نمایاں کامیابی حاصل کرکے اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوالیا۔ یہ کامیابی اس لیے بھی غیر معمولی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ انعام الرحمٰن اس وقت اے ایم کالج آف ایجوکیشن میں بی ایڈ (B.Ed) سال اول کے طالب علم ہیں۔ عام طور پر طلبہ اس امتحان کی تیاری کے لیے مہینوں بلکہ سالوں صرف کرتے ہیں، لیکن انہوں نے اپنی تعلیمی مصروفیات کے ساتھ ساتھ نہایت منظم انداز میں تیاری کرتے ہوئے یہ سنگِ میل عبور کیا۔ یہ ان کی بہترین وقت بندی، یکسوئی اور مقصد کے تئیں سنجیدگی کا واضح ثبوت ہے۔ انعام الرحمٰن کی کامیابی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ مشکلات چاہے کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہوں۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366

mumbairaabta@gmail.com

7506100010

ڈونالڈ ٹرمپ کے ایرانی انتباہ کی وجہ سے قیمتی دھاتوں میں نمایاں کمی

سونا 6.3 فیصد اور چاندی 7 فیصد سے زیادہ گر گئی۔

ممبئی: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے مغربی ایشیا کے بارے میں بیان کے بعد جمعرات کو قیمتی دھات کی قیمتوں میں تیزی سے کمی ہوئی۔ دن کے کاروبار کے دوران سونے اور چاندی کی قیمتوں میں 7 فیصد تک کی کمی واقع ہوئی، جس سے جنگ بندی کی امید رکھنے والے بلین سرمایہ کاروں کو ایک اہم دھچکا لگا۔ ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر سونے کا فیوچر 3.60 فیصد سے زیادہ، یا تقریباً 000,6 کی کمی کے ساتھ 1,47,100 فی 10 گرام کی انٹرا ڈے کم ترین سطح پر آ گیا۔ تاہم، لکھنے کے وقت (تقریباً 11:52 بجے)، سونا 3.68 فیصد کم ہو کر 1,48,049 پر ٹریڈ کر رہا تھا، 659,5 پر۔ 5 مئی کو چاندی کے مستقبل میں مزید کمی دیکھی گئی، جو 7 فیصد سے زیادہ یا 200,17 سے زیادہ گر کر، 2,24,500 فی کلوگرام کی انٹرا ڈے کم ترین سطح پر آ گئی۔ تاہم، لکھنے کے وقت، یہ 221,226 فی کلوگرام، 10.7 فیصد، 280,17 پر ٹریڈ کررہا تھا۔ بین الاقوامی مارکیٹ میں بھی سونے اور چاندی کی قیمتوں میں کمی رہی۔ سپاٹ گولڈ کی قیمت 26.2 فیصد گر کر 4,650.30 ڈالر جبکہ سپاٹ سلور 7.4 فیصد گر کر 50.71 ڈالر پر آ گئی۔ دریں اثنا، کامیکس پر، سونا 2.73 فیصد گر کر 813,4 ڈالر پر ٹریڈ ہوا، جبکہ چاندی تقریباً 6 فیصد گر کر 71 ڈالر پر آ گئی۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ دونوں قیمتی دھاتوں کی قیمتوں کا رجحان کمزور ہے۔ مغربی ایشیا میں کشیدگی کے باوجود، محفوظ پناہ گاہوں کے طور پر ان کی مانگ کو محدود حمایت مل رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق مستقبل قریب میں مارکیٹ محتاط رہے گی کیونکہ معاشی غیر یقینی صورتحال اور جغرافیائی سیاسی پیش رفت قیمتوں کو متاثر کرتی رہے گی۔ واضح رہے کہ حال ہی میں ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران جنگ کے حوالے سے ایک بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ ایک ماہ سے جاری تنازع ختم ہونے کے قریب ہے تاہم ساتھ ہی انہوں نے خبردار کیا تھا کہ امریکا اگلے 2 سے 3 ہفتوں میں ایران پر انتہائی سخت حملہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ فوجی آپریشن اپنے ہدف کے قریب تر ہو رہا ہے اور انہوں نے مشرق وسطیٰ کے تیل پر انحصار کرنے والے ممالک سے اپیل کی کہ وہ آبنائے ہرمز کی بحرانی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تعاون کریں۔ دریں اثناء خام تیل کی قیمتوں میں اضافہ جاری ہے۔ برینٹ کروڈ 5.24 فیصد بڑھ کر 106.47 ڈالر فی بیرل اور یوایس ڈبلیوٹی آئی کروڈ 5.4 فیصد بڑھ کر 104.64 ڈالر فی بیرل پر پہنچ گیا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے ایران کو دی جانے والی سخت فوجی وارننگ کے بعد، 2 اپریل 2026 کو عالمی منڈیوں میں سونے اور چاندی سمیت دیگر قیمتی دھاتوں کی قیمتوں میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔ صدر ٹرمپ کے اس بیان نے کہ امریکہ اگلے دو سے تین ہفتوں میں ایران پر "انتہائی سخت" حملے کرے گا، سرمایہ کاروں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی اور مارکیٹ میں درج ذیل تبدیلیاں پیدا کیں: جیو پولیٹیکل تناؤ کی وجہ سے امریکی ڈالر انڈیکس میں اضافہ ہوا، جس نے دیگر کرنسیوں کے حامل افراد کے لیے سونا مہنگا کردیا۔ ایران کے خلاف ممکنہ کارروائی سے عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتوں میں 6 فیصد سے زائد کا اضافہ ہوا۔

ممبئی رابطہ
MUMBAIRAABTA

مارکیٹ میں تیزی، تیل کی قیمتیں گر گئیں، جنگ ختم ہونے کے اشارے مضبوط

ایران جنگ کے باوجود عالمی معیشت میں اتار چڑھاؤ جاری ہے، تاہم حالیہ بیانات کے بعد مالیاتی منڈیوں میں بہتری دیکھی گئی ہے۔ تیل کی قیمتوں میں کمی اور اسٹاک مارکیٹس میں تیزی اس بات کی علامت ہیں کہ جنگ کے خاتمے کی امیدیں بڑھ رہی ہیں۔

ایران جنگ کے باوجود عالمی معیشت میں اتار چڑھاؤ جاری ہے، تاہم حالیہ بیانات کے بعد مالیاتی منڈیوں میں بہتری دیکھی گئی ہے۔ تیل کی قیمتوں میں کمی اور اسٹاک مارکیٹس میں تیزی اس بات کی علامت ہیں کہ جنگ کے خاتمے کی امیدیں بڑھ رہی ہیں۔ ایران جنگ کے خاتمے کے امکانات کے اشاروں کے بعد عالمی مالیاتی منڈیوں میں نمایاں بہتری دیکھی گئی ہے، جہاں اسٹاک مارکیٹس میں تیزی جبکہ تیل کی قیمتوں میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ رپورٹس کے مطابق امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد کہ جنگ "دو سے تین ہفتوں میں ختم ہوسکتی ہے"، عالمی مارکیٹس میں مثبت ردعمل سامنے آیا۔ برینٹ کروڈ آئل کی قیمت میں ۱۵ر فیصد سے زائد کمی ہوئی جبکہ جاپان، جنوبی کوریا اور یورپ کی اسٹاک مارکیٹس میں نمایاں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ تجزیاتی رپورٹس کے مطابق اگر جنگ طویل ہوتی ہے تو تیل کی قیمتیں دوبارہ تیزی سے بڑھ سکتی ہیں، کیونکہ آبنائے ہرمز عالمی تیل کی سپلائی کا اہم راستہ ہے۔ یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ عالمی معیشت اس جنگ سے براہ راست متاثر ہورہی ہے اور کسی بھی سفارتی پیش رفت پر فوری ردعمل سامنے آرہا ہے۔ ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے عندیہ دیا ہے کہ اگر امریکہ اور اسرائیل حملے روک دیں تو ایران جنگ ختم کرنے کیلئے تیار ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "جنگ کے خاتمے کیلئے عوام کے مفادات اور سیکیورٹی کی ضمانت ضروری ہے۔" یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب سفارتی سطح پر دباؤ بڑھ رہا ہے اور عالمی طاقتیں کشیدگی کم کرنے کی کوشش کررہی ہیں۔ ایران کا یہ موقف ظاہر کرتا ہے کہ وہ مکمل پسپائی کیلئے تیار نہیں بلکہ شرائط کے ساتھ مذاکرات چاہتا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اشارہ دیا ہے کہ امریکہ آئندہ دو سے تین ہفتوں میں ایران سے اپنی فوجی موجودگی کم یا ختم کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ اپنے اختتام کے قریب ہے اور امریکی اہداف بڑی حد تک حاصل ہو چکے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق اس اعلان کے بعد عالمی سطح پر کشیدگی میں کمی کی امید پیدا ہوئی ہے، تاہم خطے میں حملے اب بھی جاری ہیں۔ یہ بیان ظاہر کرتا ہے کہ امریکہ جنگ کو طویل کرنے کے بجائے جلد ختم کرنے کی حکمت عملی پر غور کررہا ہے۔ ایران نے جنگ کے جواب میں اپنی کارروائیوں کا دائرہ وسیع کردیا ہے، جس کے نتیجے میں اسرائیل کے اندر میزائل حملے اور خلیجی ممالک میں انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچنے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ اسی دوران ایران نے سفارتی سطح پر بھی دباؤ بڑھاتے ہوئے امریکہ سے خطے سے فوجی انخلا کا مطالبہ تیز کردیا ہے۔ ایران نے اسرائیل پر میزائل حملوں کی ایک نئی لہر شروع کی، جس کے نتیجے میں مرکزی اسرائیل میں کم از کم ۱۴ر افراد زخمی ہو گئے۔ اسرائیلی ایمرجنسی سروس کے مطابق میزائل حملوں کے بعد مختلف شہروں میں سائرن بجائے گئے اور شہریوں کو پناہ گاہوں میں جانے کی ہدایت دی گئی۔ حکام نے کہا کہ "حملوں کے بعد متعدد افراد کو طبی امداد فراہم کی گئی۔" یہ حملے ایران کی جانب سے جاری جوابی کارروائیوں کا حصہ ہیں، جو امریکی اور اسرائیلی حملوں کے ردعمل میں کیے جارہے ہیں۔ یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ جنگ اب براہ راست اسرائیل کے اندرونی علاقوں تک پہنچ چکی ہے۔ کویت اور بحرین میں ایرانی حملوں کے بعد مختلف مقامات پر آگ لگنے اور انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچنے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔

ڈونالڈ ٹرمپ کے سابق مشیر کا
نیتن یاہو کے بیٹے کی ایرانی جنگی محاذ پر جلاوطنی کا مطالبہ

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے سابق مشیر بنن نے نیتن یاہو کے بیٹے یائر یاہو کو ایرانی جنگی محاذ پر جلاوطن کرنے کا مطالبہ کیا، بنن نے سوال اٹھایا کہ جب امریکہ، اسرائیل کے ایران پر حملے جاری ہیں تو یائر یاہو میامی میں چھٹیاں کیوں منا رہا ہے۔ اسٹیو بنن، جو ڈونالڈ ٹرمپ کی پہلی مدت میں سینئر مشیر رہ چکے ہیں اور "میک امریکا گریٹ اگین" (MAGA) تحریک کی ایک نمایاں آواز ہیں، نے اسرائیلی وزیراعظم نتن یاہو کے بیٹے یائر یاہو کو ریاستہائے متحدہ امریکہ سے نکالنے اور ایرانی محاذ پر لڑنے کے لیے بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ واضح رہے کہ یہ مطالبہ اس وقت کیا گیا ہے جب امریکہ اور اسرائیل ایران پر مشترکہ حملے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ دائیں بازو کی میڈیا "ریل امریکاز وائس" پر گفتگو کرتے ہوئے بنن نے سوال اٹھایا کہ یائر جب امریکہ-اسرائیل کے ایران پر حملے جاری ہیں تو میامی میں چھٹیاں کیوں منا رہا ہے۔ انہوں نے امریکی محکمہ ہوم لینڈ سیکیورٹی (DHS) سے کارروائی کا مطالبہ کیا کہ "نیتن یاہو کا بیٹا میامی میں ہے، کل ہی اسے باہر نکال دو۔" بنن نے مزید کہا، "ضرورت پڑنے پر محکمہ کہاں ہے؟ اسے واپس لے جاؤ۔ اسے وردی پہناؤ۔ آیئے اسے پہلی صف میں شامل کریں۔" بعدازاں بنن نے اپنی تنقید کا دائرہ واشنگٹن کے ساتھ اتحاد کرنے والی خلیجی عرب ریاستوں کے شہزادوں تک بھی بڑھایا۔ ان کا کہنا تھا کہ انہیں بھی لندن جیسے شہروں سے نکالا جائے اور خلیج میں لڑنے کے لیے بھیجا جائے، کیونکہ امریکہ نے اشارہ دیا ہے کہ وہ زمینی کارروائیاں شروع کرسکتا ہے۔ نہ یائر یاہو اور نہ ہی اس کا بھائی اورنر نے اسرائیل کی لازمی فوجی خدمت مکمل کی ہے، حالانکہ دونوں اس عمر میں ہیں۔ واضح رہے کہ امریکہ اور اسرائیل نے ۲۸ر فروری سے ایران پر فضائی حملے کیے ہیں، جن میں سابق سپریم لیڈر علی خامنہ ای سمیت ۱۳۴۰ر سے زائد افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ تاہم ایران نے ڈرون اور میزائل سے ان حملوں کا جواب دیا ہے جس کا ہدف اسرائیل، اردن، عراق اور خلیجی ممالک میں امریکی فوجی تنصیبات ہیں، ان حملوں سے جانی و مالی نقصان ہوا ہے اور عالمی منڈیوں اور ہوابازی میں خلل پڑا ہے۔

ایران جنگ میں پاکستان کا کردار۔
ٹرمپ کی حکمت عملی سے خطہ پیچیدہ صورتحال کا شکار

واشنگٹن ڈی سی: امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ایران کے خلاف پالیسی نے نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ جنوبی ایشیا کو بھی متاثر کیا ہے، جہاں پاکستان ایک اہم سفارتی کردار ادا کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکہ نے ایران کے ساتھ جاری کشیدگی کے دوران ایک جامع جنگ بندی منصوبہ پیش کیا، جس میں پاکستان سمیت چند ممالک کو ثالثی کے لیے شامل کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان نے امریکہ اور ایران کے درمیان بالواسطہ رابطوں میں سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی، تاہم دونوں ممالک کے درمیان اختلافات برقرار رہے اور مکمل پیش رفت نہ ہوسکی۔ دوسری جانب اس تنازع کے اثرات پاکستان کے اندر بھی محسوس کیے گئے، جہاں عوامی سطح پر ایران کے حق میں مظاہرے دیکھنے میں آئے، جس سے اسلام آباد کے لیے سفارتی توازن قائم رکھنا مزید مشکل ہوگیا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ٹرمپ کی ایران پالیسی کے باعث خطے میں عدم استحکام بڑھا ہے، جبکہ عالمی سطح پر توانائی کے بحران اور سیاسی دباؤ نے صورتحال کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ مزید یہ کہ امریکہ کی جانب سے ایران کے خلاف عسکری کارروائیوں اور اس کے بعد مذاکراتی کوششوں نے ایک متضاد حکمت عملی کا تاثر دیا ہے، جس کے باعث عالمی اتحادیوں کے درمیان بھی اختلافات سامنے آئے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پاکستان جیسے ممالک کے لیے اس صورتحال میں متوازن خارجہ پالیسی اپنانا نہایت اہم ہوگیا ہے، کیونکہ خطے میں بڑھتی کشیدگی کے اثرات براہ راست ان کی داخلی سلامتی اور معیشت پر پڑ سکتے ہیں۔

پاکستان میں ایندھن ایڈجسٹمنٹ کے پیچھے اصل حکمت عملی کیا ہے؟

اسلام آباد: پاکستان میں حالیہ ایندھن ایڈجسٹمنٹ کے فیصلوں کے پیچھے کارفرما حکمت عملی کو ماہرین نے ایک مشکل مگر ضروری معاشی توازن کی کوشش قرار دیا ہے، جہاں حکومت عوامی ریلیف اور مالی دباؤ کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ تجزیاتی رپورٹ کے مطابق حکومت نے عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافے کے باوجود فوری طور پر تمام بوجھ عوام پر منتقل کرنے کے بجائے خود برداشت کرنے کا راستہ اختیار کیا۔ اس دوران اربوں روپے کی لاگت حکومت نے اپنے ذمے لی تاکہ مہنگائی کے اثرات کو کم کیا جاسکے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایندھن ایڈجسٹمنٹ دراصل ایک وسیع مالی حکمت عملی کا حصہ ہے، جس کے تحت حکومت ایک طرف کم اور متوسط طبقے کو تحفظ فراہم کرنا چاہتی ہے، جبکہ دوسری جانب نئے ریونیو ذرائع پیدا کرنے کی کوشش بھی جاری ہے۔ اس ضمن میں مہنگے یا ہائی اوکٹین ایندھن پر زیادہ لیوی عائد کرنے کو "پروگریسیو ٹیکسیشن" کے اصول کے تحت دیکھا جارہا ہے۔ ماہرین کے مطابق پاکستان جیسے ملک، جو بڑی حد تک درآمدی ایندھن پر انحصار کرتا ہے، کے لیے عالمی سطح پر تیل کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ براہ راست مالی دباؤ پیدا کرتا ہے۔ ایسے حالات میں مکمل سبسڈی دینا ممکن نہیں ہوتا، اس لیے محدود وسائل کے ساتھ ہدفی ریلیف دینا زیادہ قابل عمل حکمت عملی سمجھی جاتی ہے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی اور عالمی سپلائی چین میں خلل جیسے عوامل نے حکومت کو فوری اور بعض اوقات سخت فیصلے کرنے پر مجبور کیا، تاکہ معیشت کو بڑے جھٹکوں سے بچایا جاسکے۔ مبصرین کے مطابق اس حکمت عملی کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ حاصل ہونے والی اضافی آمدنی کو کس حد تک شفاف اور مؤثر طریقے سے عوامی ریلیف میں منتقل کیا جاتا ہے، کیونکہ طویل مدتی استحکام کے لیے صرف مالی اقدامات نہیں بلکہ اعتماد اور عملدرآمد بھی ضروری ہیں۔

بنگلہ دیش میں روہنگیا مہاجرین کے لیے خوراکی امداد میں کمی

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں مقیم روہنگیا مہاجرین کو فراہم کی جانے والی خوراکی امداد میں کمی کے باعث ایک بڑا انسانی بحران جنم لینے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے، جس سے لاکھوں افراد متاثر ہوسکتے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق تقریباً 12 لاکھ روہنگیا مہاجرین، جو میانمار میں فوجی کارروائیوں کے بعد بنگلہ دیش کے کیمپوں میں پناہ لیے ہوئے ہیں، اب خوراکی امداد میں کمی کا سامنا کررہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے عالمی ادارہ خوراک (WFP) کی جانب سے متعارف کرائے گئے نئے نظام کے تحت امداد کی مقدار خاندان کی ضرورت کے مطابق مختلف ہوگی، تاہم اندازاً 17 فیصد مہاجرین کو ماہانہ امداد کم ہوکر تقریباً 7 ڈالر تک ملے گی، جو پہلے 12 ڈالر تھی۔ حکام کا کہنا ہے کہ اگرچہ اس نظام کے تحت کم از کم غذائی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، لیکن مہاجرین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ کم امداد کے باعث بچوں میں بھوک اور غذائی قلت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ یہ صورتحال ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب عالمی سطح پر امدادی فنڈنگ میں کمی کے باعث روہنگیا کیمپوں میں پہلے ہی مشکلات بڑھ چکی ہیں۔ امدادی اداروں کے مطابق مالی وسائل کی کمی کے باعث تعلیم، صحت اور دیگر بنیادی سہولیات بھی متاثر ہورہی ہیں، جس سے چائلڈ لیبر، کم عمری کی شادیوں اور انسانی اسمگلنگ جیسے مسائل میں اضافے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر فوری طور پر فنڈنگ میں اضافہ نہ کیا گیا تو یہ بحران مزید شدت اختیار کرسکتا ہے۔

تہران، کرج اور بندر عباس نشانے پر، ایران میں حملے شدت اختیار کر گئے

ایران میں امریکہ اور اسرائیل کے حملے تیزی سے بڑھ رہے ہیں، جن میں اہم شہری اور اسٹریٹیجک علاقے نشانہ بن رہے ہیں۔

ایران میں امریکہ اور اسرائیل کے حملے تیزی سے بڑھ رہے ہیں، جن میں اہم شہری اور اسٹریٹیجک علاقے نشانہ بن رہے ہیں۔ کرج اور تہران میں ہلاکتوں کی اطلاعات ہیں، جبکہ بندر عباس جیسے اہم بندرگاہی مراکز بھی زد میں آ چکے ہیں۔ اس دوران بعض اہداف کے حوالے سے تنازع بھی سامنے آیا ہے۔ اسرائیلی دفاعی حکام کے مطابق ایران کے مسلسل میزائل حملوں کے دوران اسرائیل نے بعض مقامات پر نچلے درجے کے فضائی دفاعی نظام پر انحصار کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق جدید دفاعی نظام جیسے آئرن ڈوم کے ساتھ ساتھ کم لاگت اور کم درجے کے سسٹمز بھی استعمال کیے جارہے ہیں تاکہ مسلسل حملوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ حکام کے مطابق "ہم مختلف سطحوں پر دفاعی حکمت عملی اپنا رہے ہیں تاکہ وسائل کا بہتر استعمال ہو سکے۔" یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ جنگ کی شدت کے باعث اسرائیل کو اپنے دفاعی نظام کو ایڈجسٹ کرنا پڑ رہا ہے۔ ایران کے شہر کرج میں امریکی اور اسرائیلی حملے میں کم از کم ۴ر افراد ہلاک اور ۸ر زخمی ہوئے ہیں، جبکہ تہران میں بھی دھماکوں کی اطلاعات ہیں۔ رپورٹس کے مطابق حملے شہری اور حساس علاقوں کے قریب کیے گئے، جس سے خوف و ہراس پھیل گیا۔ ایرانی میڈیا کے مطابق "متعدد مقامات پر دھماکے ہوئے اور ایمرجنسی سروسز کو فوری طور پر متحرک کیا گیا۔" یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ جنگ اب براہ راست شہری علاقوں کو متاثر کر رہی ہے۔ ایران کی اہم بندرگاہ بندر عباس کو امریکی اور اسرائیلی حملوں میں نشانہ بنایا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ بندرگاہ ایران کی تجارت اور فوجی لاجسٹکس کیلئے انتہائی اہم ہے۔ حکام نے کہا کہ "یہ حملہ اسٹریٹیجک انفراسٹرکچر کو نشانہ بنانے کی کوشش ہے۔" یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ جنگ اب اقتصادی اور بحری مراکز تک پہنچ چکی ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (CENTCOM) نے ان رپورٹس کی تردید کی ہے جن میں کہا گیا تھا کہ ایران میں ایک تعلیمی یا اسپورٹس ہال پر حملہ کیا گیا۔ بیان میں کہا گیا کہ "ایسی خبریں درست نہیں ہیں، ہم شہری اہداف کو نشانہ نہیں بناتے۔" یہ تردید ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب سوشل میڈیا پر حملوں کے حوالے سے مختلف دعوے گردش کررہے تھے۔ یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ جنگ کے دوران معلوماتی جنگ بھی جاری ہے۔ حکام نے کہا کہ "ہم صورتحال کو کنٹرول کرنے کیلئے ہنگامی اقدامات کررہے ہیں۔" یہ پیش رفت ظاہر کرتی ہے کہ جنگ اب خلیجی ممالک تک پھیل چکی ہے، جو عالمی توانائی سپلائی کیلئے اہم ہیں۔ ایران نے امریکہ پر دباؤ بڑھاتے ہوئے خطے سے امریکی افواج کے فوری انخلا کا مطالبہ کیا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ "یہ وقت ہے کہ امریکہ اپنی فوجی موجودگی ختم کرے، یہ بہت پہلے ہوجانا چاہئے تھا۔

بنگلہ دیش: انسانی حقوق پر تشویش برقرار

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں انسانی حقوق کی صورتحال ایک بار پھر بین الاقوامی توجہ کا مرکز بن گئی ہے، جہاں اقوام متحدہ کی جانب سے اٹھائے گئے اہم سوالات پر عبوری حکومت کے سربراہ محمد یونس کی مبینہ خاموشی پر تنقید کی جارہی ہے۔ ایک حالیہ تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ اقوام متحدہ نے بنگلہ دیش میں سیاسی جماعتوں پر پابندیوں، انسداد دہشت گردی قوانین کے استعمال، اور شہری آزادیوں پر قدغن جیسے معاملات پر وضاحت طلب کی، تاہم ان خدشات پر واضح اور مؤثر ردعمل سامنے نہیں آیا۔ رپورٹ کے مطابق، خاص طور پر عوامی لیگ پر پابندی، سیاسی مخالفین کے خلاف قانونی کارروائیاں، اور آزادی اظہار پر ممکنہ دباؤ جیسے اقدامات نے انسانی حقوق کی صورتحال پر سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس صورتحال نے نہ صرف ملک کے اندر جمہوری عمل کو متاثر کیا ہے بلکہ عالمی سطح پر بنگلہ دیش کی شبیہ پر بھی اثر ڈالا ہے۔ تجزیے میں اس بات پر زور دیا گیا کہ ایسے حساس معاملات پر حکومتی شفافیت اور جوابدہی انتہائی ضروری ہے تاکہ عالمی برادری کے تحفظات کو دور کیا جا سکے۔ مبصرین کے مطابق، اگر ان سوالات کا بروقت اور واضح جواب نہ دیا گیا تو یہ مسئلہ مستقبل میں بنگلہ دیش کے سیاسی اور سفارتی تعلقات پر مزید اثرانداز ہوسکتا ہے۔

پاکستان میں جبری مذہبی تبدیلیوں پر تشویش میں اضافہ: اقلیتی حقوق شدید خطرے میں

اسلام آباد: پاکستان میں اقلیتی برادریوں کے خلاف جبری مذہبی تبدیلیوں کے بڑھتے ہوئے واقعات پر انسانی حقوق کی تنظیموں اور سماجی حلقوں نے گہری تشویش کا اظہار کیا ہے، جس سے ملک میں اقلیتی حقوق کی صورتحال مزید سنگین ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق خاص طور پر ہندو اور عیسائی برادری سے تعلق رکھنے والی کم عمر لڑکیاں اغوا، زبردستی مذہب تبدیل کروانے اور جبری شادی جیسے واقعات کا زیادہ شکار ہو رہی ہیں، جس پر مقامی اور بین الاقوامی سطح پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔ انسانی حقوق کے گروپوں کا کہنا ہے کہ 2021 سے 2025 کے درمیان سینکڑوں کیسز رپورٹ ہوئے، جن میں بڑی تعداد نابالغ لڑکیوں کی ہے۔ کئی متاثرہ خاندانوں کو عدالتوں میں بھی انصاف حاصل کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جہاں بعض کیسز میں مبینہ طور پر "رضامندی" کو بنیاد بنا کر فیصلے دیے گئے۔ حال ہی میں کراچی میں مختلف مسیحی تنظیموں اور سماجی کارکنوں نے احتجاج کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ کم عمر لڑکیوں کو اغوا کر کے مذہب تبدیل کروایا جاتا ہے اور بعد میں ان کی شادیاں کردی جاتی ہیں۔ مظاہرین نے اسے سنگین انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے سخت قانونی اقدامات کا مطالبہ کیا۔ ماہرین کے مطابق یہ مسئلہ نیا نہیں بلکہ برسوں سے جاری ہے، اور بعض اندازوں کے مطابق ہر سال تقریباً ایک ہزار اقلیتی لڑکیاں جبری تبدیلی مذہب کا شکار بنتی ہیں، تاہم اصل تعداد اس سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے کیونکہ کئی کیسز رپورٹ ہی نہیں ہوتے۔ انسانی حقوق کی رپورٹس یہ بھی ظاہر کرتی ہیں کہ پاکستان میں مذہبی اقلیتیں مجموعی طور پر امتیازی قوانین، سماجی دباؤ اور سیکیورٹی خدشات کا سامنا کررہی ہیں، جبکہ حکومت پر الزام ہے کہ وہ اس مسئلے پر مؤثر کارروائی کرنے میں ناکام رہی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ جبری تبدیلی مذہب کا مسئلہ نہ صرف انسانی حقوق کا بحران ہے بلکہ یہ پاکستان کے قانونی اور سماجی ڈھانچے کے لیے بھی ایک بڑا چیلنج بن چکا ہے، جس کے حل کے لیے مضبوط قانون سازی، مؤثر نفاذ اور متاثرہ افراد کے لیے تحفظ کو یقینی بنانا ناگزیر ہے۔

گزشتہ سال پاکستان سے ۱۰۹ر
غیرقانونی تارکین وطن ہلاک یا لاپتہ ہوئے: آئی او ایم

اسلام آباد۔ کیم اپریل۔ ایم این این۔ انٹرنیشنل آرگنائزیشن فار مائیگریشن (IOM) کے مطابق، مجموعی طور پر 109 پاکستانی ایشیا پیسیفک کے خطے سے تعلق رکھنے والے کم از کم 722,2 افراد میں شامل تھے جو گزشتہ سال دنیا بھر میں غیر قانونی طور پر دوسرے ممالک میں داخل ہونے کی کوشش میں ہلاک یا لاپتہ ہو گئے۔ آئی او ایم نے منگل کو ایک بیان میں کہا کہ یہ مسلسل دوسرے سال دنیا بھر میں 700,2 سے زیادہ اموات کے ساتھ نشان زد ہوا، جس سے تارکین وطن کو درپیش مستقل خطرات اور نقل مکانی پر لوگوں کے تحفظ کو مضبوط کرنے کی فوری ضرورت کو اجاگر کیا گیا۔ ڈیٹا مسنگ مائیگرنٹس پروجیکٹ 2026 کے تحت جمع کیا گیا تھا۔ آئی او ایم برائے ایشیا پیسیفک کے جمع کردہ اعدادوشمار کے مطابق، نقل مکانی کے دوران مرنے یا لاپتہ ہونے والے شہریوں کی سب سے زیادہ تعداد [540,1] کا تعلق افغانستان سے تھا، اس کے بعد میانمار کے 935 شہری تھے۔ پاکستان 109 شہریوں کے ساتھ تیسرے، بنگلہ دیش 80 افراد کے ساتھ دوسرے اور بھارت 15 شہریوں کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ 43 دیگر افراد کی قومیتوں کا ذکر نہیں کیا گیا۔ آئی او ایم کے مطابق، بے قاعدہ نقل وحرکت کی خفیہ نوعیت اور نقل مکانی سے ہونے والی اموات کا سراغ لگانے میں دشواریوں کی وجہ سے، ان راستوں پر مرنے والوں کی اصل تعداد بہت زیادہ ہونے کا امکان ہے۔ لہذا، بڑی تعداد میں ریکارڈ شدہ اموات اور گمشدگیوں کے باوجود، مسنگ مائیگرنٹس پروجیکٹ (MMP) ڈیٹا کو دنیا میں مہاجر کی موت اور گمشدگیوں کی حقیقی تعداد کا کم از کم تخمینہ سمجھا جانا چاہیے۔ 2025 میں، ان میں سے 91 فیصد ہلاکتیں خطے کے اندر ہوئیں، کم از کم 471,2 افراد ایشیا پیسیفک کے علاقے میں اپنی جانیں گنوا بیٹھے یا لاپتہ ہو گئے۔ کل 547,1 افراد کا تعلق جنوبی ایشیا سے، 920 کا تعلق جنوب مشرقی ایشیا سے اور چار کا مشرق بعید سے۔ ریکارڈ شدہ واقعات کی سب سے زیادہ تعداد افغانستان اور ایران کے درمیان زمینی راستوں کے ساتھ ساتھ خلیج بنگال اور بحیرہ انڈمان کے سمندری راستوں پر پیش آئی۔ ایشیا-بحرالکاہل کے علاقے سے آگے، کم از کم 251 ایشیا پیسفک شہری دنیا کے دوسرے حصوں میں ہجرت کے راستوں پر مر گئے یا لاپتہ ہو گئے، جن کی اکثریت یورپ کی طرف یا اس کے اندر کے راستوں پر واقع ہوئی۔ جنس اور عمر کی تفریق نامکمل ہے، پچھلے سال کی ریکارڈ شدہ اموات میں سے تقریباً 40 فیصد اس شمار کے بارے میں معلومات سے محروم ہیں۔

ٹرمپ نے دو سے تین ہفتوں میں ایران جنگ ختم کرنے کا اشارہ دے دیا

جنگ کے 32 دنوں میں کم از کم 5644 ایرانی میزائل اور ڈرون 7 عرب ممالک کو نشانہ بنایا۔

جیسے ہی ایران کے خلاف امریکہ اسرائیل جنگ بدھ، کیم اپریل کو اپنے 33 ویں دن میں داخل ہوگئی، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ واشنگٹن اگلے دو سے تین ہفتوں میں اپنی فوجی مہم ختم کرسکتا ہے، جو ایک ماہ سے جاری تنازعہ میں ممکنہ تبدیلی کا اشارہ ہے جس نے مشرق وسطیٰ کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور توانائی کی عالمی منڈیوں میں خلل ڈالا ہے۔ وائٹ ہاؤس میں خطاب کرتے ہوئے، ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ "بہت جلد نکل جائے گا"، انہوں نے مزید کہا کہ انخلا "دو ہفتوں، شاید دو ہفتوں، شاید تین میں" ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایران کو جوہری ہتھیاروں کے حصول سے روکنے کا بنیادی مقصد حاصل کرلیا گیا ہے، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب مزید طویل فوجی موجودگی کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹرمپ نے ایران جنگ کے ممکنہ خاتمے کا اشارہ دے دیا۔ ٹرمپ نے کہا کہ امریکہ کو ایران میں مزید توسیع کی ضرورت نہیں ہے اور اشارہ دیا کہ فوجی کارروائیوں کو ختم کرنے کے لیے تہران کے ساتھ معاہدہ کرنا ضروری نہیں ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ مستقبل میں ایران کی جانب سے جوہری ہتھیاروں کے حصول کی کسی بھی کوشش کا سخت فوجی کارروائی سے مقابلہ کیا جائے گا۔ روبیو نظر میں 'فائنش لائن' کہہ رہا ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا کہ جنگ کی "فائنش لائن" قریب آرہی ہے کیونکہ تنازعہ اپنے پانچویں ہفتے میں داخل ہورہا ہے۔ فاکس نیوز کے ہینیٹی سے بات کرتے ہوئے، روبیو نے کہا، "ہم فنش لائن دیکھ سکتے ہیں۔ یہ آج نہیں ہے، یہ کل نہیں ہے، لیکن آنے والا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ایرانی حکام سے براہ راست ملاقات ممکن ہوسکتی ہے۔ اسرائیل اور ایران میں میزائلوں کا تبادلہ جاری ہے۔ اسرائیلی میڈیا نے رپورٹ کیا کہ ایرانی میزائل داغنے کے بعد پورے اسرائیل میں فضائی حملے کے سائرن بج گئے۔ یادیت ایرانوٹ کے مطابق، میزائل کے ٹکڑے تل ابیب کے قریب بنائی بیرک سے ٹکرا گئے، جس سے آگ اور نقصان ہوا۔ الجزیرہ نے بتایا کہ تہران میں بھی دھماکوں کی اطلاع ملی، جب کہ اسرائیلی حملے جاری تھے۔ لبنان کی سرحد پر جھڑپیں شدت اختیار کر گئی ہیں۔ لبنانی گروپ حزب اللہ نے کہا کہ اس نے جنوبی لبنان میں اسرائیلی فورسز کو نشانہ بنایا، جن میں فوجی گاڑیاں اور فوجیوں کے اجتماعات شامل ہیں۔ اسرائیلی چینل 12 کی رپورٹ کے مطابق، اسرائیل نے کہا کہ قریب سے ہونے والی جھڑپوں میں چار فوجی مارے گئے۔ بیروت میں شہری ہلاکتوں کی اطلاع ہے۔ لبنان کی وزارت صحت نے کہا کہ جنوبی بیروت میں اسرائیلی فضائی حملوں میں کم از کم پانچ افراد ہلاک اور 21 زخمی ہوئے۔ دارالحکومت کے جنوب میں ایک الگ ہڑتال میں اضافی ہلاکتوں کی اطلاع ملی۔ علاقائی پھیلاؤ سیکیورٹی خدشات کو جنم دیتا ہے۔ شام کے سرکاری میڈیا نے دمشق کے اوپر ہونے والے دھماکوں کی اطلاع میزائلوں کی روک تھام سے منسلک کی۔ یونائیٹڈ کنگڈم میری ٹائم ٹریڈ آپریشنز (یوکے ایم ٹی او) نے کہا کہ دوحہ کے قریب ایک ٹینکر کو حادثہ پیش آیا، اس میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ سعودی عرب نے دو ڈرونز کو روکنے کی اطلاع دی، جبکہ بحرین نے انتباہی سائرن جاری کرتے ہوئے رہائشیوں کو پناہ لینے کی اپیل کی۔ کویت نے فضائی حدود کی بندش کے درمیان متبادل راستے کھول دیے۔ کویت نیوز ایجنسی (کے یو این اے) کے مطابق، دو نئے راستے کویت چھوڑنے والے افراد کو دمام کے کنگ فہد انٹرنیشنل ایئرپورٹ اور قیسمہ ایئرپورٹ پر سفر کرنے کی اجازت دیں گے۔ کویت کے ہوائی اڈے کو بار بار ایرانی حملوں کا نشانہ بنایا جاتا رہا ہے اور ملک کی فضائی حدود 28 فروری سے بند ہے۔

بلوچستان بھر میں مربوط حملے جاری
ہائی ویز، انفراسٹرکچر اور پاکستانی فورسز کو نشانہ بنایا گیا

بلوچستان: مقامی ذرائع نے بتایا کہ بلوچستان کے متعدد اضلاع میں ہفتہ کی رات سے شاہراہوں، انفراسٹرکچر، پاکستانی فورسز اور حکومت کے حامی مسلح گروپوں کو نشانہ بنانے والے حملوں کا ایک مربوط سلسلہ جاری ہے۔ یہ حملے پنجگور، سبی، مستونگ، نوشکی، خاران، کوئٹہ اور ڈیرہ بگٹی میں کیے گئے، جہاں مبینہ طور پر مسلح افراد نے شاہراہوں کا کنٹرول سنبھال لیا، چوکیوں پر قبضہ کیا اور متعدد مقامات پر دھماکے کیے گئے۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ حملے ہفتے کی رات گئے پنجگور میں شروع ہوئے، جہاں مسلح جنگجوؤں نے ایسے افراد کو نشانہ بنایا جن کے بارے میں مکینوں کا خیال ہے کہ وہ حکومت کے حامی گروپوں سے منسلک ہیں، جس کے بعد دیگر اضلاع میں بھی اسی طرح کی کارروائیوں کی اطلاعات ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ سبی کے کٹ منڈائی کے علاقے میں مسلح افراد نے ایک مرکزی شاہراہ پر دو گھنٹے سے زیادہ کا کنٹرول حاصل کیا اور گاڑیوں کی اسنیپ چیکنگ کی۔ مستونگ کے علاقے کانک میں مسلح افراد نے ایک پولیس چوکی پر قبضہ کرلیا، جہاں سے اہلکاروں کو حراست میں لے لیا گیا، ان کا اسلحہ ضبط کرلیا گیا اور ایک سرکاری گاڑی کو آگ لگا دی گئی، انہوں نے مزید کہا کہ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ دریں اثنا، دھدر۔ سورانہ روڈ پر ناکہ بندی کی گئی تھی، جبکہ اس سے قبل سوراب میں بھی اسی طرح کی ناکہ بندی کی اطلاع ملی تھی، جہاں گاڑیوں کو روک کر تلاشی لی گئی۔ کوئٹہ میں سریاب روڈ پر ولی جیٹ کے قریب فرنٹیئر کور کی چوکی پر حملہ کیا گیا، جس میں تین اہلکار زخمی ہوئے، ہسپتال ذرائع۔ اگبرگ میں ایک الگ واقعے میں، مسلح افراد نے پولیس چوکی پر حملہ کرکے ایک اہلکار کو زخمی کردیا، پولیس نے مزید کہا کہ حملہ آور فائرنگ کے تبادلے کے بعد فرار ہو گئے۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ نوشکی میں بٹولنڈی کے علاقے میں ریلوے ٹریک کو تین مقامات پر دھماکوں سے نقصان پہنچا جبکہ کوئٹہ کے قریب تیرا میل پوائنٹ پر دھماکوں سے ریلوے ٹریک اور ایک پل کو نقصان پہنچا۔ سبی کے علاقے کٹ منڈائی میں مسلح افراد نے ایک اہم ہائی وے پر دو گھنٹے تک قبضہ کر کے گاڑیوں کی تلاشی لی۔ اسی طرح سوراب اور ڈھاڈر-سورانہ روڈ پر بھی ناکہ بندی کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ حملوں میں گیس پائپ لائنوں، ریلوے لائنوں اور ٹیلی کام سائٹس کو نشانہ بنایا گیا۔ شمسی ایئربیس پر ایک ریڈار سسٹم کو تباہ کرنے کا دعویٰ بھی کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

ایسے لوگ یا تو جاہل ہیں یا متعصب اور بدترین خائن ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ (ﷺ) کا عظیم ترین معجزہ قرآن مجید ہے اور اس میں شک بھی کیا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ دیگر معجزاتِ رسول (ﷺ) کا انکار کر دیا جائے، غیر ناطق مخلوقات سے رسول اللہ (ﷺ) کا کلام فرمانا اور ان مخلوقات کا حضور (ﷺ) کے حکم کی اطاعت اور آپ (ﷺ) کی طرف رغبت و محبت کے ساتھ ساتھ آپ کی رسالت کو پہچاننا بھی معجزات نبوی (ﷺ) میں شامل ہے۔ معجزات کے ظہور کا مقصد بھولی بھٹکی مخلوق کو اپنے خالق سے روشناس کرایا جائے اسی لیے آپ (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنی برہان قرار دیا اور تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم آپ (ﷺ) کی سیرت طیبہ کو اپنے لیے نمونہ عمل ٹھہرائیں اور صورت طیبہ کے انوار سے اپنے قلوب اور اپنی ارواح کو جلا بخشیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 9.1 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685_705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔

سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم و جان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

آسام اسمبلی انتخاب: جین زی ثابت ہوں گے کنگ میکر

10 مارچ کو حکومت نے اپنی 'ارونودے 3.0' اسکیم کے تحت 40 لاکھ خواتین کے کھاتوں میں فی خاتون 9,000 روپے منتقل کیے۔ 3,600 کروڑ روپے کے اس 'ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر' (ڈی بی ٹی) میں 4 ماہ کی امدادی رقم اور 'بیہو بونس' شامل تھا، جس کا مقصد خواتین کی قیادت والے خاندانوں کو با اختیار بنانا تھا۔ اتنے بڑے پیمانے پر مفت سہولیات کی فراہمی یقیناً بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کے حق میں جا سکتی ہے۔ لیکن یہ بھی ماننا ہوگا کہ پیسہ، طاقت، جذبات کا استعمال اور حد بندی جیسے انتظامی اقدامات اب تھکا دینے والے اور کم مؤثر دکھائی دے رہے ہیں، کیونکہ آسام کی جین-زی اب مشکل سوالات پوچھنے لگی ہے۔

سوربھ سین

سوشل میڈیا پر سیاسی باتوں کو سننے سمجھنے والوں میں بیشتر نوجوان ووٹر ہیں۔ اس لیے آسام میں 2026 کا اسمبلی انتخاب جتنا سڑکوں پر لڑا جا رہا ہے، اتنا ہی اسمارٹ فون پر بھی۔ کیا 'جین-زی' (جنریشن زیڈ) آسام میں بھی وہی کر سکتی ہے جو ہم نے بنگلہ دیش اور نیپال میں دیکھا؟ جیسے جیسے 9 اپریل کو ہونے والے ایک ہی مرحلہ کے اسمبلی انتخاب کے لیے ریاست میں ماحول گرم ہوتا جا رہا ہے، سب کی توجہ اس طبقہ کی طرف مرکوز ہو رہی ہے، جو اب صرف ووٹ دینے والا گروہ نہیں بلکہ فیصلہ کن سیاسی طاقت بن چکا ہے۔ 18 سے 29 سال کی عمر کے ریاست میں 83.72 لاکھ ووٹرس ہیں جو مجموعی 2.5 کروڑ ووٹرس کا تقریباً 30 فیصد ہیں اور یہی طبقہ اس اہم مقابلہ میں 'کنگ میکر' ثابت ہونے جا رہا ہے۔

الیکشن کمیشن آف انڈیا کے مطابق 2026 کی ووٹر لسٹ میں نوجوانوں کی تعداد میں خاصہ اضافہ دیکھا گیا ہے، جس میں 6.28 لاکھ پہلی بار ووٹ دینے والے ووٹرس شامل ہیں۔ جین-زی ووٹروں کا یہ گروہ خاص طور پر متحد ہے، کیونکہ پچھلی نسلوں کے مقابلہ میں یہ لوگ ڈیجیٹل طور پر زیادہ جڑے ہوئے ہیں اور روایتی سیاسی پارٹیوں کے تئیں ان کی وابستگی کم ہے۔ مثلاً گواہاٹی سنٹرل جیسی سیٹوں پر نوجوان امیدواروں کی موجودگی (یعنی آسام جاتیہ پارٹی کی 27 سالہ کنکی چودھری کا بی جے پی کے قدآور لیڈر وجے کمار گپتا کو چیلنج دینا) ایسے بدلاؤ کی طرف اشارہ کرتی ہے جہاں نوجوان اب صرف ووٹ نہیں ڈالنا چاہتے، بلکہ قیادت بھی چاہتے ہیں۔ سی اے اے مخالف تحریک سے ابھرنے والی آسام جاتیہ پارٹی کی لیڈر کنکی آسامیا شناخت اور ہندوستان کے تمام قانونی طور پر تسلیم شدہ شہریوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے 'آسام معاہدہ' کو نافذ کرنے کی زوردار وکالت کرتی ہیں۔ یہ بات انہیں بی جے پی، خصوصاً وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کی اس سخت مہم کے خلاف کھڑا کرتی ہے جو 'میا' (بنگلہ بولنے والے مسلمانوں) کے خلاف کارروائی پر مبنی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ "آسام کے موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے ہمیں سب کو مشترکہ علاقائیت پر مبنی جامع نقطۂ نظر اپنانے کی ضرورت ہے۔"

25 سالہ لوبونا رزری کوکراجھار سے آزاد امیدوار ہیں اور کم عمر ترین امیدواروں میں شامل ہیں۔ نوجوانوں سے ملنے والی زبردست حمایت کا ذکر کرتے ہوئے نارزری بتاتے ہیں کہ کس طرح مختلف پارٹیوں کے 'پاور بروکر' سب سے زیادہ بولی لگانے والے کو ہی ٹکٹ دلواتے ہیں۔ ان کا ماننا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ بدعنوانی اور فرقہ وارانہ نفرت پر مبنی موجودہ سوچ سے آگے بڑھا جائے۔ نارزری نے انگریزی ہفتہ وار 'نیشنل ہیرالڈ' سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "میرا ماننا ہے کہ صرف شاپنگ مال اور عمارتیں بنانے کا مطلب ترقی نہیں ہے۔ میرے لیے ترقی تب ہوتی ہے جب لوگ اپنے خاندان کے ساتھ سکون سے رہیں اور اپنی مرضی کا کام کریں۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ "تشدد اور شناخت کی سیاست تب جنم لیتی ہے جب بدعنوان گروہ اور ڈرگ مافیا پورے نظام پر قبضہ کر لیتے ہیں۔" سپالی مارک (31) باؤکھنگری سے کانگریس امیدوار ہیں۔ ان کے سامنے ایک بڑا چیلنج ہے باؤکھنگری کے پیچیدہ سماجی توازن کو سنبھالنا، جہاں بوڈو، گارو اور سنتھال برادریاں مختلف سمتوں میں بٹی ہوئی ہیں۔ مارک

نے 'نیشنل ہیرالڈ' کو بتایا کہ 'تعلیم، صحت اور روزگار ان کی ترجیحات ہوں گی۔

دوسری طرف بی جے پی نے اپنے نوجوان کیڈر کی قیادت کو مرکزی دھارے میں لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کی ایک مثال دپلورنجن سرما ہیں، جو نیو گوہاٹی حلقہ سے انتخاب لڑ رہے ہیں۔ سرما بھارتیہ جنتا یووا مورچہ کے ریاستی صدر رہ چکے ہیں۔ 2024 کے ضمنی انتخابات کے بعد وہ اس وقت سرخیوں میں آئے تھے جب انہوں نے کانگریس کے مضبوط قلعہ سمگوری سے جیت حاصل کی تھی۔ حال ہی میں ایک دورہ کے دوران سرما نے بتایا کہ مرکز اور ریاستی حکومتوں اور بلدیاتی اداروں کی مشترکہ کوششوں نے ووٹرس کے درمیان ایک 'مثبت ماحول' بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "حکومت کے کیے گئے کاموں نے میرا کام آسان کر دیا ہے۔ مجھے صرف لوگوں تک پہنچنا ہے اور ان کی حمایت حاصل کرنی ہے۔" کیا آسام کی سیاست ایک ایسے نسلی تبدیلی کے عمل سے گزر رہی ہے جس کے لیے نئے موضوعات اور نئے طریقۂ کار کی ضرورت ہوگی؟ نارزری اور چودھری جیسے امیدواروں کا میدان میں آنا اس بات کا ابتدائی اشارہ ہے کہ آسام کا سیاسی منظرنامہ اب 'جین-زی' (نئی نسل) سے زیادہ متاثر ہو رہا ہے۔ یہاں روایتی شناخت کی سیاست کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل مہم اور مقامی ترقی کے مسائل بھی اب مرکز نگاہ بنتے جا رہے ہیں۔ حکومت کے 65.1 لاکھ نوکریاں دینے کے دعوے کے باوجود شہری اور دیہی نوجوان مسلسل پرائیویٹ شعبہ میں مواقع کی کمی اور بہتر پیشہ ورانہ تربیت کی ضرورت کو لے کر آواز اٹھا رہے ہیں۔ کاٹن یونیورسٹی جیسے اداروں کے طلبہ نے عوامی نعروں کے بجائے فیس میں کمی، بہتر تعلیمی سہولیات اور جدید ورک کلچر کا مطالبہ کیا ہے۔

سوشل میڈیا پر سیاسی باتوں کو سننے اور سمجھنے والوں میں بیشتر نوجوان ووٹرس ہیں، اس لیے آسام کا 2026 کا انتخابی مہم جتنی سڑکوں پر لڑی جا رہی ہے، اتنی ہی اسمارٹ فون پر بھی۔ پارٹیوں نے ڈیجیٹل مہم کی منصوبہ بندی کے لیے اپنے وسائل لگائے ہیں اور نوجوانوں سے جڑے مسائل جیسے ہائی اسپیڈ انٹرنیٹ کی دستیابی، اسٹارٹ اپ کے لیے گرانٹ اور شفاف حکمرانی کو بھی اپنے ایجنڈے میں شامل کیا ہے۔ ایک طرف جہاں ہیمنت بسوا سرما جیسے پرانے لیڈر اس امید میں کہ لوگ جذبات میں بہہ کر ووٹ دیں گے، اپنی اشتعال انگیز اور فرقہ وارانہ بیان بازی جاری رکھے ہوئے ہیں، وہیں نئی نسل کے لیڈر خاص طور پر اپوزیشن کے 'آسام سونملیت مورچہ' (اے ایس ایم) کے لیڈر، روزگار اور مہارت کی کمی، تعلیم اور صحت کے بنیادی ڈھانچے جیسے اہم مسائل پر بات کر رہے ہیں۔ اگرچہ این آر سی، سی اے اے اور دراندازی جیسے پرانے مسائل اب بھی اہم ہیں، لیکن آج کی نوجوان نسل ان مسائل کو صرف نسلی تقسیم کے زاویے سے نہیں بلکہ معاشی استحکام اور سماجی ہم آہنگی کے تناظر میں دیکھتی ہے۔

جین-زی کے مسائل کا مرکزی دھارے میں آنا، خاص طور پر اے ایس ایم اتحاد کے ذریعہ، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسمبلی انتخابات اب بی جے پی کے لیے آسان نہیں رہیں گے۔ مصنف اور صحافی سنجے ہزاریکا کہتے ہیں کہ "اتحاد بننے کا مطلب ہے کہ بی جے پی کو کچھ نشستوں پر سخت مقابلے کا سامنا کرنا پڑے گا۔" اس کا اندازہ کرتے ہوئے بی جے پی نے اپنی فرقہ وارانہ مہم میں کچھ نرمی لائی ہے۔ ایک باہمی سمجھوتے کے تحت پارٹی نے اپنے اتحادی آسام گن پریشد کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ اپنی 26 سیٹوں میں سے 13 پر مسلم امیدوار میدان میں اتارے۔ ہیمنت بسوا سرما جین-زی کے ایک اور جذباتی مسئلہ کو بھی کم کر کے دکھا رہے ہیں۔ یہ مسئلہ آسام کے ثقافتی نشان زوبین گرگ کو انصاف دلانے کا ہے۔ 19 ستمبر 2025 کو سنگاپور میں گرگ کی موت کے بعد سرما نے تحقیقات مکمل ہونے سے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا کہ گلوکار کا قتل ہوا ہے اور انہوں نے ان کے خاندان اور مداحوں کو انصاف دلانے کا وعدہ کیا تھا۔ کئی لوگوں کو گرفتار بھی کیا گیا۔ 25 مارچ کو سنگاپور کے اسٹیٹ کورونر ایڈم نخودا نے مبینہ طور پر کہا کہ گرگ کی موت محض ایک افسوسناک حادثہ تھا، کسی نے بھی انہیں زبردستی یا دباؤ میں ڈال کر پانی میں نہیں دھکیلا تھا۔ اس بیان کے ساتھ زبین گرگ کو انصاف دلانے کا وعدہ خاموشی سے پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے۔

10 مارچ کو حکومت نے اپنی 'ارونودے 3.0' اسکیم کے تحت 40 لاکھ خواتین کے کھاتوں میں فی خاتون 9,000 روپے منتقل کیے۔ 3,600 کروڑ روپے کے اس 'ڈائریکٹ بینیفٹ ٹرانسفر' (ڈی بی ٹی) میں 4 ماہ کی امدادی رقم اور 'بیہو بونس' شامل تھا، جس کا مقصد خواتین کی قیادت والے خاندانوں کو با اختیار بنانا تھا۔ اتنے بڑے پیمانے پر مفت سہولیات کی فراہمی یقیناً بی جے پی اور اس کے اتحادیوں کے حق میں جا سکتی ہے۔ لیکن یہ بھی ماننا ہوگا کہ پیسہ، طاقت، جذبات کا استعمال اور حد بندی جیسے انتظامی اقدامات اب تھکا دینے والے اور کم مؤثر دکھائی دے رہے ہیں، کیونکہ آسام کی جین-زی اب مشکل سوالات پوچھنے لگی ہے۔

آسام اسمبلی کے 2026 کے انتخابات میں نوجوان ووٹروں، بالخصوص جین زی (Gen Z)، کا کردار انتہائی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ الیکشن کمیشن کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق آسام میں 18 سے 29 سال کی عمر کے نوجوان ووٹروں کی تعداد 83.72 لاکھ تک پہنچ گئی ہے، جو گزشتہ 2021 کے انتخابات (35.69 لاکھ) کے مقابلے میں تقریباً 5 فیصد زیادہ ہے۔

ریاست کے کل 2.5 کروڑ ووٹروں میں سے تقریباً 29 فیصد نوجوان (18-29 سال) ہیں۔ 18-19 سال کی عمر کے ووٹروں کی تعداد میں 16.24 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس سے ان کی تعداد اب 6.28 لاکھ ہو گئی ہے۔ سیاسی تجزیہ کاروں اور امیدواروں کا ماننا ہے کہ یہ نوجوان طبقہ کسی بھی پارٹی کی جیت یا ہار میں فیصلہ کن ثابت ہوگا۔ اس بار پارٹیاں نہ صرف نوجوانوں کے ووٹ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں بلکہ انہیں میدان میں بھی اتار رہی ہیں۔ 26 سالہ کنکی چودھری، جو گوہاٹی سینٹرل سے آسام جاتیہ پریشد (AJP) کی امیدوار ہیں، اس وقت ریاست کی سب سے کم عمر امیدوار کے طور پر "جین زی" کی نمائندگی کر رہی ہیں۔

□□□

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۳/اپریل ۲۰۲۶

بے لگام ٹرمپ، دنیا کیلئے خطرہ

ڈونالڈ ٹرمپ ایسا لگتا ہے کہ اپنا دماغی توازن کھوتے چلے جا رہے ہیں اور وہ نفسیاتی مسئلہ کا شکار ہو کر ساری دنیا کو پریشان کر رہے ہیں۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے اسرائیل کے جھانسہ میں آ کر ایران کے خلاف جنگ تو شروع کر دی ہے اور انہیں جو یقین دہانی کروائی گئی تھی کہ جنگ محض چند دن میں جیت لی جائے گی اور ایران میں جو کچھ بھی اسرائیل اور امریکہ کے مقاصد ہیں ان کی تکمیل ممکن ہو سکے گی۔ تاہم ایسا بالکل نہیں ہوا بلکہ امریکہ اور اسرائیل کی توقعات کے یکسر برخلاف صورتحال پیدا ہو گئی ہے اور ایران نے جس طرح سے امریکہ اور اسرائیل کے خلاف جنگ میں جوابی کارروائیاں کی ہیں ان کی وجہ سے ٹرمپ اپنا دماغی توازن کھونے لگے ہیں۔ عالمی میڈیا میں بھی اب ان کے پاگل پن کے تذکرے ہونے لگے ہیں اور ان کے اقدامات پر تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ٹرمپ یکے بعد دیگرا ایسے فیصلے کرتے چلے جا رہے ہیں جن کی وجہ سے خود ٹرمپ کا امیج تو متاثر ہو گیا ہے تاہم اس کی وجہ سے ساری دنیا کے امن کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ دنیا پہلے ہی کئی مسائل کا شکار ہو چکی ہے۔ دنیا بھر میں معاشی اتھل پتھل چل رہا ہے۔ معاشی بحران کی کیفیت پیدا ہونے لگی ہے اور ساری دنیا کی معیشت انحطاط کا شکار ہونے کے اندیشے بڑھ گئے ہیں۔ ایران نے حکمت عملی اقدامات کرتے ہوئے ساری دنیا کی توجہ اس جنگ کی جانب مبذول کروالی ہے۔ اس جنگ میں ایران نے آبنائے ہرمز کو بند کرتے ہوئے ساری دنیا میں توانائی کا بحران پیدا کر دیا ہے۔ ایران نے قطر کی سب سے بڑے گیس ذخیرہ پر بھی حملہ کرتے ہوئے گیس کی سپلائی بھی متاثر کر دی ہے۔ اس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں گیس کا بحران بھی پیدا ہو گیا ہے۔ مغربی ممالک بھی اس کے اثرات سے خود کو محفوظ نہیں رکھ پائے ہیں اور اب روس کی جانب سے بھی تیل کی پیداوار پر روک لگانے کا اشارہ دیا گیا ہے جس کے نتیجہ میں ساری دنیا پریشان ہو سکتی ہے۔ یہ سب کچھ بنجامن نتن یاہو کے جھانسہ اور ڈونالڈ ٹرمپ کی غیر مستحکم دماغی حالت کی وجہ سے ہو رہا ہے اور ڈونالڈ ٹرمپ بے لگام ہو کر ساری دنیا کیلئے ایک سنگین خطرہ بنے ہوئے ہیں۔ ایران کی توانائی تنصیبات کو نشانہ بنانے کی دھمکی دی جا رہی ہے' آبنائے ہرمز پر قبضہ کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ ایران کے ساتھ مشترکہ طور پر اس کی نگرانی کا بھی اشارہ دیا تھا۔ ایران کے کھرگ جزیرہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی دھمکی گئی تھی اور آج ایران کے تاریخی شہر اصفہان پر تقریباً ایک ہزار کیلو ایسے بم گرائے گئے جو بنکروں کو تباہ کر سکتے ہیں۔ دراصل ڈونالڈ ٹرمپ کو اس جنگ سے فرار کا راستہ نہیں مل رہا ہے اور وہ شکست تسلیم کرنے یا پھر اپنے مقاصد کے پورے نہ ہونے کا اعتراف کرنے کو بھی تیار نہیں ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ایران شکست نہ ہونے کے باوجود اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے جنگ کو ختم کرنے کی راہ فراہم کرے۔ ایران کا جہاں تک سوال ہے تو وہ امریکہ پر بھروسہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہے اور ایران اگر جنگ ختم کرنی ہے تو اپنی شرائط پر ختم کرنا چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اس کیلئے مستقبل میں حملے نہ کئے جانے کی بین الاقوامی ضمانت دی جائے۔ امریکہ یا اسرائیل پر وہ بھروسہ کرنے کو تیار نہیں ہے اور نہ ہی وہ اپنی شکست تسلیم کرنے کو تیار ہے۔ ایران اس جنگ کو طوالت دینے کیلئے بھی تیار ہے اور اس نے امکانی زمینی حملوں سے نمٹنے کی بھی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اسے مختلف گوشوں سے مدد بھی مل رہی ہے۔ ایران کی جو کچھ بھی تیاریاں ہیں وہ اپنے دفاع کیلئے ہے جبکہ ٹرمپ اور اسرائیل نے ایک لایعنی اور بے مقصد جنگ شروع کرتے ہوئے دنیا کیلئے مشکلات میں اضافہ کر دیا ہے اور مستقبل کو پرخطر بنا دیا ہے۔ دنیا کے صحیح الفکر ممالک اور امن پسند ممالک کو آگے آنے اور ٹرمپ پر دباو ڈالنے کی ضرورت ہے کہ وہ جنگ کو ختم کریں۔ یہ نہ امریکہ کی جنگ ہے اور نہ ہی اسرائیل کی راست جنگ ہے۔ اسرائیل نے صدر ٹرمپ کو جو جھانسہ دیا تھا اس میں ٹرمپ پھنس چکے ہیں اور انہوں نے جنگ شروع کر دی تاہم جنگ کے نہ اہداف مقرر کئے گئے تھے اور نہ ہی کوئی منصوبہ بنایا گیا تھا۔ اس کا خمیازہ اب امریکہ کو بھگتنا پڑ رہا ہے اور ٹرمپ جو اقدامات کر رہے ہیں اس کے نتیجہ میں ساری دنیا کو خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ ٹرمپ ساری دنیا کیلئے خطرہ بن رہے ہیں۔ ان کو روکنے کیلئے ساری دنیا کے ذمہ دار ممالک کو آگے آنا چاہئے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

اے نوجوان! زمام ہے تیرے ہاتھوں میں اپنے ملّت کی۔ وقت کے ہاتھ نہ یوں کھیل تماشہ بن کے

دنیا کے مختلف علاقوں میں بسنے والی مختلف قوموں کو اللہ رب العزت نے الگ الگ طریقوں سے مالا مال کیا ہے، کسی کو معدنیات سے تو کسی کو ماحولیات سے، کہیں تیل و گیس تو کہیں ثمرات کی بہتات سے، ان تمام خصوصیات کے علاوہ رب کی طرف سے جو خاص کرم قوموں کی کامیابی کا سبب بنا ہے وہ ہے اُس قوم کی تعلیم یافتہ نوجوان نسل، اِن کے ذریعے سے قوموں کی ترقی اور زوال کی حد متعین ہوتی ہے، مرد و زن کی بہتات اور اس پر تعلیم یافتہ ہونے کی مہر، اس قوم کے ترقی کی ضامن ہوتی ہے، اور اِن قوموں میں ایک قوم جنہیں اس کے پیدا کرنے والے نے چُنا وہ ہے مسلم قوم، یوں تو دنیا کے بنانے والے نے ازل سے انسانی ارتقاء کو مسلم ضابطے کے تحت وجود بخشا، ہر دور کا انسان اللہ ربّ العزت کے ذریعے دی گئی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اِس کرۂ ارض پر اپنی موجودگی کا احساس دلاتا رہا ہے، رب کی طرف سے دی گئی ذہنی صلاحیتوں کو استعمال کر کے کچھ نے ترقی تو کچھ نے زوال کی راہ کے ذریعے اپنا نام تاریخ کے صفحوں میں درج کروایا، موجودہ دور کو صحیح معنوں میں اگر نوجوان نسل سے منسوب نہ کریں تو یہ ناانصافی ہوگی، تعلیمی میدان میں انقلابی پیمانے پر نئی نئی ایجادات نے مقابلے کا رجحان پیدا کر کے نوجوانوں کو کچھ کر دکھانے کی سمت سوچنے پر ابھارا ہے، Chat، AI GPT- اور ان جیسے نہ جانے کتنے مضامین نئی نسل کو عالمی سطح پر اپنا نام درج کرانے کی طرف پیش قدمی میں مدد کر رہے ہیں، مسلم قوم جو ایک وقت تک مظلومیت کا شکار رہی، میں اب تعلیم نے انگڑائی لے لی ہے، ہمارے مسلم نوجوانوں بھی اب تعلیم کے تئیں مثبت رجحان اپنا کر خود کو دوسری قوموں کے نوجوانوں کے ہم پلّہ لا کھڑا کر دیا ہے، اُنہیں بس صحیح رہنمائی کی ضرورت ہے کہ وہ بھی عالمی نقشے پر اپنی موجودگی درج کرانے میں کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے، مسلم تعلیمی اداروں کے ذمہ داران سے بھی مؤدبانہ گزارش ہے کہ وہ اپنے ادارے کے حلقے کو غریبوں کی بستی تک وسیع کر کے ان میں بھی چھپے ہوئے جوہروں کو نکال کر دنیا کے سامنے پیش کریں، اور مسلم اُمّہ پر جہالت کے لگے ہوئ داغ کو مِٹانے میں اپنا کردار پیش کریں، مدرسوں اور مکاتب کو جدید تعلیمی نظام سے مربوط کر کے اپنی قوم کے غریب بچوں کو بھی نئی تعلیم سے بہرہ ور کریں، کیوں کہ قوم کی ترقی کا راز اس کے نوجوانوں کی صحیح تعلیمی رہنمائی میں مضمر ہے، مسلم قوم کے وہ تعلیم یافتہ نوجوان جو کسی وجہ سے اپنی ناکام زندگی سے نا اُمید ہو چکے ہیں، اُٹھیں اور دُنیا میں اپنے ہونے کا احساس کرائیں کم سے کم اپنی تعلیمی قابلیت کو اُن غیر تعلیم یافتہ لوگوں تک پہونچانے کی فکر کریں کیا پتہ آپ کی تھوڑی سی قربانی کسی کی زندگی سنوار دے، اور اُن کی کامیابی میں آپ کی ناکامی کے کرب کو کم کر دے۔

اے نوجوان! تو محض ایک فرد نہیں بلکہ اپنی قوم کی تقدیر تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیری سوچ اور عمل ہی ملت کا مستقبل طے کریں گے۔ وقت ایک بے رحم دھارا ہے۔ اگر تو نے اسے کھیل تماشوں، سستی اور لاپروائی میں گنوا دیا، تو وقت تجھے ایک "عبرت کا نمونہ" بنا دے گا۔ یہ وقت غفلت کا نہیں بلکہ کچھ کر دکھانے کا ہے۔ اپنی صلاحیتوں کو پہچان اور اپنی قوم کا نام روشن کر۔ ساغر صدیقی اردو ادب کے وہ درویش صفت شاعر تھے جن کی شاعری میں زندگی کی تلخیوں اور انسانی وقار کا گہرا عکس ملتا ہے۔ اس شعر میں وہ انسان کو وقت کی بے رحمی کے سامنے محض کھلونا بننے کے بجائے بلند کردار اور انسانیت کی خدمت کا راستہ اپنانے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ اس سفر میں انسان نے جہاں مادی ترقی کی، وہاں اپنی فکری اور اخلاقی حدود کو بھی پہچانا۔ یہ ارتقاء آج بھی جاری ہے، جو ہمیں سکھاتا ہے کہ تبدیلی ہی زندگی کا اصل حسن اور بقا کا راستہ ہے۔ آپ کی بات بالکل درست ہے۔ انسانی ارتقاء محض اتفاق نہیں بلکہ ایک منظم اور طے شدہ ضابطے کا نتیجہ ہے۔ ازل سے ہی انسان کی جسمانی، عقلی اور شعوری نشوونما ان قوانین کے تابع رہی ہے جو کائنات کے خالق نے وضع کیے ہیں۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

ملک کے جمہوری ڈھانچے میں اگر کسی ایک ستون کو سب سے زیادہ حساس، بااثر اور فیصلہ کن مانا جائے تو وہ یقیناً آزاد صحافت ہے۔ یہی وہ ستون ہے جو اقتدار کے ایوانوں کی نگرانی کرتا ہے، پالیسی سازی کے عمل کو عوامی کسوٹی پر پرکھتا ہے اور سماج میں فکری بیداری کی فضا قائم کرتا ہے۔ ایک صحت مند جمہوریت کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہاں میڈیا نہ صرف آزاد ہو بلکہ اس کی آزادی کو ریاستی ادارے عملاً تسلیم بھی کریں۔ ایسے میں جب کسی قدیم اور معتبر خبر رساں ادارے کے دفتر کو اچانک سیل کیے جانے سے متعلق خبر منظر عام پر آتی ہے تو یہ محض ایک انتظامی کارروائی نہیں رہتی بلکہ اس کے اثرات جمہوریت کے بنیادی اصولوں اور آئینی قدروں تک پھیل جاتے ہیں۔

جنگ سے حالات سنگین، ایوان میں بحث ہونی چاہئے

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

مغربی ایشیا میں حالات اس وقت انتہائی ابتر ہوتے جارہے ہیں، ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی جانب سے جو جنگ مسلط کی گئی ہے اس کا اثر نہ صرف تیل کی منڈیوں کو متاثر کررہا ہے بلکہ عالمی سطح پر خوراک اور کھاد کی سپلائی کے نظام میں بڑی رکاوٹیں پیدا کر کے مستقبل کے غذائی تحفظ (فوڈ سیکیورٹی) کے لیے بھی خطرہ پیدا کردیا ہے۔ اس بحران کو دیکھتے ہوئے ماہرین اقتصادیات اور دنیا کی مختلف حکومتیں اب عالمی زرعی تجارتی قوانین کا ازسرنو مسودہ تیار کرنے کی تجویز پر عمل کررہی ہے، تاکہ مستقبل میں اس طرح کے جھٹکوں سے نمٹا جاسکے۔ بھارتیہ ودیش ویا پار سنستھان کے سابق ڈبلیوٹی او چیئرمین، پروفیسر وشوجیت دھر نے کہا کہ آبنائے ہرمز سے آمدورفت میں آنے والی رکاوٹ نے یہ واضح کردیا ہے کہ توانائی، کھاد اور غذائی نظام ایک دوسرے سے کتنی گہرائی سے جڑے ہوئے ہیں، ایل این جی کی سپلائی میں خلل اور توانائی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے ہندوستان جیسے ممالک میں کھاد کی پیداوار اور قیمتوں پر براہ راست اثر پڑا ہے۔ ممتاز ماہرین اقتصادیات کی جانب سے مجوزہ "ماڈل ٹریٹی آن ایگریکلچر ٹریڈ" میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ عالمی تجارتی تنظیم کا موجودہ ڈھانچہ موسمیاتی تبدیلی، وبا اور جنگ جیسے حالات سے نمٹنے میں نااہل ثابت ہوا ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ یہ ڈھانچہ شروع سے ہی ناقص تھا اور اب عالمی سپلائی چین کے دباؤ کے ٹیسٹ میں ناکام پایا گیا ہے، ہندوستان اپنی ضرورت کا تقریبا پانچواں حصہ یوریا، آدھا حصہ ڈی اے پی اور تقریبا تمام پوٹاش درآمد کرتا ہے، خلیجی ممالک سے ہونے والی سپلائی اور سمندری راستوں میں بڑھتے ہوئے خطرات کے باعث انشورنس پریمیم اور مال برداری کی لاگت میں بھاری اضافہ ہوا ہے جس سے کھادوں کی قیمتوں میں اچھال آیا ہے، حکام کے مطابق حکومت ہند نے فی الحال اس جھٹکے کو کسانوں تک پہنچنے سے روکنے کے لیے اسے زیادہ سبسیڈی کے ذریعے خود برداشت کرنے کا فیصلہ کیا ہے اگر حکومت ایسا نہ کرتی تو زرعی پیداوار میں کمی اور خوراک کی قیمتوں میں اضافے کا سنگین خطرہ پیدا ہوسکتا تھا، جو ایک بڑا مالیاتی بحران بن جاتا۔ مجوزہ نئے معاہدے کا مقصد تجارت کے بجائے غذائی تحفظ، ماحولیاتی پائیداری اور مساوات کو ترجیح دینا ہے، پروفیسر وشوجیت کے مطابق یہ معاہدہ حکومتوں کو ملک کی پیداوار بڑھانے، سپلائی چین میں تنوع لانے اور ضرورت پڑنے پر مارکیٹ میں مداخلت کرنے کا قانونی حق دینے کی وکالت کرتا ہے، ماہرین کے مطابق جنگ بندی ہونے کے باوجود آبنائے ہرمز سے ہونے والی تجارت میں وار رسک پریمیم مستقل طور پر شامل ہوسکتا ہے جس کا مطلب ہے کہ ہندوستان جیسے ممالک کے لیے توانائی اور کھاد کی قیمتیں ساختی طور پر ہمیشہ کے لیے بلند رہ سکتی ہیں، بدلتے ہوئے حالات کے پیش نظر ہندوستان اب پوٹاش اور فاسفیٹ کے لیے نئے ذرائع تلاش کررہا ہے اور غیر ملکی معدنی اثاثوں میں سرمایہ کاری بڑھا رہا ہے۔

مشرق وسطی میں جاری کشیدگی نہ صرف خطہ بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک سنگین چیلنج بن چکی ہے ایران اسرائیل اور امریکہ کے درمیان جنگ نے عالمی معیشت کو ہلا کر رکھ دیا ہے، تیل کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ، ابنائے ہرمز میں غیر یقینی صورتحال اور توانائی کے بحران نے خاص طور پر ان ممالک کو شدید متاثر کیا ہے جو درآمدات پر انحصار کرتے ہیں، ہندوستان بھی انہی ممالک میں شامل ہے جہاں اس بحران کے اثرات براہ راست عوام اور معیشت پر پڑ رہے ہیں، ایسے نازک وقت میں جب ملک کو واضح حکمت عملی اور شفاف پالیسی کی ضرورت ہے، پارلیمنٹ میں اس اہم مسئلے پر جامع اور سنجیدہ مباحث کا نہ ہونا کئی سوالات کو جنم دیتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ جمہوریت میں بحث سے پالیسیاں مضبوط ہوتی ہیں، حکومت کو چاہیے تھا کہ اپوزیشن کے خدشات کو دور کرے اور مکمل مباحث کی اجازت دے، اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے مسلسل پارلیمنٹ میں تفصیلی مباحث کا مطالبہ کیا جارہا ہے لیکن حکومت اس مسئلے پر مباحث کے لیے سنجیدہ نظر نہیں آتی، ایسے میں یہ سوال فطری ہے کہ آخر حکومت کو کس بات کا خوف ہے؟ کس چیز سے یہ حکومت ڈری اور گھبرائی ہوئی ہے؟ کیوں حکومت اہم مسائل پر بحث سے دور بھاگ رہی ہے؟ حالانکہ وزیراعظم مودی نے 23 مارچ کو لوک سبھا اور 24

مارچ کو راجیہ سبھا میں بیان دیا جبکہ 25 مارچ کو کل جماعتی اجلاس طلب کیا گیا، اس اجلاس میں اپوزیشن نے حکومت کو بحران کے وقت تعاون کا یقین دلایا اور پارلیمنٹ میں مباحث کا مطالبہ کیا، اپوزیشن کا کہنا ہے کہ صرف بیانات اور اجلاس کافی نہیں بلکہ مکمل بحث ضروری ہے تاکہ عوامی مسائل سامنے آئے جبکہ حکومت کے مطابق وہ بحث پر نہیں بلکہ کارروائی پر توجہ مرکوز کی ہوئی ہے، اپوزیشن کا الزام ہے کہ حکومت اس لیے مباحث سے راہ فرار اختیار کررہی ہے کیونکہ اس سے خارجہ پالیسی کی کمزوریاں، معاشی دباؤ اور عوامی مسائل سامنے آئیں گے۔ جبکہ حکومت کا کہنا ہے کہ ایسے وقت میں اتحاد اور فوری اقدامات زیادہ ضروری ہیں۔ یہاں یہ ذکر بے جا نہ ہوگا کہ تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں، مہنگائی، ایل پی جی کی قلت اور خلیجی ممالک میں کام کرنے والے لاکھوں ہندوستانی شہریوں کا مستقبل یہ سب ایسے مسائل ہیں جو براہ راست عام آدمی کی زندگی سے جڑے ہوئے ہیں اگر ان پر کھل کر گفتگو نہیں ہوگی تو عوامی بے چینی میں اضافہ ہونا فطری ہے، اپوزیشن کی جانب سے اس معاملے پر پارلیمنٹ میں مباحث کی درخواست کی گئی ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ مشرق وسطی میں جاری کشیدگی کے ملک پر اثرات کو پارلیمنٹ میں زیر بحث لایا جائے۔ کانگریس قائد پرینکا گاندھی نے کہا ہے کہ مودی حکومت بتائے کہ توانائی بحران سے نمٹنے کے لیے کیا منصوبہ بنایا جارہا ہے؟ ہمارے شہریوں کو جنگ زدہ علاقوں سے محفوظ واپس لانے کے لیے کیا اقدامات کیے جارہے ہیں؟ پرینکا گاندھی نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ میں مغربی ایشیا میں جاری جنگ پر بات چیت ہو، تجاویز پیش کی جائیں اور ممکنہ حل تلاش کیے جائیں، انہوں نے کہا کہ جیسے جیسے جنگ بڑھ رہی ہے، مسائل میں بھی اضافہ ہورہا ہے، آج شہری گیس سلنڈر کے لیے پریشان ہیں اگر یہ صورتحال برقرار رہی تو پیٹرول اور ڈیزل کی قلت بھی ممکن ہے، بلاشبہ ہنگامی حالات میں فوری فیصلے اور اقدامات ضروری ہوتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ پارلیمانی نگرانی کو نظر انداز کردیا جائے، خارجہ پالیسی اور معاشی حکمت عملی جیسے حساس معاملات میں شفافیت اور جواب دہی نہایت اہم ہوتی ہے، پارلیمنٹ میں مباحث نہ صرف حکومت کے فیصلوں کو مضبوط بناتے ہیں بلکہ عوام کے اعتماد میں بھی اضافہ کرتے ہیں ایسے میں اپوزیشن کا یہ مطالبہ بھی وزن رکھتا ہے کہ اس مسئلے پر تفصیلی بحث ہونی چاہیے۔

ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کے مسلط کردہ جنگ کا عرصہ ایک مہینے سے زیادہ ہوگیا ہے، یہ ایک ماہ امریکہ اور اسرائیل کی توقعات سے کافی زیادہ کہا جاسکتا ہے کیونکہ دونوں ہی جارحانہ طاقتوں کو یہ گمان تھا کہ ایران اس جنگ کو زیادہ دیر تک جھیل نہیں پائے گا، امریکہ اور اسرائیل اپنے منصوبوں اور عزائم میں کامیاب ہوجائیں گے، امریکہ ایران میں اقتدار کی تبدیلی کا خواہاں تھا اور چاہتا تھا کہ وہاں بھی اپنی کٹھ پتلی حکمرانوں کو مسلط کرتے ہوئے اپنے مقاصد کی تکمیل کی جائے۔ اسرائیل کے توسیع پسندانہ اور جارحانہ عزائم کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کیا جائے، اسرائیل نے اس جنگ کے تعلق سے امریکہ کو غلط باور کروایا تھا کہ بہت جلد مقاصد کو حاصل کرلیا جائے گا اور ایران دونوں ممالک کے حملوں کی تاب نہیں لائے گا، لیکن کسی نے بھی اس کے منفی اثرات پر غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی، اس جنگ کے جو اثرات خود امریکہ اور اسرائیل پر مرتب ہونے لگے ہیں وہ ان دونوں ممالک کے لیے اور ساری دنیا کے لیے بھی غیر متوقع ہی کہے جاسکتے ہیں، ایران اس جنگ کو طوالت دینے میں کامیاب ہوگیا ہے اور اب اس کے اثرات ساری دنیا پر مرتب ہونے لگے ہیں، جس طرح ہر جنگ میں ہوتا ہے اس جنگ میں بھی صرف تباہی ہی ہاتھ آرہی ہے، اس جنگ کو جن مقاصد کے لیے امریکہ اور اسرائیل نے شروع کیا تھا وہ پورے ہوتے دکھائی نہیں دے رہے ہیں، جنگ کے جہاں مختلف پہلو رہے ہیں، وہیں اس کا سب سے زیادہ اہم پہلو اس جنگ کے معاشی نقصانات کا ہے، اس جنگ میں ساری دنیا میں معاشی انحطاط کی کیفیت پیدا ہونے کے اندیشے لاحق ہوگئے ہیں، دنیا بھر میں سرمایہ کاروں کو بھاری نقصانات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور اس کے نتیجے میں عام آدمی متاثر ہورہا ہے، جس وقت سے جنگ چھڑی ہے، اس وقت سے دنیا بھر میں اتھل پتھل مچی ہوئی ہے، خود امریکہ میں اسٹاک مارکیٹس پر جو منفی اثرات ہوئے ہیں، ان کے نتیجے میں پانچ ٹریلین ڈالرز کا سرمایہ کاروں کو نقصان ہوچکا ہے، اسی طرح تیل کی قیمتوں میں بھی بھاری اضافہ ہوگیا ہے، چند ہی ممالک ایسے ہوں گے جو اس جنگ کے اثرات سے تاحال محفوظ رہ پائے ہوں، یہ حالات صرف امریکہ تک محدود نہیں ہے، دنیا کے کئی ایسے ممالک ہیں جو معاشی نقصانات سے دوچار ہورہے ہیں، اسرائیل وامریکہ کے جارحانہ اور توسیع پسندانہ عزائم کا یہ سلسلہ ایسا لگتا ہے کہ مزید دراز ہوجائے گا، امریکہ کے سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ جنگ چند مہینے نہیں بلکہ چند ہفتے مزید چل سکتی ہے، تاہم دوسری جانب امریکی نائب صدر جے ڈی ون سن وزیراعظم اسرائیل بنجامن نتن یاہو سے فون پر بات کرتے ہوئے امریکہ کو خاص طور پر صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو اس جنگ کے تعلق سے گمراہ کرنے کا الزام عائد کیا ہے، ان پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے جنگ کے تعلق سے جو امکانات ظاہر کیے تھے وہ قطعی پورے نہیں ہوئے، اس طرح یہ اشارے بہت واضح ہونے لگے ہیں کہ یہ جنگ مزید کچھ ہفتے چل سکتی ہے، یہ بھی امریکی قیاس ہے، ہوسکتا ہے کہ جنگ اس سے بھی زیادہ وقت تک طوالت اختیار کرجائے، ابھی صرف ابتدائی ایک ماہ میں ہی جو نقصانات ہوئے ہیں وہ ناقابل بیان کہے جاسکتے ہیں، ساری دنیا میں اسٹاک مارکیٹ میں گراوٹ درج کی گئی ہے اور اس کے نتیجے میں سرمایہ کار اپنے لاکھوں کروڑ روپیوں سے محروم ہوگئے ہیں، گیس کی قلت، دنیا کے کئی ممالک میں پیدا ہوگئی ہے، گیس کی قلت کے نتیجے میں کمرشیل اور تجارتی سرگرمیوں پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں، اس کے علاوہ عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں اضافہ درج کیا جارہا ہے، یہ اضافہ بتدریج عوام پر بھی منتقل کیا جائے گا، معیشتوں پر منفی اثرات کے نتیجے میں روزگار متاثر ہونے کے اندیشے لاحق ہوگئے ہیں، مینو فیکچرنگ کا شعبہ بھی اس کے منفی اثرات سے محفوظ رہنے کا امکان نہیں ہے، اشیائے ضروریہ کی قیمتوں پر بھی جنگ کے اثرات مرتب ہونے کے اندیشے بھی بے بنیاد نہیں ہیں، بحیثیت مجموعی گزشتہ ایک مہینے کی جنگ نے ساری دنیا کی معیشت کو ہلا کر رکھ دیا ہے، مزید چند ہفتے اگر جنگ جاری رہتی ہے تو حالات انتہائی بدتر اور قابو سے باہر ہوجائیں گے، ابھی تک کے جو اثرات ہیں ان کو بہتر بنانے میں طویل وقت درکار ہوگا، جنگ جتنی زیادہ طویل ہوگی، نقصانات اتنے ہی زیادہ ہوں گے اور اس کے نتیجے میں جنگ کے نقصانات کی پابجائی کا عمل بھی اتنا ہی مشکل اور طویل ہوجائے گا۔ اسرائیل و امریکہ کی حمایت کی قیمت ساری دنیا چکانے پر مجبور ہورہی ہے، ایسے میں دنیا کے تمام صحیح الفکر ممالک کو آگے آتے ہوئے امریکہ پر اثر انداز ہونا چاہیے، تاکہ اس جنگ کو ختم کیا جاسکے، دنیا میں بہت ساری جنگیں ہوئی ہیں ماضی میں بھی ہوئی ہیں لیکن اب تک جنگ سے کیا حاصل ہوا ہے؟ جنگ تو خود مسئلے پیدا کرتی ہے وہ مسئلوں کا حل بالکل نہیں ہے، یہ بھی حقیقت ہے کہ عالمی سطح پر بدلتی ہوئی صف بندیوں کے درمیان ہندوستان کی خارجہ پالیسی ایک نازک مرحلے سے گزر رہی ہے، ایک طرف امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ تعلقات ہیں تو دوسری طرف ایران اور خلیجی ممالک کے ساتھ اقتصادی مفادات وابستہ ہیں، ایسے میں توازن برقرار رکھنا ایک بڑا چیلنج ہے اور اس پر قومی سطح پر اتفاق رائے پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے، موجودہ حالات میں حکومت کو چاہیے کہ وہ پارلیمنٹ میں مکمل مباحث کرائے اور اپوزیشن کے سوالات کا جواب دے، اس سے نہ صرف جمہوری عمل مضبوط ہوگا بلکہ ملک کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے ایک متحد حکمت عملی بھی سامنے آئے گی، کیونکہ مضبوط جمہوریت وہی ہوتی ہے جہاں اختلاف رائے کو دبایا نہیں جاتا بلکہ اسے سن کر بہتر فیصلے کیے جاتے ہیں، مشرق وسطی کا جاریہ بحران وقتی محسوس نہیں ہوتا، اس کے اثرات طویل عرصے تک محسوس کیے جاسکتے ہیں، ایسے میں شفاف مباحث اور مشترکہ حکمت عملی ہی وہ راستہ ہے جس سے ملک اس مشکل وقت کا بہتر طور پر مقابلہ کرسکتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ معاشی شعبے میں جو اتھل پتھل چل رہی ہے اس کو قابو میں کرنے کے لیے فوری طور پر اقدامات کیے جائیں، صورتحال قابو سے پوری طرح باہر ہونے سے قبل اس پر توجہ کرتے ہوئے حالات کو معمول پر لانے اور اسکو مستحکم بنانے پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے، ایسے حالات کو زیادہ دیر تک ان دیکھا نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی خاموشی اختیار کرتے ہوئے حالات کو بہتر بنایا جاسکتا ہے اس معاملے میں فوری اقدامات ضروری ہیں۔ بیرونی سرمایہ کار اداروں میں اعتماد برقرار رکھنے اور ڈالر کے مقابلے میں روپیے کی گھٹتی ہوئی قدر کو روکنے پر بھی خصوصی توجہ دی جانی چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے فوری طور پر اقدامات کیے جانے چاہیے کہ عام آدمی کو اس کے اثرات سے ممکنہ حد تک محفوظ رکھا جاسکے، دیگر امور سے زیادہ ان حالات کو بہتر بنانے پر حکومت کو توجہ کرنی چاہیے، معاشی شعبے کا عدم استحکام سارے ملک پر اثر انداز ہوسکتا ہے اور عام آدمی کی زندگی مزید مشکلات کا شکار ہوسکتی ہے، حکومت کو اس معاملے میں حالات قابو سے باہر ہونے سے پہلے حرکت میں آتے ہوئے مؤثر اور جامع اقدامات کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ملک کو کسی بڑے بحران سے بچایا جاسکے۔

مولانا عبداللہ سالم چترویدی کے بیان کا وسیع تر تناظر

افتخار احمد قادریدی

ہندوستان کی معاصر سیاست ایک ایسے نازک موڑ پر کھڑی ہے جہاں الفاظ محض اظہار کا ذریعہ نہیں رہتے بلکہ ہتھیار بن جاتے ہیں۔ یہ وہ دور ہے جس میں بیانیہ سازی (Narrative Building) خود ایک طاقت ہے، اور جو اس طاقت کو کنٹرول کرتا ہے وہی عوامی ذہنوں کی سمت متعین کرتا ہے۔ میڈیا، سیاسی جماعتیں اور سماجی پلیٹ فارمز سب کے سب اس بیانیہ کی جنگ میں مصروف ہیں۔ ایسے میں اگر کوئی دینی یا علمی شخصیت کسی حساس موضوع پر لب کشائی کرے تو اس کے الفاظ کو سننے سے پہلے ہی ان کا فیصلہ کرلیا جاتا ہے اور یہی وہ فضا ہے جس میں مولانا عبداللہ سالم چترویدی کا بیان ایک معمولی تقریر سے نکل کر ایک قومی قضیہ بن گیا۔ یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ ہندوستان میں گائے کا مسئلہ محض ایک جانور کا مسئلہ نہیں بلکہ ایک مذہبی، ثقافتی اور سیاسی علامت بن چکا ہے۔ گئو ماتا کا تصور ہندو دھرم میں تقدیس کا حامل ہے اور اسی بنیاد پر کئی ریاستوں میں سخت قوانین نافذ کیے گئے ہیں۔ خاص طور پر یوگی آدتیہ ناتھ کی حکومت میں اس حوالے سے سخت گیر پالیسیوں کا نفاذ دیکھنے میں آیا، جہاں گائے کے تحفظ کو قانون اور طاقت دونوں کے ذریعے یقینی بنانے کی کوشش کی گئی۔ ایسے بیانات بھی سامنے آئے جن میں سخت سزاؤں کی بات کی گئی، جنہوں نے ماحول کو مزید حساس بنا دیا۔ اسی پس منظر میں مولانا عبداللہ سالم چترویدی نے بہار کے ایک پروگرام میں گفتگو کرتے ہوئے گئو ماتا کے تصور کو بنیاد بنا کر ایک منطقی سوال اٹھایا۔ ان کا استدلال یہ تھا کہ اگر گائے کو واقعی ماں کا درجہ دیا جاتا ہے تو پھر اس اصطلاح کے حقیقی مفہوم کو قبول کرنے میں تذبذب کیوں؟ ان کی بات دراصل ایک فکری تضاد کو نمایاں کرنے کی کوشش تھی، نہ کہ کسی کی ذاتی یا نسبی توہین۔ یہ ایک علمی اندازِ بیان تھا، جس میں مذہبی اصطلاح کو اس کے منطقی انجام تک لے جایا گیا۔ مگر افسوس کہ ہمارے یہاں سننے کا کلچر تقریباً ختم ہوچکا ہے اور ردِعمل کا کلچر غالب آچکا ہے۔ میڈیا کے ایک بڑے حصے نے مولانا کے بیان کو سیاق وسباق سے کاٹ کر پیش کیا۔ ایک مکمل جملے کو آدھا دکھایا گیا، اس کی تعبیر بدل دی گئی اور پھر اسے اس انداز میں پیش کیا گیا کہ گویا یہ ایک کھلی توہین ہے۔ یوں ایک فکری نکتہ ایک اشتعال انگیز بیان میں تبدیل ہوگیا اور عوامی جذبات کو اس طرح ابھارا گیا کہ حقیقت کہیں پس منظر میں چلی گئی۔

یہ پہلا موقع نہیں کہ میڈیا پر اس نوعیت کے الزامات لگے ہوں۔ ہندوستانی میڈیا کا ایک حصہ طویل عرصے سے ٹرائل بائے میڈیا کے رجحان کا شکار ہے، جہاں عدالت سے پہلے فیصلے سنا دیے جاتے ہیں اور عوامی ذہن کو اس انداز میں تیار کیا جاتا ہے کہ اصل حقیقت تک پہنچنے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہو۔ مولانا عبداللہ سالم چترویدی کے معاملے میں بھی یہی ہوا۔ ان کے بیان کو نہ صرف توڑا مروڑا گیا بلکہ اس کے گرد ایک ایسا بیانیہ کھڑا کیا گیا جس میں ان کی نیت، ان کی شخصیت اور ان کے پس منظر سب کو مشکوک بنا دیا گیا۔ جب یہ معاملہ شدت اختیار کر گیا اور ملک بھر میں موضوعِ بحث بن گیا تو مولانا نے نہایت سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے بیان کی وضاحت پیش کی۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کا مقصد کسی فردِ واحد کی توہین نہیں تھا بلکہ وہ ایک اصولی بات کو بیان کررہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے معافی بھی طلب کی، جو نہ صرف ان کی اخلاقی ذمہ داری کا اظہار تھا بلکہ ان کی سنجیدگی اور معاملہ فہمی کی دلیل بھی تھی۔ انہوں نے یہ پیغام دیا کہ اگر ان کے الفاظ سے کسی کے جذبات مجروح ہوئے ہیں تو وہ اس پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

لیکن اس تمام تر وضاحت اور معذرت کے باوجود جو رویہ سامنے آیا وہ ایک سوالیہ نشان ہے۔ کیا اس ملک میں معافی کی کوئی وقعت باقی نہیں رہی؟ کیا وضاحت کی کوئی حیثیت نہیں رہی؟ یا پھر مسئلہ صرف یہ ہے کہ بولنے والا کون ہے؟ اگر یہی بات کوئی اور کہتا تو کیا ردِعمل بھی یہی ہوتا؟ یہ وہ سوالات ہیں جو اس پورے معاملے کے بعد شدت سے ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ مزید یہ کہ مولانا کا ماضی بھی اس بحث میں گھسیٹ لیا گیا۔ ان کا تعلق پہلے آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین سے رہا ہے، جو خود ایک متنازع سیاسی جماعت سمجھی جاتی ہے۔ اگرچہ مولانا بعد میں اس جماعت سے الگ ہوچکے تھے، مگر ان کی سابقہ وابستگی کو بنیاد بنا کر ان کے بیان کو ایک مخصوص سیاسی رنگ دینے کی کوشش کی گئی۔ یہ طرزِ عمل اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ہمارے یہاں افراد کو ان کے خیالات سے زیادہ ان کی شناخت کی بنیاد پر پرکھا جاتا ہے۔ اس پورے واقعے کا ایک اور پہلو بھی نہایت اہم ہے اور وہ ہے ریاستی ردِعمل۔ جب کسی بیان کو بنیاد بنا کر کسی فرد کے خلاف سخت کارروائی کی جاتی ہے تو یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ آیا اس میں انصاف کے تقاضے پورے کیے گئے یا نہیں۔ اگر ایک ضعیف اور کمزور شخص پر تشدد کی خبریں سامنے آتی ہیں تو یہ نہ صرف انسانی حقوق کا مسئلہ بنتا ہے بلکہ ریاستی نظام پر بھی سوال اٹھاتا ہے۔ قانون کا نفاذ ضروری ہے، مگر قانون کا استعمال انتقام کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔

یہ معاملہ دراصل اس بڑے بحران کی علامت ہے جس کا شکار آج کا ہندوستانی معاشرہ ہے۔ یہاں اختلاف کو برداشت کرنے کی صلاحیت کم ہوتی جارہی ہے، اور مکالمے کی جگہ محاذ آرائی نے لے لی ہے۔ ہر بات کو مذہب، سیاست اور شناخت کے چشمے سے دیکھا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں نہ صرف حقیقت مسخ ہوتی ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی بھی متاثر ہوتی ہے۔ مولانا عبداللہ سالم چترویدی کا بیان اپنی اصل میں ایک فکری سوال تھا، جسے ایک سیاسی ہنگامہ بنا دیا گیا۔ ان کی وضاحت اور معافی اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ تصادم کے نہیں بلکہ تفہیم کے قائل ہیں۔ مگر اس کے باوجود جو ردِعمل سامنے آیا وہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ہمارے معاشرے میں سنجیدہ گفتگو کی گنجائش کم ہوتی جارہی ہے۔ ہم بیانیہ سازی کے اس کھیل کو سمجھیں، میڈیا کی پیش کردہ ہر خبر کو آنکھ بند کر کے قبول نہ کریں، اور ہر بیان کو اس کے مکمل سیاق وسباق کے ساتھ دیکھیں۔ انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ ہم نہ صرف سچ کو تلاش کریں بلکہ اسے قبول کرنے کا حوصلہ بھی پیدا کریں۔ ورنہ یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا، اور ہر نیا بیان ایک نیا تنازع جنم دیتا رہے گا، جس میں سچ سب سے پہلے قربان ہوگا۔

غزل

مرے خوابوں کی بستی میں تمہارا حکم چلتا ہے
جہاں دیکھوں وہاں، اے جاں! تمہارا حکم چلتا ہے

محبت کی عدالت میں کوئی منطق نہیں چلتی
یہاں دل کے قبیلے میں تمہارا حکم چلتا ہے

ستارے توڑ لانے کی ضرورت ہی نہیں ہم کو
ہماری چشمِ گریاں میں تمہارا حکم چلتا ہے

خیالوں کے نگر میں بھی کوئی تالا نہیں لگتا
مگر سوچوں کے زنداں میں تمہارا حکم چلتا ہے

ہمیں دنیا کی رسموں سے بھلا کیا کام ہے پیارے
وفا کے اس گلستاں میں تمہارا حکم چلتا ہے

انیس اب خود سے بھی کوئی تقاضا کر نہیں سکتے
کہ اب تو روح و ایماں میں تمہارا حکم چلتا ہے

انیس الرحمان

طلاق کے دہانے سے واپسی

ٹوٹتے رشتے کو تھام لینے کی داستان

مفتی اشفاق قاضی

یہ ۲۰۲۰ کی بات ہے، ایک ایسے شخص سے ملاقات ہوئی جس کی آنکھوں میں نیند نہیں، دل میں سکون نہیں، اور زندگی سے امید تقریباً ختم ہوچکی تھی، وہ اپنی ازدواجی زندگی کے بوجھ تلے اس قدر دب چکا تھا کہ الفاظ بھی اس کے درد کا ساتھ چھوڑ رہے تھے، گفتگو کے دوران کئی بار ایسا لگا جیسے وہ تھک کر زندگی سے ہی کنارہ کشی اختیار کرلینا چاہتا ہو، کسی نے اسے فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر کا راستہ دکھایا، مگر اس کی اپنی مجبوریاں تھیں، طے یہ پایا کہ رات کے سناٹے میں، جب دنیا سو رہی ہو، ہم بیٹھ کر اس کے دل کا بوجھ ہلکا کریں گے، چنانچہ عشاء کے بعد نشست شروع ہوئی اور وقت کا احساس جیسے ختم سا گیا، پی ایک نشست فجر تک جا پہنچی اور دوسری میں رات کے ڈھائی تین بج گئے، پھر گھر آکر تھوڑی دیر کے لیے آنکھ لگی اور فجر کے بعد دوبارہ گفتگو شروع ہوگئی، یوں لگا جیسے ایک نہیں، کئی راتیں اس ایک مسئلے کے گرد گھوم رہی ہوں، اصل مسئلہ صرف ایک ازدواجی جھگڑا نہیں تھا، اس کے پیچھے ایک پوری زندگی کی کہانی تھی، یہ شخص جسے ہم خالد (فرضی) نام سے جانتے ہیں، ایک پیچیدہ خاندانی پس منظر سے گزر رہا تھا، اس کی والدہ کی پہلی شادی ناکام ہوئی، اختلافات نے طلاق کی صورت اختیار کی، اسی دوران خالد پیدا ہوا، بعد میں والدہ نے ایک مسلمان شخص سے نکاح کیا اور خود بھی اسلام قبول کرلیا، مگر خالد پر کبھی جبر نہیں کیا گیا، خالد نے شعور کی آنکھ کھولی تو خود اسلام کی طرف مائل ہوا، ایک اسلامی ماحول ایک باحیا فضا اور پھر ایک دفتر میں کام کرنے والی لڑکی سے محبت، مگر یہ محبت صرف جذبات تک محدود نہ رہی، بلکہ اسے دین کی طرف لے گئی، اس نے اسلام کو سمجھا، سیکھا اور دل سے قبول کرلیا، دونوں اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے، ذہین تھے، اور آئی آئی ٹی جیسے اداروں سے وابستہ تھے، نکاح ہوا، ایک خوبصورت آغاز، مگر جلد ہی یہ آغاز اختلافات میں بدلنے لگا، مسئلہ یہ تھا کہ تعلیم تو تھی مگر مزاج کو سمجھنے کی صلاحیت کم تھی، ایک دوسرے کی فطرت، مرد و عورت کے نفسیاتی فرق، اور ازدواجی زندگی کے تقاضے، یہ سب کہیں نہ کہیں نظر انداز ہورہے تھے، گھر میں ساس اور نندیں بھی تھیں، جو دین کی پابند تھیں، یہاں سے ایک نیا باب شروع ہوا، ساس اور بہو کے اختلافات، بات یہاں تک پہنچی کہ بیوی نے الگ رہائش کا مطالبہ کیا، شوہر نے مان لیا، مگر کیا واقعی مسئلہ حل ہوا؟ نہیں! الگ گھر بھی سکون نہ لا سکا، کھانے پر اختلاف، کپڑوں پر اختلاف، بچے کی تربیت پر اختلاف اور یوں چھوٹی چھوٹی باتیں ایک بڑے طوفان میں بدل گئیں، اس رات ہم نے خالد کو بس سنا، پورے ڈھائی تین گھنٹے بغیر ٹوکے، بغیر فیصلہ سنائے، اس کے ہر لفظ کو، ہر شکوے کو، ہر درد کو نمبر وار نوٹ کیا۔ اس کے مطابق مسائل یہ تھے "بیوی بات مکمل سننے سے پہلے ہی ٹوک دیتی ہے، بہت زیادہ بحث و تکرار اور خاص طور پر اس کی فیملی کے خلاف رویہ، شوہر کی بات نہ ماننا اور نافرمانی کا رویہ، توہم پرستی جیسے لیموں مرچی بابا کے در پر حاضری وغیرہ پر اعتماد، جوائنٹ فیملی میں رہنے سے انکار اور علیحدہ رہائش پر اصرار، گھر کے کاموں میں عدم دلچسپی، ملازمین سے بھی درست کام نہ لینا، غیر ضروری خریداری، مگر شوہر کی ضروریات سے غفلت، بچے کی تربیت میں کوتاہی، کارٹون اور سونے میں مصروف رکھنا، زندگی میں ڈسپلن کی کمی اور سستی، شوہر کی صحت اور میڈیکل رپورٹس سے بے توجہی، ضد اور غرور، بات نہ ماننے کا رویہ، موبائل پر حد سے زیادہ رازداری، پاس ورڈز وغیرہ کا مسئلہ"، جب اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہوگیا، تو پھر گفتگو کا دوسرا مرحلہ شروع ہوا، جہاں راقم الحروف نے اللہ کے بنائے ہوئے نظام کو سمجھایا، مرد اور عورت کے مزاج کو، ان کی فطرت، ان کے جذبات، اور ازدواجی زندگی کی حقیقتوں پر بات کی، میں نے انہیں بتایا کہ 100 فیصد کامل و مکمل کوئی انسان یا کوئی رشتہ دنیا میں نہیں ہوتا، زیادہ توقعات، سخت رویہ، اور ہر بات کو اصول بنالینا، یہی رشتوں کے لیے سم قاتل ہے ان رویوں سے رشتے جڑتے نہیں ٹوٹ جاتے ہیں، دو گھنٹے کی اس رہنمائی کے بعد، وہ شخص جو طلاق کا فیصلہ لے کر آیا تھا، اچانک رک گیا، اس نے اپنے ہی فیصلے پر سوال اٹھایا، اس کے چہرے پر نرمی آئی، آنکھوں میں نمی اور دل میں رشتہ سمجھ کر نبھانے کی ایک نئی امید، اس نے کہا "میں طلاق نہیں دوں گا، میں اس رشتے کو بچانے کی کوشش کروں گا"، یہ لمحہ صرف ایک فیصلے کی تبدیلی نہیں تھا، یہ ایک گھر کے بچ جانے کا لمحہ تھا، حیرت کی بات یہ ہے کہ اس پورے عمل میں بیوی سے ایک لفظ بھی بات نہیں ہوئی، صرف شوہر کی رہنمائی، اس کی سوچ کی درستگی اور اس کے زاویہ نظر کی تبدیلی نے پورا منظر بدل دیا، الحمدللہ، یہ ایک ایسا معاملہ تھا جو بظاہر ٹوٹنے کے قریب تھا، مگر صحیح وقت پر صحیح رہنمائی نے اسے سنبھال لیا اور ایک گھر اجڑنے سے بچ گیا، آج ہمارے معاشرے میں بے شمار خالد موجود ہیں اور ان کے گھروں میں خاموش طوفان چل رہے ہیں، اکثر لوگ انا، لاعلمی اور غلط فہمی کی وجہ سے ایسے فیصلے کرلیتے ہیں جن کا خمیازہ پوری زندگی بھگتنا پڑتا ہے، اگر آپ بھی کسی ازدواجی یا خاندانی مسئلے سے گزر رہے ہیں، تو خدارا خاموش نہ رہیں اور نہ ہی جلد بازی میں کوئی فیصلہ کریں، فیملی فرسٹ گائیڈنس سینٹر جیسے ادارے آپ کی رہنمائی کے لیے موجود ہیں، ایک ملاقات، چند گھنٹوں کی گفتگو سے ان شاء اللہ آپ کی زندگی کا رخ بدل سکتا ہے، یاد رکھیں، ہر ٹوٹتا رشتہ بچ سکتا ہے اگر وقت پر سمجھ، صبر اور صحیح رہنمائی مل جائے۔ ٹوٹتے ہوئے رشتے کو بچانا اور اسے دوبارہ مضبوط بنانا ایک صبر طلب کام ہے، جس کے لیے دونوں طرف سے احساس اور کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر آپ کسی اہم رشتے کو تھامنا چاہتے ہیں، تو درج ذیل اقدامات مددگار ثابت ہوسکتے ہیں: اکثر رشتے غلط فہمیوں کی وجہ سے ٹوٹتے ہیں۔ دل کی بات کھل کر بیان کریں اور دوسرے کا موقف بھی بغیر کسی فیصلے (judgment) کے سنیں۔ اگر آپ سے کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو اس پر معذرت کرنے میں دیر نہ کریں۔ انا (Ego) رشتوں کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ رشتوں کو اتنی غلطیاں کمزور نہیں کرتیں جتنی بدگمانیاں اور شک۔ کسی بھی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے تصدیق ضرور کریں۔ پرانی تلخ یادوں اور باتوں کو بار بار دہرانے سے زخم تازہ رہتے ہیں۔ اگر رشتہ بچانا مقصود ہے تو معاف کرنا اور آگے بڑھنا سیکھیں۔ جدید دور کی مصروفیات میں ہم رشتوں کو وقت دینا بھول جاتے ہیں۔ معیاری وقت (Quality Time) گزارنے سے تعلق میں دوبارہ گرمجوشی پیدا ہوتی ہے۔ ایک بار جب بھروسہ ٹوٹ جائے تو اسے دوبارہ قائم کرنے میں وقت لگتا ہے۔ اپنی باتوں اور عمل سے ثابت کریں کہ آپ اس رشتے کے لیے سنجیدہ ہیں۔ کبھی کبھی کچھ رشتے اس لیے ٹوٹتے ہیں کہ اللہ آپ کو ان سے بچانا چاہتا ہے۔ اگر آپ کی تمام تر کوششوں کے باوجود دوسرا شخص ساتھ چلنے کو تیار نہ ہو، تو اپنی ذہنی سکون کی خاطر اسے خوش دلی سے الوداع کہہ دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔ کیا آپ کسی خاص رشتے (مثلاً میاں بیوی، دوست یا بہن بھائی) کے حوالے سے مشورہ چاہتے ہیں؟

کانگریس نے آسام کی روح، شان، شناخت اور سلامتی سے کھلواڑ کیا: وزیر اعظم

وزیر اعظم بدھ کے روز انتخابی مہم کے سلسلے میں آسام کے دورے پر تھے، جہاں انہوں نے بڑی عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ برسوں میں ڈبل انجن حکومت نے ریاست کی ترقی کو نئی رفتار دی ہے

وزیر اعظم بدھ کے روز انتخابی مہم کے سلسلے میں آسام کے دورے پر تھے، جہاں انہوں نے بڑی عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ برسوں میں ڈبل انجن حکومت نے ریاست کی ترقی کو نئی رفتار دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکز اور ریاست میں ایک ہی جماعت کی حکومت ہونے سے ترقیاتی منصوبوں کو تیزی سے آگے بڑھایا گیا ہے اور اس کا فائدہ براہ راست عوام کو پہنچا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے آسام کے ضلع بسوناتھ میں ایک بڑے عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے آئندہ اسمبلی انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی جیت کا دعویٰ کیا اور کانگریس پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس نے دہائیوں تک آسام کی روح، شان، شناخت اور سلامتی کے ساتھ کھلواڑ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست میں تیسری مرتبہ حکومت بنانے کا یقین ترقیاتی کاموں اور عوامی اعتماد کی بنیاد پر قائم ہے۔ وزیر اعظم بدھ کے روز انتخابی مہم کے سلسلے میں آسام کے دورے پر تھے، جہاں انہوں نے بڑی عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ برسوں میں ڈبل انجن حکومت نے ریاست کی ترقی کو نئی رفتار دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرکز اور ریاست میں ایک ہی جماعت کی حکومت ہونے سے ترقیاتی منصوبوں کو تیزی سے آگے بڑھایا گیا ہے اور اس کا فائدہ براہ راست عوام کو پہنچا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ آزادی کے بعد کانگریس نے اقتدار کے لیے آسام کے مفادات کو نظر انداز کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس نے ووٹ بینک کی سیاست کے لیے غیر قانونی دراندازی کو فروغ دیا اور اس کے نتیجے میں ریاست کی لاکھوں بیگھا زمین پر غیر قانونی قبضے ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ باہر سے آنے والے لوگ جہاں چاہتے بستیاں بساتے رہے اور حکومت خاموش تماشائی بنی رہی، جس سے آسام کی شناخت اور ثقافت کو نقصان پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ ملک جانتا ہے کہ انڈین نیشنل کانگریس ترقی مخالف رہی ہے اور بدعنوانی کو فروغ دیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آسام میں کانگریس کی پالیسیوں نے نہ صرف زمینوں پر قبضوں کو بڑھایا بلکہ جنگلات، محفوظ علاقوں اور ایک سینگ والے گینڈوں کے تحفظ کو بھی خطرے میں ڈال دیا۔ ان کے مطابق موجودہ حکومت نے غیر قانونی قبضوں کے خلاف سخت کارروائی کی ہے اور ریاست کی زمین کو آزاد کرایا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بی جے پی اور این ڈی اے کو ملک بھر میں حمایت اس لیے مل رہی ہے کیونکہ یہ اتحاد ترقی کے ساتھ ساتھ ثقافتی ورثے کے تحفظ کو بھی یقینی بناتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کو ملک کی تاریخ اور ورثے سے نفرت رہی ہے جبکہ موجودہ حکومت قومی ہیروز کا احترام کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آسام کے عوام بھپین ہزاریکا کی خدمات کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے بھپین ہزاریکا کو بھارت رتن سے نوازا جبکہ کانگریس کے کچھ رہنماؤں نے اس کا مذاق اڑایا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ موجودہ حکومت سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر ان تمام شخصیات کا احترام کرتی ہے جنہوں نے ملک کی ترقی میں کردار ادا کیا۔ وزیر اعظم نے نوجوانوں کے کردار پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ترقی یافتہ آسام کی تعمیر میں نوجوانوں کا کردار انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہتر سڑکیں، جدید پل اور جدید ریل رابطہ نہ صرف صنعتوں کو فروغ دیتے ہیں بلکہ زراعت اور سیاحت کے شعبوں کو بھی مضبوط بناتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہی وہ شعبے ہیں جہاں نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دس سال پہلے آسام آنے والے افراد ریاست کی پسماندگی دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے، لیکن آج صورتحال بدل چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج آسام میں سڑکوں اور انفراسٹرکچر کی ترقی دیکھ کر لوگ مثبت حیرت کا اظہار کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دنیا نے حال ہی میں آسام کے ایسے ہائی ویز بھی دیکھے ہیں جہاں لڑاکا طیارے بھی اتر سکتے ہیں، جو ریاست کی ترقی کا واضح ثبوت ہے۔ نریندر مودی نے کہا کہ حکومت برہم پتر ندی کے نیچے سے سڑک اور ریل سرنگ بنانے کا منصوبہ بھی شروع کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس دوہری سرنگ کی تعمیر پر تقریباً اٹھارہ ہزار چھ سو باسٹھ کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ ان کے مطابق اس منصوبے سے ریاست میں روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے اور نقل و حمل میں آسانی آئے گی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ آسام خام تیل کی پیداوار میں نئے ریکارڈ قائم کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پٹرول، ڈیزل اور گیس کی پیداوار میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے، جس سے ملک کی توانائی کی ضروریات پوری کرنے میں مدد مل رہی ہے۔

بھارت ایک قابل اعتماد شراکت دار

یورپی پارلیمنٹ کی سینئر رکن اینجلیکا نیبلر کا بیان

نئی دہلی: یورپی پارلیمنٹ کی سینئر رکن اور بھارت کے ساتھ تعلقات کی سربراہ اینجلیکا نیبلر نے بھارت کو ایک "قابلِ اعتماد اور بھروسے مند شراکت دار" قرار دیتے ہوئے دونوں فریقین کے درمیان بڑھتے ہوئے اسٹریٹجک تعلقات پر زور دیا ہے۔ اپنے بیان میں نیبلر نے کہا کہ یورپی یونین اور بھارت کئی اہم عالمی اور علاقائی امور پر ایک ہی صفحے پر ہیں، اور دونوں کے درمیان تعاون مسلسل مضبوط ہو رہا ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب بھارت اور یورپی یونین کے درمیان حال ہی میں ایک تاریخی آزاد تجارتی معاہدہ طے پایا ہے، جسے دونوں اطراف نے تعلقات میں ایک بڑا سنگِ میل قرار دیا ہے۔ ماہرین کے مطابق یورپ بھارت کو ایک مستحکم اور قابلِ اعتماد پارٹنر کے طور پر دیکھ رہا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب عالمی سطح پر جغرافیائی سیاسی کشیدگیاں بڑھ رہی ہیں اور سپلائی چینز میں غیر یقینی صورتحال پیدا ہو رہی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ بھارت اور یورپی یونین کے درمیان بڑھتی ہوئی قربت نہ صرف تجارت بلکہ دفاع، ٹیکنالوجی اور توانائی جیسے شعبوں میں بھی تعاون کو وسعت دے رہی ہے، جس سے دونوں خطوں کے تعلقات ایک نئے مرحلے میں داخل ہو رہے ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی اور عالمی توانائی بحران کے تناظر میں ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت اپنی وسیع شمسی توانائی کی صلاحیت کو قومی سلامتی کے ایک اہم ستون میں تبدیل کر سکتا ہے، جس سے نہ صرف توانائی کا استحکام بڑھے گا بلکہ جغرافیائی سیاسی خطرات بھی کم ہوں گے۔ رپورٹس کے مطابق بھارت اس وقت اپنی توانائی ضروریات کے لیے بڑی حد تک درآمدات، خصوصاً مغربی ایشیا پر انحصار کرتا ہے، جس کے باعث عالمی تنازعات کا براہِ راست اثر اس کی معیشت اور سپلائی چین پر پڑتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ شمسی توانائی اس انحصار کو کم کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔

چنڈی گڑھ میں بی جے پی دفتر کے باہر زوردار دھماکہ

کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹے، علاقے میں خوف و ہراس

عینی شاہدین کے مطابق دھماکے کی آواز دور تک سنی گئی جس کے بعد مقامی لوگ گھبرا کر گھروں اور دکانوں کی طرف بھاگتے نظر آئے۔ دفتر کے باہر کھڑی گاڑیوں پر دھماکے کے اثرات واضح طور پر دیکھے گئے جبکہ قریبی عمارتوں کی دیواروں پر بھی نشانات پائے گئے۔ پولیس نے احتیاطی طور پر علاقے کو خالی کروا کر سکیورٹی مزید سخت کر دی ہے۔ چنڈی گڑھ کے سیکٹر 37 میں واقع بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دفتر کے باہر منگل کی شام تقریباً پانچ بجے زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی، جس کے بعد پورے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ دھماکہ اتنا شدید تھا کہ دفتر کی کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے جبکہ قریب کھڑی کئی گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس، فائر بریگیڈ اور فارنسک ٹیمیں فوری طور پر موقع پر پہنچ گئیں اور علاقے کو گھیرے میں لے کر جانچ شروع کر دی۔ عینی شاہدین کے مطابق دھماکے کی آواز دور تک سنی گئی جس کے بعد مقامی لوگ گھبرا کر گھروں اور دکانوں کی طرف بھاگتے نظر آئے۔ دفتر کے باہر کھڑی گاڑیوں پر دھماکے کے اثرات واضح طور پر دیکھے گئے جبکہ قریبی عمارتوں کی دیواروں پر بھی نشانات پائے گئے۔ پولیس نے احتیاطی طور پر علاقے کو خالی کروا کر سکیورٹی مزید سخت کر دی ہے۔ اس معاملے پر پنجاب بی جے پی میڈیا انچارج ونیت جوشی نے بتایا کہ شام تقریباً پانچ بجے اچانک زوردار آواز سنائی دی، جس کے بعد دیکھا گیا کہ دفتر کی کچھ کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ چکے ہیں اور آس پاس کھڑی گاڑیوں پر بھی اثرات نظر آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دھماکے کی اصل وجہ کا پتہ لگانے کے لیے پولیس اور دیگر ادارے تحقیقات کر رہے ہیں اور جلد ہی صورتحال واضح ہو جائے گی۔ واقعے کے بعد مقامی پولیس کے سینئر افسران موقع پر پہنچ گئے اور آس پاس کے علاقوں میں لگے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی جانچ شروع کر دی گئی ہے۔ پولیس یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ دھماکے سے قبل یا بعد میں کوئی مشکوک سرگرمی تو نہیں ہوئی۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق موٹر سائیکل سوار افراد کے ملوث ہونے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے، تاہم اس کی باضابطہ تصدیق ابھی نہیں کی گئی۔ پولیس نے پورے شہر میں الرٹ جاری کرتے ہوئے حساس مقامات پر نگرانی بڑھا دی ہے۔ دھماکے میں کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی، تاہم املاک کو نقصان پہنچنے سے علاقے میں خوف کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ واقعے کی مکمل تحقیقات جاری ہیں اور جلد ہی دھماکے کی اصل وجہ سامنے لائی جائے گی۔

منی پور میں امن عمل تیز کرنے پر زور، وزیر داخلہ کی وزیر اعلیٰ کھیم چند سنگھ سے ملاقات

حکام کے مطابق وزیر اعلیٰ کھیم چند سنگھ خصوصی طور پر منی پور کی صورتحال پر بات چیت کے لیے نئی دہلی پہنچے تھے۔

حکام کے مطابق وزیر اعلیٰ کھیم چند سنگھ خصوصی طور پر منی پور کی صورتحال پر بات چیت کے لیے نئی دہلی پہنچے تھے۔ ملاقات کے دوران مرکزی وزیر داخلہ نے ریاست میں امن و امان کی صورتحال کا جائزہ لیا اور حکومت کی جانب سے شروع کی گئی امن پہلوں کو مزید تیز کرنے کی ہدایت دی۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے منی پور کے وزیر اعلیٰ یومن کھیم چند سنگھ سے ملاقات کے دوران ریاست میں جاری امن عمل کو تیز کرنے، مختلف برادریوں کے درمیان ہم آہنگی کو مضبوط بنانے اور نسلی تشدد سے متاثر بے گھر افراد کی بازآبادکاری کو ترجیح دینے پر زور دیا۔ یہ ملاقات نئی دہلی میں پارلیمنٹ ہاؤس کمپلیکس میں ہوئی، جہاں دونوں لیڈروں نے ریاست کی موجودہ سکیورٹی صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ حکام کے مطابق وزیر اعلیٰ کھیم چند سنگھ خصوصی طور پر منی پور کی صورتحال پر بات چیت کے لیے نئی دہلی پہنچے تھے۔ ملاقات کے دوران مرکزی وزیر داخلہ نے ریاست میں امن و امان کی صورتحال کا جائزہ لیا اور حکومت کی جانب سے شروع کی گئی امن پہلوں کو مزید تیز کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ مختلف کمیونٹیز کے درمیان بڑھتی ہوئی ہم آہنگی کو برقرار رکھنا انتہائی ضروری ہے تاکہ ریاست میں پائیدار امن قائم کیا جا سکے۔ ذرائع کے مطابق امت شاہ نے منی پور میں سکیورٹی انتظامات کو مزید مضبوط بنانے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ کو ہدایت دی کہ تشدد سے متاثر علاقوں میں اعتماد سازی کے اقدامات کو فروغ دیا جائے اور مقامی سطح پر بات چیت کے ذریعے تنازعات کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے ساتھ ہی مرکزی وزیر داخلہ نے ریاست کے لیے منی پور رائفلز کی ایک نئی یونٹ، خواتین انڈیا ریزرو بٹالین کے قیام کے لیے اصولی منظوری بھی دی اور اس سلسلے میں باضابطہ تجویز پیش کرنے کو کہا۔ ملاقات کے دوران نسلی تشدد سے متاثر اندرونی طور پر بے گھر افراد کی بازآبادکاری پر بھی خصوصی گفتگو ہوئی۔ مرکزی وزیر داخلہ نے واضح کیا کہ متاثرہ خاندانوں کی بحالی حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ مرکز اس عمل میں مکمل تعاون فراہم کرے گا تاکہ متاثرہ افراد جلد از جلد معمول کی زندگی کی طرف لوٹ سکیں۔ اس سے قبل 22 فروری کو بھی وزیر اعلیٰ کھیم چند سنگھ نے نائب وزرائے اعلیٰ کے ہمراہ مرکزی وزیر داخلہ سے ملاقات کی تھی، جس میں ریاست میں امن بحالی اور بے گھر افراد کی بازآبادکاری سے متعلق امور پر تفصیلی گفتگو ہوئی تھی۔ حکام کے مطابق اس دوران مرکز نے ریاستی حکومت کے اقدامات کا جائزہ لیا اور امن و استحکام کے لیے مکمل تعاون کا یقین دلایا تھا۔ حکام کا کہنا ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والی مخلوط حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد ریاستی انتظامیہ نے مختلف برادریوں کے درمیان اعتماد سازی کے لیے متعدد پروگرام شروع کیے ہیں۔ ان اقدامات کا مقصد سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینا اور کشیدگی کو کم کرنا ہے۔ وزیر اعلیٰ کی نئی دہلی کا یہ تیسرا دورہ ہے، جو انہوں نے عہدہ سنبھالنے کے بعد کیا ہے۔ اس دوران انہوں نے صدر، وزیر اعظم اور دیگر مرکزی وزراء سے بھی ملاقاتیں کیں، جن میں ریاست کی ترقی، امن بحالی اور متاثرہ علاقوں کی بحالی جیسے اہم امور زیر بحث آئے۔

بھارت کی سست توانائی منتقلی حکمت عملی ثابت ہوئی دانشمندانہ فیصلہ

نئی دہلی: بھارت کی توانائی کے شعبے میں نسبتاً سست منتقلی کو اب ماہرین ایک دانشمندانہ حکمت عملی قرار دے رہے ہیں، جس نے عالمی توانائی بحران اور جغرافیائی سیاسی عدم استحکام کے دوران ملک کو مستحکم رکھا۔ ایک حالیہ تجزیے کے مطابق، جہاں کئی ممالک نے تیزی سے گیس اور دیگر درآمدی ایندھن پر انحصار بڑھایا، وہیں بھارت نے محتاط انداز اپناتے ہوئے توانائی کے شعبے میں توازن برقرار رکھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عالمی منڈی میں گیس کی فراہمی متاثر ہونے کے باوجود بھارت کو شدید جھٹکا نہیں لگا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بھارت نے قدرتی گیس کے استعمال کو تیزی سے بڑھانے کے بجائے محدود رکھا، جو اب ایک فائدہ ثابت ہوا ہے کیونکہ مغربی ایشیا میں کشیدگی کے باعث ایل این جی سپلائی متاثر ہوئی ہے۔ ایسے حالات میں بھارت نے گیس کو بجلی کے بجائے کھاد اور شہری استعمال کے لیے ترجیح دی، جس سے معاشی استحکام برقرار رکھنے میں مدد ملی۔ ماہرین کے مطابق توانائی کی پالیسی صرف ماحولیاتی اہداف کے مطابق نہیں بلکہ قابلِ اعتماد، سستی اور جغرافیائی خطرات کو مدنظر رکھ کر بنائی جانی چاہیے۔ بھارت کی حکمت عملی اسی اصول پر مبنی رہی، جس میں جلد بازی کے بجائے تدریجی پیش رفت کو ترجیح دی گئی۔ مزید یہ کہ بھارت نے تیل اور گیس پر انحصار بڑھانے کے بجائے طویل مدتی حل کے طور پر جوہری توانائی کی جانب رخ کیا ہے۔ 2025 میں منظور کیے گئے "شانتی بل" کے ذریعے اس شعبے میں نجی سرمایہ کاری کی راہ ہموار کی گئی، تاکہ مستقبل میں مستحکم اور مقامی توانائی ذرائع کو فروغ دیا جا سکے۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ بھارت نے نہ صرف درآمدی ایندھن پر حد سے زیادہ انحصار سے بچاؤ کیا بلکہ پرانے تھرمل پلانٹس کو بھی برقرار رکھا، جس سے توانائی کی فراہمی میں تسلسل قائم رہا۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ توانائی کی منتقلی میں کامیابی تیزی میں نہیں بلکہ استحکام میں ہوتی ہے، اور بھارت کی مثال ظاہر کرتی ہے کہ محتاط اور مرحلہ وار حکمت عملی طویل مدت میں زیادہ مؤثر ثابت ہو سکتی ہے۔

تلنگانہ میں آج سے 50 ہزار چکن کی دکانیں بند

دکانداروں کی ریاست گیر ہڑتال، جانئے کیوں لیا گیا یہ فیصلہ

دکانداروں کے مطابق گزشتہ دو دہائیوں سے یہی منافع برقرار تھا، جس کی بنیاد پر وہ اپنے اخراجات پورے کر رہے تھے، تاہم حالیہ فیصلے نے ان کے کاروبار کو غیر یقینی صورتحال سے دوچار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کے بل، دکانوں کا کرایہ، ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر اخراجات مسلسل بڑھ رہے ہیں، ایسے میں کم منافع پر کاروبار جاری رکھنا ممکن نہیں رہا۔ تلنگانہ میں چکن فروخت کرنے والے دکانداروں نے منافع میں نمایاں کمی کے خلاف بدھ سے ریاست گیر ہڑتال شروع کر دی ہے، جس کے باعث تقریباً 50 ہزار چکن کی دکانیں بند رہیں گی۔ اس فیصلے کے بعد ریاست بھر میں چکن کی سپلائی متاثر ہونے اور قیمتوں میں اضافے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ دکانداروں کا کہنا ہے کہ پولٹری کمپنیوں نے اچانک منافع میں کمی کر کے انہیں مالی بحران میں دھکیل دیا ہے، جس کے خلاف احتجاج ناگزیر ہو گیا تھا۔ تلنگانہ چکن شاپ اونرز ایسوسی ایشن کے مطابق ریاست بھر میں چھوٹے دکاندار اس ہڑتال میں شامل ہیں جبکہ بڑے کارپوریٹ آؤٹ لیٹس معمول کے مطابق کام جاری رکھیں گے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ پولٹری کمپنیوں نے چکن فروخت پر ملنے والا کمیشن 26 روپے فی کلوگرام سے گھٹا کر 16 روپے فی کلوگرام کر دیا ہے، جس سے دکانداروں کو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دکانداروں کے مطابق گزشتہ دو دہائیوں سے یہی منافع برقرار تھا، جس کی بنیاد پر وہ اپنے اخراجات پورے کر رہے تھے، تاہم حالیہ فیصلے نے ان کے کاروبار کو غیر یقینی صورتحال سے دوچار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کے بل، دکانوں کا کرایہ، ملازمین کی تنخواہیں اور دیگر اخراجات مسلسل بڑھ رہے ہیں، ایسے میں کم منافع پر کاروبار جاری رکھنا ممکن نہیں رہا۔ ایسوسی ایشن کے صدر نیلو تلا شیکھر نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ مہینوں میں چکن کی قیمتوں میں 350 سے 400 روپے تک اضافہ ہوا، لیکن اس کا فائدہ خوردہ دکانداروں کو نہیں ملا۔ ان کا کہنا تھا کہ کمپنیوں نے قیمتیں بڑھائیں مگر دکانداروں کا منافع کم کر دیا، جس سے صورتحال مزید پیچیدہ ہو گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ 16 روپے فی کلوگرام کے منافع پر کاروبار چلانا ناممکن ہے۔ دکانداروں نے مطالبہ کیا ہے کہ موجودہ معاشی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے منافع کو بڑھا کر کم از کم 30 روپے فی کلوگرام کیا جائے تاکہ کاروبار کو جاری رکھا جا سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو ہڑتال طویل ہو سکتی ہے۔ اس ہڑتال کے باعث ریاست کے مختلف بازاروں میں چکن کی سپلائی متاثر ہونے کا امکان ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر دکانیں طویل عرصے تک بند رہیں تو طلب اور رسد میں فرق پیدا ہو سکتا ہے، جس سے قیمتوں میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس صورتحال سے عام صارفین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ دوسری جانب ایسوسی ایشن نے ریاستی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ معاملے میں مداخلت کرے اور چھوٹے دکانداروں اور بڑی پولٹری کمپنیوں کے درمیان مذاکرات کروائے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ جب تک کوئی مثبت حل نہیں نکلتا، ہڑتال جاری رہے گی۔

بھارت اپنی شمسی توانائی کو قومی سلامتی کیلئے ڈھال بنا رہا ہے

مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی اور عالمی توانائی بحران کے تناظر میں بھارت اپنی وسیع شمسی توانائی کی صلاحیت کو قومی سلامتی کے ایک اہم ستون میں تبدیل کر سکتا ہے

نئی دہلی: مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی اور عالمی توانائی بحران کے تناظر میں ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت اپنی وسیع شمسی توانائی کی صلاحیت کو قومی سلامتی کے ایک اہم ستون میں تبدیل کر سکتا ہے، جس سے نہ صرف توانائی کا استحکام بڑھے گا بلکہ جغرافیائی سیاسی خطرات بھی کم ہوں گے۔ رپورٹس کے مطابق بھارت اس وقت اپنی توانائی ضروریات کے لیے بڑی حد تک درآمدات، خصوصاً مغربی ایشیا پر انحصار کرتا ہے، جس کے باعث عالمی تنازعات کا براہِ راست اثر اس کی معیشت اور سپلائی چین پر پڑتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ شمسی توانائی اس انحصار کو کم کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ بھارت کے پاس سال بھر میں تقریباً 300 دھوپ والے دن ہوتے ہیں اور اس کی شمسی توانائی کی مجموعی صلاحیت دنیا میں سب سے زیادہ میں شمار ہوتی ہے، جو اسے توانائی کے میدان میں خود کفالت کی جانب لے جا سکتی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق اگر بھارت بڑے پیمانے پر سولر انفراسٹرکچر، بیٹری اسٹوریج اور گرڈ سسٹمز میں سرمایہ کاری کرے تو وہ نہ صرف اپنی اندرونی توانائی ضروریات پوری کر سکتا ہے بلکہ بحران کے وقت ایک مستحکم اور قابلِ اعتماد سپلائر کے طور پر بھی ابھر سکتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شمسی توانائی کا فروغ صرف ماحولیاتی یا اقتصادی فیصلہ نہیں بلکہ ایک اسٹریٹجک ضرورت بنتا جا رہا ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب تیل اور گیس کی سپلائی عالمی سیاست سے متاثر ہو رہی ہو۔ ماہرین کے مطابق مقامی سطح پر توانائی پیدا کرنے سے نہ صرف درآمدی اخراجات کم ہوں گے بلکہ کسی بھی عالمی بحران، جیسے کہ آبنائے ہرمز میں خلل یا جنگی صورتحال، کے اثرات کو بھی کم کیا جا سکے گا۔ تجزیہ کاروں کا مزید کہنا ہے کہ بھارت اگر اپنی شمسی صلاحیت کو مکمل طور پر استعمال کرے تو یہ اسے توانائی کے میدان میں خود مختار بنانے کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر ایک مضبوط اور بااعتماد شراکت دار کے طور پر بھی پیش کرے گا، جو مستقبل کی جغرافیائی سیاست میں اس کے کردار کو مزید مستحکم کرے گا۔

ٹرمپ بھارت۔ امریکہ تعلقات کو انتہائی اہمیت دیتے ہیں

نئی دہلی۔: امریکہ کے بھارت میں سفیر سرجیو گور نے کہا ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھارت اور امریکہ کے تعلقات کو انتہائی اہمیت دیتے ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے خواہاں ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق سرجیو گور نے اپنے حالیہ بیان میں کہا کہ ٹرمپ ذاتی طور پر بھارت۔ امریکہ تعلقات میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور اسے ایک اہم اسٹریٹجک شراکت داری کے طور پر دیکھتے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ دونوں ممالک کے درمیان قیادت کی سطح پر مضبوط تعلقات، خصوصاً صدر ٹرمپ اور وزیر اعظم نریندر مودی کے درمیان ذاتی ہم آہنگی، دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ سفیر گور کے مطابق امریکہ کا مقصد بھارت کے ساتھ تعلقات کو 21 ویں صدی کی ایک نمایاں اسٹریٹجک شراکت داری میں تبدیل کرنا ہے، جس سے دفاع، توانائی، ٹیکنالوجی اور تجارت سمیت مختلف شعبوں میں باہمی فائدہ حاصل ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان تعاون نہ صرف علاقائی بلکہ عالمی سطح پر بھی استحکام اور ترقی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے، اور مستقبل میں اس شراکت داری کو مزید وسعت دینے کے امکانات موجود ہیں۔ ماہرین کے مطابق بھارت اور امریکہ کے تعلقات گزشتہ دہائی میں ایک وسیع اسٹریٹجک شراکت داری میں تبدیل ہو چکے ہیں، جس میں دفاع، تجارت اور ٹیکنالوجی کے شعبے نمایاں ہیں۔

ایران بحران کے بیچ بھارت کی علاقائی سفارتکاری مضبوط

نئی دہلی: مشرقِ وسطیٰ میں بڑھتی کشیدگی اور توانائی کے عالمی بحران کے دوران بھارت نے اپنی "نیبر ہڈ فرسٹ" پالیسی کے تحت خطے میں سفارتی اور اسٹریٹجک روابط کو مضبوط کرتے ہوئے سری لنکا اور بنگلہ دیش کو توانائی کی فراہمی میں مدد فراہم کی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ایران سے متعلق تنازع کے باعث ایندھن کی سپلائی متاثر ہونے پر بنگلہ دیش اور سری لنکا نے بھارت سے ڈیزل سمیت توانائی سپورٹ کی درخواست کی، جس پر نئی دہلی نے مثبت ردعمل دیتے ہوئے امداد اور سپلائی چین کو مستحکم کرنے کے اقدامات کیے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ اقدام نہ صرف فوری توانائی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہے بلکہ اس کا مقصد خطے میں بھارت کے اسٹریٹجک اثر و رسوخ کو مزید مضبوط کرنا بھی ہے۔ بھارت پہلے ہی جنوبی ایشیا میں بجلی اور توانائی کے تبادلے کا ایک اہم مرکز بن چکا ہے، جہاں کئی ہمسایہ ممالک اس کی سپلائی پر انحصار کرتے ہیں۔ توانائی کے شعبے میں یہ تعاون ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب کئی ایشیائی ممالک شدید قلت کا سامنا کر رہے ہیں اور متبادل ذرائع کی تلاش میں ہیں۔ اس صورتحال نے علاقائی تعاون کی اہمیت کو مزید اجاگر کر دیا ہے، جہاں بھارت ایک قابل اعتماد شراکت دار کے طور پر ابھر رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق بھارت کی یہ حکمت عملی نہ صرف قلیل مدتی بحران سے نمٹنے میں مددگار ہے بلکہ طویل مدت میں جنوبی ایشیا میں اس کے اقتصادی اور جغرافیائی سیاسی کردار کو بھی مستحکم کرے گی، خصوصاً ایسے وقت میں جب عالمی توانائی سپلائی غیر یقینی صورتحال کا شکار ہے۔

مودی حکومت نے راجیہ سبھا سے سی اے پی ایف بل ۲۰۲۶ منظور کرایا

اندرونی سلامتی مضبوط بنانے کی سمت بڑا قدم

نئی دہلی: حکومت نے بدھ کے روز راجیہ سبھا میں مرکزی مسلح پولیس فورسز (جنرل ایڈمنسٹریشن) بل 2026 کو منظور کرا لیا ہے، جسے ملک کی اندرونی سلامتی کو مزید مضبوط بنانے کی سمت اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ بل کی منظوری کے دوران اپوزیشن جماعتوں نے اسے سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجنے کا مطالبہ کیا اور احتجاج کرتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ بھی کیا۔ حکومت نے بدھ کے روز راجیہ سبھا میں مرکزی مسلح پولیس فورسز (جنرل ایڈمنسٹریشن) بل 2026 کو منظور کرا لیا ہے، جسے ملک کی اندرونی سلامتی کو مزید مضبوط بنانے کی سمت اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ بل کی منظوری کے دوران اپوزیشن جماعتوں نے اسے سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجنے کا مطالبہ کیا اور احتجاج کرتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ بھی کیا۔ تاہم حکومت نے بل کو ضروری قرار دیتے ہوئے اسے اکثریت سے منظور کرا لیا۔ بل پر بحث کے دوران امور داخلہ کے وزیر مملکت نتیہ نند رائے نے اپوزیشن کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ بل وفاقی ڈھانچے یا آئین کی روح کے خلاف نہیں بلکہ اسے مزید مضبوط بنانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی مسلح پولیس فورسز مختلف ریاستوں میں ریاستی پولیس اور انتظامیہ کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں، جس سے مرکز اور ریاستوں کے درمیان بہتر تال میل قائم ہوتا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ بل بنیادی طور پر مرکزی مسلح پولیس فورسز کے گروپ اے افسران کی بھرتی اور سروس کی شرائط کے ضابطہ کار سے متعلق ہے۔ ان کے مطابق اس قانون کے ذریعے انتظامی عمل میں شفافیت، یکسانیت اور وضاحت پیدا ہوگی، جس سے افسران کی کارکردگی میں بہتری آئے گی اور فورسز مزید مؤثر انداز میں کام کر سکیں گی۔ بحث کے دوران بعض ارکان نے خدشہ ظاہر کیا کہ اس بل کے ذریعے حکومت کو زیادہ اختیارات دیے جا رہے ہیں، جس سے اختیارات کے ارتکاز کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس پر وزیر مملکت نے کہا کہ بل میں شامل دفعات ایک تسلیم شدہ قانون سازی تکنیک کا حصہ ہیں اور ان کا مقصد صرف انتظامی معاملات میں وضاحت پیدا کرنا ہے، نہ کہ اختیارات کو غیر ضروری طور پر بڑھانا۔ امور داخلہ کے وزیر مملکت جناب نتیہ نند رائے نے کہا کہ بعض ارکان نے یہ بھی خدشہ ظاہر کیا کہ اس قانون کے باعث گروپ اے افسران کی ترقی متاثر ہو سکتی ہے۔ انہوں نے اس خدشے کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ عام طور پر گروپ اے جنرل ڈیوٹی افسران کو اپنی ملازمت کے دوران چار ترقیوں کے مواقع ملتے ہیں جبکہ عمر کے اعتبار سے کئی افسران کو پانچویں ترقی کا موقع بھی حاصل ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ محکمانہ ترقیاتی کمیٹیوں کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد کیے جاتے ہیں تاکہ ترقیوں کا عمل بروقت مکمل کیا جا سکے۔ وزیر مملکت نے کہا کہ ترقیوں میں تاخیر کی بڑی وجوہات عدالتوں میں زیر التوا مقدمات، سینیارٹی کے تنازعات، ویجی لنس منظوری میں تاخیر یا محکمانہ کارروائی ہوتی ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ حکومت ان مسائل کو حل کرنے کے لیے مسلسل اقدامات کر رہی ہے تاکہ افسران کو بروقت ترقی دی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت اور وزیر داخلہ امت شاہ کی رہنمائی میں حکومت نے گزشتہ برسوں میں مرکزی مسلح پولیس فورسز کی صلاحیت بڑھانے کے لیے کئی اصلاحات متعارف کرائی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بھرتی کے عمل کو زیادہ تیز، شفاف اور وقت کی پابندی کے مطابق بنانے کے لیے اہم تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

ملکارجن کھڑگے نے راجیہ سبھا میں کی سی اے پی ایف بل ۲۰۲۶ ء کی مخالفت، ۴/اہم خامیوں کو رکھا سامنے

کھڑگے نے خطاب کے دوران کہا کہ 'ہمارا مطالبہ ہے سی اے پی ایف بل 2026 کو تفصیلی جانچ کے لیے سلیکٹ کمیٹی کو بھیج دینا چاہیے۔ ہم اپنے جانباز سی اے پی ایف اہلکاروں کے حق میں یہ بات کہہ رہے ہیں۔'' راجیہ سبھا میں 'سنٹرل آرمڈ پولیس فورسز (جنرل ایڈمنسٹریشن) بل 2026' پر بحث کے دوران کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے مرکزی حکومت پر جم کر حملہ بولا ہے۔ انہوں نے خطاب کے دوران کہا کہ '' ہمارا مطالبہ ہے سی اے پی ایف بل 2026 کو تفصیلی جانچ کے لیے سلیکٹ کمیٹی کو بھیج دینا چاہیے۔ ہم اپنے جانباز سی اے پی ایف اہلکاروں کے حق میں یہ بات کہہ رہے ہیں۔'' ساتھ ہی انہوں نے بل کی 4 اہم خامیوں کو سامنے رکھا ہے۔ انھوں نے بل کی مخالفت کرنے کی 4 اہم وجوہات کو اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر بھی کیا ہے۔ کانگریس صدر کے مطابق بل کی مخالفت کرنے کی پہلی وجہ 'ڈیپوٹیشن کا ادارہ جاتی بنانا' ہے۔ آئی جی، اے ڈی جی اور خاص طور پر ایس ڈی جی اور ڈی جی جیسے اعلیٰ عہدوں پر ڈیپوٹیشن کوٹہ مقرر کر کے، یہ بل ڈیپوٹیشن کو مستقل بنا دیتا ہے۔ اس سے سی اے پی ایف کیڈر افسران کے لیے قیادت کے مواقع محدود ہوتے ہیں اور ایک غیر مساوی سروس ڈھانچے کو مضبوطی ملتی ہے۔ دوسری وجہ ہے 'کیریئر کی ترقی اور حوصلے پر منفی اثر'۔ یہ سخت ڈیپوٹیشن فریم ورک، پرموشن کے مواقع کو محدود کرتا ہے اور سی اے پی ایف افسران کے کیریئر میں جمود کو بڑھاوا دیتا ہے۔ اس کی وجہ سے ان مسلح افواج کے حوصلے پر منفی اثر پڑ سکتا ہے، جو ملک میں داخلی سلامتی بنائے رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ سی اے پی ایف بل کی مخالفت کرنے کی تیسری وجہ کانگریس صدر نے 'مشاورت اور نمائندگی کی کمی' بتائی۔ یہ بل سی اے پی ایف کے لوگوں سے مناسب مشاورت کے بغیر تیار کیا گیا ہے اور نہ ہی انہیں پالیسی سازی یا کیڈر مینجمنٹ میں کوئی بامعنی کردار فراہم کرتا ہے، جب کہ اس کے التزامات سے وہ براہ راست متاثر ہوتے ہیں۔ راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے قائد ملکارجن کھڑگے نے بل کی مخالفت کی چوتھی وجہ یہ بتائی کہ اس کے اندر 'عدالتی ہدایات کی روح کی خلاف ورزی' کی گئی ہے۔ یہ بل 'سنجے پرکاش بمقابلہ یونین آف انڈیا' میں سپریم کورٹ آف انڈیا کی طرف سے دی گئی ہدایات کے برعکس ہے، جس میں سی اے پی ایف افسران کو 'آرگنائزڈ گروپ اے سروسز' کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا اور ڈیپوٹیشن کو کم کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ ان ہدایات کو نافذ کرنے کے بجائے، یہ بل سپریم کورٹ کے احکامات کو مؤثر طریقے سے کمزور کرتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ راجیہ سبھا میں 'سی اے پی ایف بل 2026' پاس ہو چکا ہے۔ اس کے بعد اپوزیشن نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ راجیہ سبھا سے نکلتے وقت اپوزیشن لیڈران 'فوجی مخالف مودی حکومت' کے نعرے لگا رہے تھے۔ کانگریس نے اپنے آفیشل 'ایکس' ہینڈل پر ایک ویڈیو پوسٹ کی ہے، جس میں لکھا ہے کہ '' مودی حکومت اکثریت کے دم پر سی اے پی ایف جوانوں کے حقوق کو روند رہی ہے۔

آسٹریلیا-برطانیہ میں عوام کو سہولتیں مل رہیں، لیکن

مودی حکومت نے یکم اپریل سے کئی چیزوں کی قیمتیں بڑھا دیں: کانگریس

کانگریس نے کہا کہ جب دقتوں اور مہنگائی کی بات کرو تو حکومت کے چاپلوس پاکستان و نیپال جیسے چھوٹے ممالک کے برے حال کا حوالہ دینے لگتے ہیں۔ ہم اپنا موازنہ برطانیہ-آسٹریلیا سے کریں گے یا بدحال پاکستان سے؟ یکم اپریل سے ہندوستان میں کئی چیزوں کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ خصوصاً کمرشیل ایل پی جی سلنڈر، پٹرول و ڈیزل کی قیمتوں اور ٹول ٹیکس میں اضافہ سے عام لوگوں پر زبردست اثر پڑا ہے۔ اس تعلق سے کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ کانگریس کا کہنا ہے کہ ''خلیج میں جنگ ہو رہی ہے، لیکن مودی حکومت کو لفاظی سے ہی فرصت نہیں۔ بے چاری عوام مہنگائی کی مار برداشت کر رہی ہے۔'' کانگریس نے پارٹی ترجمان سپریا شرینیت کی ایک ویڈیو اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری کی ہے، جس میں وہ وزیر اعظم نریندر مودی کی عوام مخالف پالیسیوں پر حملہ کرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ ویڈیو میں وہ کہتی ہیں کہ '' آج یکم اپریل سے ہندوستان میں تمام چیزوں کی قیمتیں بے تحاشہ بڑھا دی گئی ہیں۔ کمرشیل ایل پی جی سلنڈر کی قیمت 218 روپے بڑھائی گئی، پریمیم پٹرول کی قیمت 11 روپے فی لیٹر بڑھائی گئی، پریمیم ڈیزل 5.1 روپے فی لیٹر مہنگا ہوا، ٹول ٹیکس 10 فیصد مہنگا ہوا، فاسٹیگ پاس کی قیمت 75 روپے بڑھائی گئی، 900 دواؤں کی قیمتیں 10 فیصد بڑھائی گئیں جن میں بخار، لیور، کڈنی، بی پی، ذیابیطس کی دوائیں شامل ہیں۔'' اس ویڈیو میں کانگریس ترجمان نے مزید کچھ اہم چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''5 روپے والا بسکٹ اب 6 روپے میں ملے گا، 30 روپے والی بریڈ اب 35 روپے میں فروخت ہوگی، 100 روپے کی چپل اب 120 روپے میں خریدی جا سکے گی۔'' ساتھ ہی وہ کہتی ہیں کہ پہلے بھی ایل پی جی، پٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھائی گئی ہیں، اب ایک بار پھر انھیں مہنگا کر دیا گیا ہے۔ سپریا شرینیت نے آسٹریلیا اور برطانیہ کی مثال پیش کر مودی حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے، جہاں عالمی بحران والی حالت میں عوام کو کئی طرح کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ آسٹریلیا کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ '' آسٹریلیا کی حکومت نے 3 ماہ کے لیے پٹرول 26 سینٹ سستا کر دیا، ایکسائز ڈیوٹی نصف کر کے براہ راست فائدہ عوام کو دیا ہے، اور ٹرک والوں کے لیے 'روڈ یوزر چارج' مفت کر دیا ہے، جس سے ٹرانسپورٹ ہونے والی چیزیں (مثلاً دودھ، پھل، سبزی، انڈے، گوشت وغیرہ) مہنگی نہ ہوں۔'' برطانیہ کے تعلق سے کانگریس لیڈر نے کہا کہ '' برطانوی حکومت نے ہر کنبہ کو بجلی بل پر 100 پاؤنڈ کی چھوٹ دی ہے۔'' ویڈیو میں سپریا شرینیت اس بات پر ناراض دکھائی دیتی ہیں کہ جب بھی ہندوستان میں مہنگائی کی بات کی جاتی ہے تو حکومت کی چاپلوسی کرنے والے پاکستان اور نیپال جیسے بدحال ممالک کا حوالہ دینا شروع کر دیتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ '' جب بھی دقتیں اور مہنگائی کی بات کرو تو 'چرن چمپک' پاکستان اور نیپال جیسے چھوٹے ممالک کے برے حال کا حوالہ دینے لگتے ہیں۔ ہم اپنا موازنہ برطانیہ اور آسٹریلیا سے کریں گے، یا بدحال پاکستان سے؟'' مودی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے انھوں نے کہا کہ '' مودی حکومت کی کوئی ذمہ داری ہے یا نہیں؟ یا لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر 'مہامانو' (انسانِ عظیم) صرف تشہیر کرتے پھریں گے؟ لوگوں کو راحت دینا حکومت کا کام ہے، کب تک جھن جھنا بجا کر جملے پھینکتے رہیں گے؟'' ویڈیو کے آخر میں سپریا شرینیت نے کہا کہ '' کچھ سیکھیے ان ممالک سے جو اپنی عوام کو ترجیح دیتے ہیں۔ آپ کی طرح ان کو ان کے حال پر نہیں چھوڑ دیتے۔'' قابل ذکر ہے کہ کانگریس نے اہم اشیا کی قیمتوں میں اضافہ پر آج کئی سوشل میڈیا پوسٹ جاری کی ہیں۔ کسی پوسٹ میں پی ایم مودی کو 'مہنگائی مین' بتایا گیا ہے، تو کسی پوسٹ میں ضروری چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ کو عوام کے لیے 'بمپر مہنگائی کا تحفہ' کہہ کر طنز کیا گیا ہے۔ خاص طور سے ایل پی جی بحران معاملہ میں کانگریس مستقل مودی حکومت کو نشانے پر لے رہی ہے۔

حکومت نے ''خفیہ'' معلومات کہہ کر ایف سی آر اے ڈیٹا پر سوالات کو ۸/بار روکا

اپنے سوالات کو اس طرح رد کئے جانے پر سوال اٹھاتے ہوئے برٹاس نے دلیل دی کہ ایسی معلومات کو روکنا پارلیمانی جواب دہی کو کمزور کرتا ہے

اپنے سوالات کو اس طرح رد کئے جانے پر سوال اٹھاتے ہوئے برٹاس نے دلیل دی کہ ایسی معلومات کو روکنا پارلیمانی جواب دہی کو کمزور کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''جب شفافیت خود 'خفیہ' بن جائے تو جواب دہی سب سے پہلے قربان ہوتی ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ بنیادی ریگولیٹری ڈیٹا بھی پارلیمانی اراکین سے چھپایا جا رہا ہے۔ کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسسٹ) کے راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ جان برٹاس نے مرکزی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ فارین کنٹری بیوشن (ریگولیشن) ایکٹ (ایف سی آر اے) سے متعلق سوالات کو پارلیمنٹ میں بار بار روک رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ معمول کے سوالات کو ''نوعیت کے اعتبار سے خفیہ'' قرار دیا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں برٹاس نے کہا کہ انہوں نے ۲۰۲۴ء سے اب تک ۸ مرتبہ ایف سی آر اے سے متعلق فیصلوں کی تفصیلات طلب کرنے کیلئے سوالات جمع کرائے اور ایف سی آر اے لائسنسوں کی معطلی، ان کی منسوخی، ان کی تجدید نہ ہونا اور نئے رجسٹریشن جیسے موضوعات کو اُٹھایا۔ انہوں نے ایف سی آر اے پورٹل سے این جی او کے عوامی ڈیٹا کو ہٹانے کے بارے میں بھی معلومات مانگی۔ تاہم، راجیہ سبھا میں انہیں ان میں سے کوئی بھی سوال پوچھنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ برٹاس کے مطابق، ان سوالات کو قانون ۴۷(۲)(۲۲) کے تحت مسترد کر دیا گیا اور حکام نے معلومات کو حساس قرار دیا۔ بجٹ سیشن کے دوران ۱۱ مارچ ۲۰۲۶ء کیلئے درج ان کا تازہ ترین سوال، این جی او ڈیٹا تک عوامی رسائی ختم کرنے کے بارے میں خدشات پر مبنی تھا، لیکن اسے بھی بغیر کسی عوامی وجہ کے مسترد کر دیا گیا۔ اپنے سوالات کو اس طرح رد کئے جانے پر سوال اٹھاتے ہوئے برٹاس نے دلیل دی کہ ایسی معلومات کو روکنا پارلیمانی جواب دہی کو کمزور کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''جب شفافیت خود 'خفیہ' بن جائے تو جواب دہی سب سے پہلے قربان ہوتی ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ بنیادی ریگولیٹری ڈیٹا بھی پارلیمانی اراکین سے چھپایا جا رہا ہے۔ یہ تنازع مجوزہ 'فارین کنٹری بیوشن (ریگولیشن) ترمیمی بل ۲۰۲۶' پر بحث کے دوران سامنے آیا۔ اس بل کا مقصد غیر منافع بخش تنظیموں کو ملنے والی غیر ملکی فنڈنگ کی نگرانی کو مزید سخت کرنا ہے۔ ناقدین نے اس بل کی ان دفعات پر تشویش کا اظہار کیا ہے جو حکومت کو این جی او کے اثاثوں پر قبضہ کرنے کی اجازت دیتی ہیں اگر ان کی ایف سی آر اے رجسٹریشن منسوخ ہو جائے یا ختم ہو جائے۔ بل پیش کرتے ہوئے وزیر مملکت برائے داخلہ نتیانند رائے نے کہا کہ ترامیم کا مقصد موجودہ قانون میں ''آپریشنل اور قانونی خلا'' کو پر کرنا ہے۔ انہوں نے بیان دیا کہ غیر ملکی فنڈز کے غلط استعمال، جیسے جبری مذہبی تبدیلیوں یا قومی مفاد کے خلاف سمجھی جانے والی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے سخت دفعات ضروری ہیں۔ مجوزہ تبدیلیوں کے تحت، رجسٹریشن کی منسوخی یا معطلی کی صورت میں غیر ملکی عطیات سے بنائے گئے اثاثے حکومت کے مقرر کردہ اتھارٹی کو منتقل کئے جا سکتے ہیں۔ اس اتھارٹی کے پاس عوامی مقاصد کیلئے ایسے اثاثوں کے انتظام یا انہیں ٹھکانے لگانے کے اختیارات ہوں گے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، ۱۷-۲۰۱۶ء اور ۲۲-۲۰۲۱ء کے درمیان ۶۶۰۰ سے زیادہ این جی او ادارے اپنے ایف سی آر اے لائسنس سے محروم ہو چکے ہیں۔

ڈیجیٹل مردم شماری مہم کا آغاز

وزیر داخلہ امت شاہ نے خود شماری فارم بھرا

نئی دہلی: وزیر داخلہ امت شاہ نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ درست اور ضروری معلومات فراہم کریں۔ انہوں نے بتایا کہ جلد ہی مردم شماری کی ٹیمیں گھر گھر جا کر اعداد و شمار جمع کریں گی، اس لیے عوامی تعاون نہایت ضروری ہے۔ ملک میں مردم شماری 2027 کے باضابطہ آغاز کے ساتھ ہی مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے بدھ کے روز خود شماری (سیلف اینیومریشن) فارم بھر کر اس قومی مہم میں حصہ لیا اور عوام سے بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی۔ وزیر داخلہ نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر فارم بھرتے ہوئے اپنی ویڈیو شیئر کی اور بتایا کہ انہوں نے دہلی میں اپنی رہائش گاہ پر 'ہاؤسنگ مردم شماری' کے تحت یہ عمل مکمل کیا۔ انہوں نے کہا کہ مردم شماری ملک کی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور اس کے ذریعے سرکاری اسکیموں کا فائدہ آخری شخص تک مؤثر انداز میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ امت شاہ نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ درست اور ضروری معلومات فراہم کریں۔ انہوں نے بتایا کہ جلد ہی مردم شماری کی ٹیمیں گھر گھر جا کر اعداد و شمار جمع کریں گی، اس لیے عوامی تعاون نہایت ضروری ہے۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں مردم شماری کی سرکاری ویب سائٹ کا لنک بھی شیئر کیا اور لوگوں کو خود فارم بھرنے کی ترغیب دی تاکہ یہ عمل آسان اور تیز بنایا جا سکے۔ اس سے قبل وزیر اعظم نریندر مودی بھی خود شماری فارم بھر چکے ہیں اور عوام سے اس مہم میں شرکت کی اپیل کر چکے ہیں۔ حکومت کے مطابق درست اور تازہ مردم شماری اعداد و شمار پالیسی سازی، وسائل کی بہتر تقسیم اور جامع ترقی کے لیے نہایت اہم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مردم شماری 2027 کو ایک جدید اور تکنیکی طور پر مضبوط عمل بنانے پر زور دیا جا رہا ہے۔ یہ مردم شماری مردم شماری ایکٹ 1948 کے تحت دو مرحلوں میں مکمل کی جائے گی۔ پہلے مرحلے میں ہاؤس لسٹنگ اور ہاؤسنگ مردم شماری کے ذریعے 33 سوالات کے تحت گھروں کی حالت، سہولیات اور دیگر تفصیلات جمع کی جائیں گی۔ اس عمل کی ایک خاص بات 'خود شماری' ہے، جس کے تحت شہری ایک مخصوص پورٹل کے ذریعے اپنی معلومات آن لائن جمع کرا سکتے ہیں۔ یہ سہولت گھر گھر جا کر مردم شماری سے تقریباً 15 دن قبل فراہم کی جاتی ہے، جس کا مقصد درستگی میں اضافہ، غلطیوں میں کمی اور زیادہ سے زیادہ عوامی شرکت کو یقینی بنانا ہے۔

ودربھ کے اسکول بھی ۳۰/جون کے بجائے ۱۵/جون سے کھلیں گے

ہر سال شدید گرمی کے سبب ودربھ کے اسکول ریاست کے دیگر علاقوں کے مقابلے ۱۵/دن تاخیر سے کھلتے تھے

ودربھ میں شدید گرمی پڑتی ہے جس کی وجہ سے یہاں ہر سال اسکول ۳۰/جون سے شروع ہوتے ہیں، لیکن، اس سال اسکول ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ نے ودربھ سمیت ریاست کے تمام پرائمری، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری اسٹیٹ بورڈ اسکولوں کو ۱۵/جون سے شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یعنی اس سال ریاست بھر میں اسکول کے شروع ہونے کا شیڈول یکساں ہوگا۔ اس کی وجہ سے ودربھ کے طلبہ کو دقتوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ واضح رہے کہ اس سال اسکولوں میں ۲/مئی ۲۰۲۶ء سے گرمیوں کی تعطیلات کا اعلان کیا گیا ہے۔ ہر سال جون کے مہینے میں شدید گرمی کو دیکھتے ہوئے ودربھ کے ریاستی بورڈ کے اسکول ۳۰/جون سے شروع ہوتے تھے لیکن اس سال محکمہ تعلیم نے اس استثنیٰ کو ختم کر دیا اور ریاست بھر میں یکساں شیڈول نافذ کر دیا۔ محکمہ اسکولی تعلیم نے ۱۵/جون ہی سے ودربھ سمیت تمام ڈویژنوں میں اسکول شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس لئے تعلیمی سال ۲۰۲۶-۲۷ء کا آغاز ۱۵/جون سے ہوگا۔ احکامات جاری کئے گئے ہیں کہ ریاست کے تمام ڈویژنوں کے اسکولوں میں ۱۵/جون سے باقاعدہ تدریس شروع کر دی جائے۔ البتہ جون میں بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کو دیکھتے ہوئے اتنی چھوٹ ضرور دی گئی ہے کہ ودربھ میں ۲۷/جون تک اسکول صرف صبح ۷/بجے سے ۱۱/بجکر ۴۵/منٹ تک جاری رہیں گے۔ اسکے بعد یہ اسکول معمول کے اوقات کے مطابق شروع ہو جائیں گے۔ یہ معلومات ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن (ثانوی اور اعلیٰ ثانوی)، پونے اور ڈائریکٹوریٹ آف پرائمری ایجوکیشن کی طرف سے ۲۸/مارچ کو جاری کردہ ایک سرکیولر میں دی گئی ہے۔ ۲/مئی سے گرمیوں کی تعطیلات ریاست کے تمام ریاستی بورڈ کے اسکولوں میں طلبہ کیلئے موسم گرما کی تعطیلات باضابطہ طور پر شروع ہوں گی۔ دریں اثنا، اگر مقامی حالات یا تعلیمی سرگرمیوں کی وجہ سے دوسرے بورڈز کے کچھ اسکولوں میں اسکول کھلتے ہیں تو متعلقہ اسکول انتظامیہ طلبہ کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے تعطیلات کا اعلان کرنے کا فیصلہ کرے، سرکیولر میں یہ بھی کہا گیا ہے۔

ایک ہی گھر کے ۲/بیٹے ایک کے بعد ایک حادثے کا شکار، ایک کی موت

واشم کے کرنجا میں ایک خاندان پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا، چھوٹا بیٹا سڑک حادثے میں زخمی، دوسرے دن بڑا بیٹا حادثے میں فوت۔ ودربھ کے ضلع واشم میں واقع کرنجا میں ایک المناک واقعہ پیش آیا ہے۔ یہاں ایک ہی گھر کے ۲/بیٹے یکے بعد دیگرے سڑک حادثے کا شکار ہوئے۔ ان میں سے ایک کی موت ہوگئی جبکہ ایک اب بھی اسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس کی وجہ سے متاثرہ خاندان پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔ اطلاع کے مطابق واشم ضلع میں واقع کرنجا تعلقے کے علی پورہ علاقے میں رہنے والے شیخ سبحان کے دو بیٹے الگ الگ حادثات کا شکار ہوئے، جس کے بعد علاقے میں غم اور تشویش کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ اطلاع کے مطابق اتوار (۲۹/مارچ) کی رات شیخ سبحان کا چھوٹا بیٹا عامر شیخ سڑک حادثے کا شکار ہو گیا۔ اسے زخمی حالت میں اسپتال پہنچایا گیا جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ اسکی حالت نازک بتائی جا رہی ہے۔ ابھی اہل خانہ عامر کی صحتیابی کی دعا کر ہی رہے تھے کہ ان کا بڑا بیٹا شیخ سہیل (۳۰) پیر (۳۰/مارچ) کی رات تقریباً سوا ۱۱/بجے اکولہ ناکہ روڈ پر پیش آنے والے ایک سڑک حادثے میں جاں بحق ہو گیا۔ اس واقعے کے بعد خاندان کے ساتھ ساتھ مقامی افراد میں بھی رنج و غم کی فضا پھیل گئی۔ مسلسل دو دنوں میں پیش آنے والے ان واقعات نے خاندان کو شدید ذہنی اور جذباتی صدمے سے دوچار کر دیا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد رشتہ داروں، دوستوں اور علاقے کے شہری بڑی تعداد میں متاثرہ خاندان کے گھر پہنچے اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی ہمدردی ظاہر کی۔ دریں اثنا اکولہ ناکہ۔ بالاپور روڈ پر بار بار پیش آنے والے سڑک حادثات کے باعث مقامی شہریوں اور سماجی کارکنوں میں ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق اس سڑک پر گاڑیوں کی رفتار بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے حادثات کا خطرہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اکولہ روڈ اور واڈے گاؤں روڈ کے ٹی پوائنٹ اور اطراف کے علاقوں میں بڑی گاڑیوں کی تیز رفتار آمد و رفت پیدل چلنے والوں کیلئے خطرہ بن گئی ہے۔ اس راستے سے روزانہ بڑی تعداد میں طلبہ، بزرگ شہری اور عام لوگ گزرتے ہیں، تاہم ٹرک اور دیگر گاڑیوں کی رفتار کے باعث ہر وقت حادثے کا خدشہ رہتا ہے۔ مقامی شہریوں اور سماجی کارکنان نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اکولہ ناکہ علاقے میں اکولہ روڈ اور واڈے گاؤں روڈ کے ٹی پوائنٹ پر فوری طور پر اسپیڈ بریکر نصب کئے جائیں تاکہ گاڑیوں کی رفتار پر قابو پایا جا سکے اور آئندہ ایسے حادثات سے بچا جا سکے۔ اس سلسلے میں سماجی کارکن آصف شاہ نے انتباہ دیا ہے کہ اگر محکمہ شاہراہ نے فوری طور پر کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا تو مقامی شہریوں کے ساتھ مل کر احتجاجی تحریک شروع کی جائے گی۔

ایئرٹیل کی ڈیٹا سنٹر کمپنی نیکسٹرا میں سرمایہ کاری کا اعلان

نئی دہلی: ٹیلی کام سروس فراہم کرنے والی کمپنی ایئرٹیل نے اپنی ڈیٹا سینٹر کمپنی نیکسٹرا میں ایک ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا ہے، جس کا استعمال کمپنی کی توسیع اور ترقی کو تیز کرنے کیلئے کیا جائے گا۔ ایئرٹیل نے پیر کی رات ایک پریس ریلیز میں کہا کہ اہم سرمایہ کار الفا ویو گلوبل ہوگا، جو 5.43 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا۔ کارلائل 24 کروڑ ڈالر اور اینکر تیج کیپٹل 5.3 کروڑ ڈالر کی سرمایہ کاری کرے گا۔ بقیہ رقم (29 کروڑ ڈالر) کی سرمایہ کاری خود ایئرٹیل کی طرف سے کی جائے گی۔ حتمی شیئر ہولڈنگ کو ابھی حتمی شکل نہیں دی گئی ہے، لیکن ایئرٹیل نے کہا ہے کہ وہ نیکسٹرا میں اپنا کنٹرولنگ حصص برقرار رکھے گا۔ یہ معاہدہ اب بھی ہندوستانی ریگولیٹرز کی منظوری سے مشروط ہے۔ یہ سرمایہ نیکسٹرا کے ترقی کے منصوبوں کو تیز کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ کمپنی اپنے بنیادی ڈھانچے کی صلاحیت کو نمایاں طور پر بڑھانے کے ساتھ اپنی خدمات کے پورٹ فولیو کو بڑھانے کا بھی منصوبہ بنا رہی ہے، تاکہ ملک کے تیزی سے بڑھتے ہوئے ڈیٹا سینٹر سیکٹر میں کمپنیوں اور سرکاری و غیر سرکاری تنظیموں کی مانگ کے مطابق خود کو ڈھالا جا سکے۔

روہتک میں پولیس عہدیدار نے خود کو گولی مارلی

روہتک: ہریانہ میں روہتک کے کلانور تھانہ علاقہ میں ایک پولیس اہلکار کے خود کو گولی مارنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ معلومات کے مطابق، ایمرجنسی رسپانس وہیکل (ای آر وی) پر تعینات ای اے ایس آئی کلدیپ نے اپنی سرکاری ریوالور سے خود کو گولی مار لی۔ واقعہ کے فوراً بعد تھانہ پولیس نے زخمی پولیس اہلکار کو پی جی آئی کے ٹراما سینٹر میں داخل کرایا، جہاں ڈاکٹروں کی ایک ٹیم اس کا علاج کر رہی ہے۔ فی الحال اس کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ جھجر ضلع کے ڈیگھل گاؤں کا رہائشی کلدیپ اس وقت کملا نگر، جھجر چنگی کے قریب رہتا تھا۔ وہ کلانور تھانہ میں ای آر وی-594 پر ڈیوٹی پر تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ واقعہ کے وقت کلدیپ تھانے کے احاطے میں ہی موجود تھا اور کھانا کھانے کیلئے نیچے آیا تھا۔ اسی دوران وہ ایک طرف گیا اور اپنی سروس پستول سے خود کو گولی مار لی۔ واقعہ کے بعد تھانے کے احاطے میں افراتفری مچ گئی۔ پولیس کے اعلیٰ افسران جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

گھریلو یا آٹو ایل پی جی کی کوئی کمی نہیں: کے ایچ منیاپا

بنگلور: کرناٹک کے وزیر برائے خوراک و شہری رسد کے ایچ منیاپا نے کہا ہے کہ ایل پی جی کی دستیابی اور قیمتوں سے متعلق خدشات کے درمیان واضح کیا ہے کہ ریاست میں گھریلو یا آٹو ایل پی جی کی کوئی کمی نہیں ہے۔ وزیر کے مطابق، کمرشل ایل پی جی کی فراہمی میں نمایاں اضافہ کیا گیا ہے اور یومیہ سپلائی بڑھا کر 463,29 سلنڈر کر دی گئی ہے، جبکہ الاٹمنٹ کی حد کو 68 فیصد تک بڑھا دیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مشرقِ وسطیٰ کے بحران کے آغاز میں سپلائی صرف 20 فیصد تھی، جو بتدریج بڑھ کر پہلے 40 فیصد اور اب 68 فیصد تک پہنچ گئی ہے، جس سے کمرشل مانگ کو مرحلہ وار اور ترجیحی بنیادوں پر پورا کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبہ بندی کے تحت روزانہ 500,17 سلنڈر ہوٹلوں کو فراہم کیے جا رہے ہیں، جبکہ دیگر شعبے، بشمول آٹو ایل پی جی، کو بھی موجودہ احکامات کے مطابق سپلائی جاری ہے۔ وزیر نے مزید کہا کہ ترجیحی بنیادوں پر تقسیم کا یہ نظام اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ ضروری خدمات متاثر ہوئے بغیر مختلف شعبوں کی طلب میں توازن برقرار رکھا جا سکے۔

اسلحے کے ساتھ تصاویر، نوجوان کی تلاش

بھنڈ: بھنڈ میں ایک نوجوان کی جانب سے سوشل میڈیا پر غیر قانونی ہتھیاروں کے ساتھ تصاویر اور ویڈیوز پوسٹ کرنے کے بعد پولیس اس کی تلاش میں ہے۔ موصولہ معلومات کے مطابق ایک نوجوان نے فیس بک، انسٹاگرام اور واٹس ایپ اسٹیٹس پر ہتھیاروں کے ساتھ اپنی تصاویر اور ویڈیوز اپلوڈ کیں، جو تیزی سے وائرل ہو رہی ہیں۔ تاہم یہ واضح نہیں ہو سکا کہ یہ تصاویر اور ویڈیوز کب کی ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ متعلقہ نوجوان۔ گاؤں بج پوری کا رہائشی ہے۔ ذرائع کے مطابق نوجوان کا گاؤں کے کچھ لوگوں کے ساتھ پرانا تنازع بھی چل رہا ہے۔ تقریباً ایک سال پہلے اس نے اپنے مخالفین کے خلاف مقدمہ درج کرایا تھا۔ اب ایک بار پھر اس نے ہتھیاروں کے ساتھ تصاویر اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر ڈال کر اپنی دھاک جمانے اور مخالفین کو بالواسطہ دھمکانے کی کوشش کی ہے۔ اس معاملے کے سامنے آتے ہی پولیس چوکس ہو گئی ہے۔ دیہات تھانہ انچارج مکیش شاکیہ نے بتایا کہ وائرل تصاویر اور ویڈیوز کی جانچ کی جا رہی ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی کی زیر صدارت سی سی ایس اجلاس

مغربی ایشیا تنازع کے اثرات سے شہریوں کے تحفظ پر زور

نئی دہلی: میٹنگ میں ایل پی جی، ایل این جی، بجلی اور کھاد کی فراہمی یقینی بنانے کی ہدایات، افواہوں کو روکنے کے لیے درست معلومات کی ترسیل پر زور۔ یہ اجلاس 7 لوک کلیان مارگ میں منعقد ہوا اور اس معاملے پر سی سی ایس کا یہ دوسرا خصوصی اجلاس تھا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز کابینہ کمیٹی برائے سلامتی (سی سی ایس) کے خصوصی اجلاس کی صدارت کی، جس میں مغربی ایشیا میں جاری تنازع کے تناظر میں مختلف وزارتوں اور محکموں کی جانب سے کیے گئے اقدامات کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ کی حکمت عملی پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں کابینہ سکریٹری نے پیٹرولیم مصنوعات، خصوصاً ایل پی جی اور ایل این جی کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے کیے گئے اقدامات پر بریفنگ دی۔ بتایا گیا کہ ایل پی جی کی خریداری کے ذرائع کو متنوع بنایا جا رہا ہے اور مختلف ممالک سے درآمدات بڑھائی جا رہی ہیں، جبکہ ایل این جی بھی مختلف ممالک سے حاصل کی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم نے عام شہریوں کی بنیادی ضروریات کی دستیابی کا جائزہ لیتے ہوئے کھاد کی فراہمی اور خریف و ربیع سیزن کے لیے انتظامات پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ ہر ممکن کوشش کی جائے تاکہ اس عالمی صورتحال کے اثرات سے شہریوں کو محفوظ رکھا جا سکے۔ وزیر اعظم نے اس بات پر بھی زور دیا کہ عوام تک مستند معلومات کی بروقت اور ہموار ترسیل یقینی بنائی جائے تاکہ افواہوں اور غلط معلومات کے پھیلاؤ کو روکا جا سکے۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کو ہدایت دی کہ موجودہ عالمی حالات سے متاثر ہونے والے شعبوں اور شہریوں کے مسائل کم کرنے کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کیے جائیں۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ گھریلو صارفین کے لیے ایل پی جی کی قیمتوں میں استحکام برقرار ہے اور ذخیرہ اندوزی و بلیک مارکیٹنگ کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں۔ پائپڈ نیچرل گیس کنکشنز میں توسیع، گیس پر مبنی بجلی گھروں کو گیس پولنگ میکانزم سے مستثنیٰ قرار دینا اور تھرمل پاور اسٹیشنز کے لیے کوئلے کی فراہمی بڑھانے جیسے اقدامات بھی کیے گئے ہیں تاکہ گرمیوں میں بجلی کی قلت نہ ہو۔ کھاد کی فراہمی کے لیے یوریا کی پیداوار برقرار رکھنے، ڈی اے پی اور دیگر کھادوں کی بیرون ملک سے سپلائی کے لیے تال میل بڑھانے پر بھی زور دیا گیا۔ ریاستی حکومتوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ بلیک مارکیٹنگ اور ذخیرہ اندوزی کے خلاف سخت کارروائی کریں۔ مزید یہ کہ کھانے والی اشیاء کی قیمتوں پر نظر رکھنے، کنٹرول روم قائم کرنے اور ضروری اشیاء ایکٹ کے نفاذ کو یقینی بنانے جیسے اقدامات جاری ہیں۔ اجلاس میں توانائی، کھاد اور دیگر سپلائی چینز کے لیے عالمی سطح پر ذرائع کو متنوع بنانے، آبنائے ہرمز کے ذریعے جہازوں کی محفوظ آمد و رفت یقینی بنانے اور سفارتی کوششوں کو تیز کرنے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہ اجلاس 7، لوک کلیان مارگ میں منعقد ہوا اور اس معاملے پر سی سی ایس کا یہ دوسرا خصوصی اجلاس تھا۔ مغربی ایشیا میں اسرائیل، امریکہ اور ایران کے درمیان جاری تنازع 28 فروری سے شروع ہو کر دوسرے مہینے میں داخل ہو چکا ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 13th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

مزدور باپ کی محنت رنگ لے آئی
برجیش شرما کو آئی پی ایل میں موقع ملا

راجستھان رائلز (آر آر) نے چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کے خلاف انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء کے تیسرے مقابلے میں تیز گیند باز برجیش شرما کو موقع دیا ہے۔ راجستھان رائلز (آر آر) نے چنئی سپر کنگز (سی ایس کے) کے خلاف انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) ۲۰۲۶ء کے تیسرے مقابلے میں تیز گیند باز برجیش شرما کو موقع دیا ہے۔ بنگال کے اس دائیں ہاتھ کے گیند باز کو راجستھان رائلز نے آئی پی ایل ۲۰۲۶ء کی نیلامی کے دوران ۳۰ر لاکھ روپے کے بیس پرائز پر خریدا تھا۔ جموں و کشمیر کے اودھم پور میں ۱۶ر جنوری ۱۹۸۸ء کو پیدا ہونے والے اس کھلاڑی کو بہتر مواقع کی تلاش میں بنگال جانا پڑا، جہاں انہوں نے بنگال پرو ٹی ۲۰ر لیگ میں حصہ لیا۔ اس لیگ میں برجیش نے ۷ر مقابلوں میں ۱۱ر وکٹ حاصل کئے۔ وہ ٹورنامنٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے ٹاپ ۱۰ر کھلاڑیوں میں بھی شامل رہے۔ برجیش نے جموں کی ریاستی ٹیم کی طرف سے کھیلا، لیکن بعد میں انہیں ٹیم سے باہر کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے دو سال تک دہلی کے 'یونیک اسپورٹس کلب' میں دیپک پونیا کی رہنمائی میں کرکٹ کے گر سیکھے، جہاں انہیں نظم و ضبط کی اہمیت کا اندازہ ہوا۔ بچپن سے ہی برجیش کو پڑھائی کے بجائے کھیل میں زیادہ دلچسپی تھی۔ اسکول نہ جانے پر انہیں اکثر ڈانٹ پڑتی تھی، لیکن ان کا ایک ہی مقصد تھا۔ بیٹے کی ضد کو خاندان نے بھی سمجھا اور آہستہ آہستہ والد بھی ان کا ساتھ دینے لگے۔ برجیش کے والد کپور چند شرما ایک مزدور ہیں۔ معاشی مشکلات کے باوجود والد نے بیٹے کی ہر ضرورت پوری کی۔ مشکل وقت میں انہوں نے بیٹے کی جذباتی طور پر بھی مدد کی۔ والد کو اپنے بیٹے پر مکمل یقین تھا۔ آخر کار پیر کے روز انہیں آئی پی ایل میں آغاز کا موقع مل گیا۔ اب یقیناً برجیش کا اگلا ہدف بھارتی کرکٹ ٹیم میں جگہ بنانا ہوگا۔ پیر کو راجستھان رائلز نے بارس پارا کرکٹ گراؤنڈ میں ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا۔ میدان میں ہلکی بارش کے باعث ٹاس میں پانچ منٹ کی تاخیر ہوئی۔ یہ پہلی بار ہے کہ سنجو سیمسن اور رویندر جڈیجا کی ٹیموں کی تبدیلی کے بعد آئی پی ایل میں راجستھان رائلز اور چنئی سپر کنگز آمنے سامنے ہیں۔ وہیں ریان پراگ، سنجو سیمسن کے بعد ٹیم کے مستقل کپتان کے طور پر اپنی اننگز کا آغاز کر رہے ہیں۔

دلچسپ مقابلہ میں دہلی نے لکھنؤ کو ۶ر وکٹوں سے دی شکست

سمیر رضوی بنے پلیئر آف دی میچ، آج کے میچ میں ملی فتح دہلی کے لیے بہت اہم ہے، کیونکہ اس نے مسلسل پانچویں بار لکھنؤ سپر جائنٹس کو آئی پی ایل میں شکست دی۔ 2023 کے بعد سے دہلی نے لکھنؤ کے خلاف ایک بھی میچ نہیں ہارا ہے۔

آج کے میچ میں ملی فتح دہلی کے لیے بہت اہم ہے، کیونکہ اس نے مسلسل پانچویں بار لکھنؤ سپر جائنٹس کو آئی پی ایل میں شکست دی۔ 2023 کے بعد سے دہلی نے لکھنؤ کے خلاف ایک بھی میچ نہیں ہارا ہے۔ آئی پی ایل 2026 کے پانچویں میچ میں دہلی کیپیٹلز نے لکھنؤ سپر جائنٹس کے خلاف ایک دلچسپ میچ میں شاندار جیت درج کی۔ لکھنؤ کے ایکانا اسٹیڈیم میں کھیلے گئے اس مقابلہ میں دہلی نے 142 رنوں کا ہدف یوں تو آسانی سے حاصل کر لیا، لیکن ایک وقت ایسا تھا جب ٹیم بہت مشکل میں نظر آ رہی تھی۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ دہلی نے مسلسل پانچویں بار لکھنؤ سپر جائنٹس کو آئی پی ایل میں شکست دی۔ 2023 کے بعد سے دہلی نے لکھنؤ کے خلاف ایک بھی میچ نہیں ہارا ہے۔ اس مقابلہ میں دہلی کیپیٹلز نے ٹاس جیت کر پہلے گیند بازی کا فیصلہ کیا، جو درست ثابت ہوا۔ لکھنؤ سپر جائنٹس کی پوری ٹیم 18.4 اوورس میں 141 رنوں پر سمٹ گئی۔ لکھنؤ کی جانب سے عبدالصمد نے 36 اور مشیل مارش نے 35 رنوں کی کارآمد اننگز کھیلی، باقی کوئی بھی بلے باز بہتر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکا۔ دہلی کی جانب سے لنگی اینگیڈی اور ٹی نٹراجن سب سے کامیاب گیند باز رہے۔ ان دونوں گیند بازوں نے 3-3 وکٹیں حاصل کیں۔ کلدیپ یادو نے بھی اہم وقت پر 2 وکٹیں لے کر لکھنؤ کو بڑا اسکور بنانے سے روکا۔ کپتان اکشر پٹیل بھی ایک وکٹ حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ 142 رنوں کے ہدف کا پیچھا کرنے کے دوران دہلی کی شروعات کافی خراب رہی۔ اننگ کی پہلی ہی گیند پر محمد شامی نے کے ایل راہل کو آؤٹ کر دیا، جس سے ٹیم میں زبردست جوش پیدا ہوا۔ اس کے بعد نتیش رانا (15)، پاتھم نسانکا (1) اور اکشر پٹیل (صفر) بھی سستے میں پویلین لوٹ گئے۔ 3.4 اوور میں دہلی صرف 26 رنوں پر 4 وکٹیں گنوا چکی تھی اور میچ دلچسپ مرحلہ میں داخل ہو کر لکھنؤ کے حق میں جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس مشکل وقت میں نوجوان بلے باز سمیر رضوی نے میچ کا رخ بدلنے والی اننگ کھیلی۔ امپیکٹ پلیئر کے طور پر آنے والے رضوی نے 47 گیندوں پر ناٹ آؤٹ 70 رن بنائے، جس میں 5 چوکے اور 4 چھکے شامل تھے۔ ان کا اسٹرائیک ریٹ 148.93 رہا۔ رضوی نے ٹرسٹن اسٹبس (ناٹ آؤٹ 39 رن) کے ساتھ پانچویں وکٹ کے لیے 119 رنوں کی شاندار شراکت داری بھی قائم کی، جس میں رضوی کا کردار سب سے اہم رہا۔ اسی شراکت داری کی بدولت دہلی نے 17.1 اوور میں 4 وکٹوں کے نقصان پر ہدف حاصل کر لیا اور 6 وکٹ سے فتح کے ساتھ سیزن کا آغاز کیا۔ سمیر رضوی کو ان کی بہترین کارکردگی کے لیے پلیئر آف دی میچ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ڈیبیو کرنے والے جیک فریزر میک گرک نے جارحانہ 55 رنز بنائے، جبکہ کپتان رشبھ پنت نے 41 رنز کی ذمہ دارانہ اننگز کھیلی۔ اس فتح کے ساتھ دہلی کیپیٹلز نے پوائنٹس ٹیبل پر اپنی پوزیشن بہتر کر لی ہے۔

لامین جمال نے اسپین بمقابلہ مصر میچ کے دوران اسلام مخالف نعروں کی مذمت کی

اسپین کے سپر اسٹار نے میچ کے دوران اسلام مخالف نعروں کی مذمت کرتے ہوئے کہا بطور مسلمان، یہ توہین آمیز اور مکمل طور پر ناقابل برداشت ہے

ہسپانوی سپر اسٹار لامین جمال نے منگل کو اسپین میں مصر کے خلاف کھیلے گئے دوستانہ میچ کے دوران اسلام مخالف اور زینوفوبک (غیر ملکیوں سے نفرت پر مبنی) نعروں کی شدید مذمت کی۔ بارسلونا کے قریب آر سی ڈی ای اسٹیڈیم میں، جو لا لیگا کلب ایسپینیول کا گھریلو میدان ہے، اسپین کے حامیوں نے ورلڈ کپ کے مشقی میچ کے دوران جو بنا گول کے ڈرا پر ختم ہوا، یہ نعرہ لگایا، ''جو چھلانگ نہیں لگاتا وہ مسلمان ہے۔'' جمال نے انسٹاگرام پر ہسپانوی زبان میں ایک پوسٹ کی جس کے آغاز میں لکھا، ''میں مسلمان ہوں الحمدللہ۔ کل اسٹیڈیم میں یہ نعرہ سنا جا سکتا تھا: جو چھلانگ نہیں لگاتا وہ مسلمان ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ مخالف ٹیم کے لیے تھا اور یہ میری ذات کے خلاف کوئی حملہ نہیں تھا، تاہم، بطور مسلمان، یہ میرے لیے توہین آمیز اور مکمل طور پر ناقابل برداشت ہے۔'' جمال نے مزید کہا کہ کھلاڑیوں کا مذاق اڑانے کے لیے مذہب کا استعمال جاہلانہ ہے۔ ''میں سمجھتا ہوں کہ تمام شائقین ایسے نہیں ہیں، لیکن ان لوگوں کے لیے جو ایسے نعرے لگاتے ہیں: میدان میں مذہب کو تمسخر کا ذریعہ بنانا آپ کو جاہل اور نسل پرست افراد کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ فٹ بال، لطف اندوز ہونے اور حوصلہ افزائی کے لیے ہے، نہ کہ لوگوں کی شناخت یا ان کے عقائد کی بے عزتی کرنے کے لیے۔ اس کے ساتھ، ان سب کا شکریہ جو ہماری حوصلہ افزائی کرنے آئے۔ ورلڈ کپ میں آپ سے ملاقات ہوگی۔'' بعد ازاں کیٹالونیا کی علاقائی پولیس فورس، موسوس ڈی ایسکواڈرا، ان نعروں کی تحقیقات کر رہی ہے۔ گارجین کے مطابق، ان نعروں کی بڑے پیمانے پر مذمت کی گئی ہے، جس میں اسپین کے کوچ لوئس ڈی لا فوینٹے اور اسپین کے وزیر انصاف فیلکس بولانوس شامل ہیں۔ بولانوس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر لکھا، ''نسل پرستانہ توہین اور نعرے ہمیں بطور معاشرہ شرمندہ کرتے ہیں۔ انتہائی دائیں بازو اپنی نفرت کے لیے کوئی جگہ خالی نہیں چھوڑے گا، اور جو آج خاموش رہیں گے وہ شریک جرم ہوں گے۔'' ڈی لا فوینٹے نے کہا، ''میں کسی بھی زینوفوبک یا نسل پرستانہ رویے سے مکمل اور قطعی بیزاری محسوس کرتا ہوں۔ یہ ناقابل برداشت ہیں۔'' واضح رہے کہ اسپین مصر کی میزبانی کر رہا تھا، اس سے قبل کہ یہ خطہ مغربی ایشیا کی جنگ سے متاثر ہوا، یہ میچ قطر میں کھیلا جانا تھا۔ بعد ازاں میچ میں موجود ایران کے انقرہ میں سفیر محمد حسن حبیب اللہ زادہ نے کہا کہ ایران انتہائی غیر منصفانہ اور ظالمانہ جارحیت کا شکار ہے، اس لیے قومی ٹیم کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ عوام سے یکجہتی کا اظہار کرے۔ اس سے قبل جمعہ کو نائجیریا کے خلاف دوستانہ میچ میں بھی ایرانی کھلاڑیوں نے میناب اسکول حملے کے شہید بچوں کی یاد میں ان کے اسکول بیگ تھامے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ نیویارک ٹائمز کے مطابق امریکی فوجی تحقیقات کے ابتدائی نتائج بتاتے ہیں کہ غلط معلومات کی وجہ سے امریکی ٹوماہاک کروز میزائل نے یہ اسکول نشانہ بنایا۔

ایرانی قومی فٹ بال ٹیم کا مقابلے سے قبل
امریکی حملے میں شہید بچوں کو خراج عقیدت

ایرانی قومی فٹ بال ٹیم نے ترکی میں دوستانہ میچ سے قبل امریکہ اور اسرائیل کی حملوں میں شہید ہونے والے بچوں کو خراج عقیدت پیش کیا، قومی ترانے کے دوران ہر کھلاڑی کے ہاتھ میں ایک بچے کی تصویر تھی، اور ایران نے یہ میچ صفر ۵ر سے جیت لیا۔ ایرانی قومی فٹ بال ٹیم نے ترکی میں دوستانہ میچ سے قبل امریکہ اور اسرائیل کی حملوں میں شہید ہونے والے بچوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ منگل کو انطالیہ کے قریب کوسٹاریکا کے خلاف دوستانہ میچ سے قبل ایرانی کھلاڑیوں اور عہدیداروں نے شہید بچوں کی تصویریں تھام رکھی تھیں۔ قومی ترانے کے دوران ہر کھلاڑی کے ہاتھ میں ایک بچے کی تصویر تھی، اور ایران نے یہ میچ صفر کے مقابلے ۵ر گول سے جیت لیا۔ ایرانی عہدیداروں کے مطابق، ان تصاویر میں شامل کچھ بچے ۲۸ر فروری کو جنوبی شہر میناب کے ایک اسکول پر ہونے والے فضائی حملے کے شہید تھے۔ واضح رہے کہ یہ حملہ امریکہ اور اسرائیل کی کارروائیوں کے پہلے دن ہوا تھا، جس میں طلبہ اور اساتذہ سمیت کم از کم ۱۷۰ر افراد شہید ہوئے تھے۔ بعد ازاں میچ میں موجود ایران کے انقرہ میں سفیر محمد حسن حبیب اللہ زادہ نے کہا کہ ایران انتہائی غیر منصفانہ اور ظالمانہ جارحیت کا شکار ہے، اس لیے قومی ٹیم کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ عوام سے یکجہتی کا اظہار کرے۔ اس سے قبل جمعہ کو نائجیریا کے خلاف دوستانہ میچ میں بھی ایرانی کھلاڑیوں نے میناب اسکول حملے کے شہید بچوں کی یاد میں ان کے اسکول بیگ تھامے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ نیویارک ٹائمز کے مطابق امریکی فوجی تحقیقات کے ابتدائی نتائج بتاتے ہیں کہ غلط معلومات کی وجہ سے امریکی ٹوماہاک کروز میزائل نے یہ اسکول نشانہ بنایا۔ دریں اثناء فیفا کے صدر جیانی انفنٹینو نے منگل کے میچ میں شرکت کی اور اصرار کیا کہ ایران ورلڈ کپ میں کھیلے گا، جبکہ جنگ کی وجہ سے ان کی شرکت مشکوک تھی۔ انفنٹینو نے یہ بھی کہا کہ ایران اپنے گروپ میچ طے شدہ شیڈول کے مطابق امریکہ میں ہی کھیلے گا۔ جبکہ اس سے قبل ایرانی فیڈریشن نے کہا تھا کہ وہ میچ میکسیکو منتقل کرنے کے لیے فیفا سے بات چیت کر رہی ہے۔ یاد رہے کہ ایران ۱۵ر جون کو لاس اینجلس میں نیوزی لینڈ سے اپنا پہلا گروپ جی میچ کھیلے گا، اس کے بعد ۲۱ر جون کو بیلجیم سے لاس اینجلس میں اور ۲۶ر جون کو سیئٹل میں مصر سے مقابلہ کرے گا۔

راجہ شیواجی'' کا پہلا ٹیزر جاری، ریتیش دیشمکھ کی فلم پر ملا جلا ردعمل

فلم راجہ شیواجی کا پہلا ٹیزر جاری کر دیا گیا ہے جس میں ریتیش دیشمکھ مرکزی کردار میں نظر آ رہے ہیں۔

فلم راجہ شیواجی کا پہلا ٹیزر جاری کر دیا گیا ہے جس میں ریتیش دیشمکھ مرکزی کردار میں نظر آ رہے ہیں۔ ایکشن اور جنگی مناظر سے بھرپور اس ٹیزر کو پہلے سینما گھروں میں فلم ''دھرندھر: دی ریونج'' کے ساتھ دکھایا گیا، جس کے بعد اسے عوامی سطح پر ریلیز کیا گیا۔ چھترپتی شیواجی مہاراج کی زندگی پر مبنی اس فلم کو بڑے پیمانے پر پیش کیا جا رہا ہے، تاہم سوشل میڈیا پر شائقین کی رائے منقسم دکھائی دے رہی ہے۔ ہندوستانی سینما میں تاریخی موضوعات پر مبنی بڑی فلموں کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے فلم ''راجہ شیواجی'' کا پہلا ٹیزر جاری کر دیا گیا ہے، جس نے ریلیز ہوتے ہی شائقین کی توجہ حاصل کر لی۔ اس فلم میں ریتیش دیشمکھ عظیم مراٹھا حکمران چھترپتی شیواجی مہاراج کا کردار ادا کر رہے ہیں، اور کہانی ان کی ابتدائی زندگی، اقتدار کے عروج اور خود مختار ریاست کے قیام کے عزم کے گرد گھومتی ہے۔ تازہ ترین پیش رفت کے طور پر، یہ ٹیزر پہلے سینما گھروں میں فلم ''دھرندھر: دی ریونج'' کے ساتھ خصوصی طور پر پیش کیا گیا، جس کے بعد اسے منگل کے روز باضابطہ طور پر جاری کیا گیا۔ ٹیزر میں بڑے پیمانے پر جنگی مناظر، جذباتی ڈائیلاگز اور شاندار سینماٹوگرافی دکھائی گئی ہے، جو فلم کے وسیع بجٹ اور پروڈکشن ویلیو کا اشارہ دیتے ہیں۔ ٹیزر کی شروعات سنجے دت سے ہوتی ہے، جو مبینہ طور پر فلم میں ایک مخالف کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ فلم کی کاسٹ میں ابھیشیک بچن (سمبھاجی شہاجی بھوسلے)، ودیا بالن، مہیش مانجریکر، سچن کھیڈیکر، بومن ایرانی، بھاگیہ شری، فردین خان، جیتندر کمار، امول گپتے اور جنیلیا دیشمکھ شامل ہیں، جو فلم کو ایک بڑی ملٹی اسٹارر شکل دیتے ہیں۔ فلم کے ٹیزر کے ساتھ جاری کردہ بیان میں کہا گیا، ''اس سرزمین کیلئے جس نے جنگجوؤں کو جنم دیا، اس ایمان کیلئے جو کبھی متزلزل نہیں ہوا، اور سوراج کے اس خواب کیلئے جو ہر دل میں زندہ ہے، ہم فخر کے ساتھ راجہ شیواجی کی پہلی جھلک پیش کرتے ہیں۔'' یہ بیان فلم کے حب الوطنی اور تاریخی جذبے کو واضح کرتا ہے۔ سوشل میڈیا پر ردعمل کے حوالے سے دیکھا جائے تو شائقین کی رائے واضح طور پر تقسیم ہے۔ ایک بڑی تعداد نے ٹیزر کو ''گوز بمپس'' قرار دیتے ہوئے اس کی تعریف کی، جبکہ کچھ صارفین نے ریتیش دیشمکھ کی آواز اور اسکرین پریزنس پر سوالات اٹھائے۔ ایک صارف نے تبصرہ کیا کہ ''توانائی اور چمک محسوس نہیں ہو رہی''، جبکہ ایک اور نے اس کا موازنہ دوسری تاریخی فلم چھاوا سے کرتے ہوئے اسے کمزور قرار دیا۔

بالی ووڈ پروڈیوسر ویویک واسوانی نے سلمان خان سے دوری کی وجہ بتائی

ایک پوڈ کاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کیلئے کام کا ماحول اور نظم و ضبط انتہائی اہم ہے

بالی ووڈ پروڈیوسر ویویک واسوانی نے انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے سلمان خان کے ساتھ دوبارہ کام کیوں نہیں کیا، حالانکہ انہوں نے انہیں ۱۹۹۱ء کی فلم ''پتھر کے پھول'' سے لانچ کیا تھا۔ ایک پوڈ کاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کیلئے کام کا ماحول اور نظم و ضبط انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مسئلہ سلمان خان کی شخصیت نہیں بلکہ پیشہ ورانہ مستقل مزاجی کا ہے، اور اگر انہیں ایک ڈسپلنڈ سلمان خان ملے تو وہ مستقبل میں دوبارہ ساتھ کام کرنے کیلئے تیار ہیں۔ بالی ووڈ میں ایک نئی بحث اس وقت شروع ہوئی جب معروف پروڈیوسر ویویک واسوانی نے اداکار سلمان خان کے ساتھ اپنے پیشہ ورانہ تعلقات پر کھل کر بات کی۔ حالیہ دنوں ایک پوڈ کاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ آخر کیوں وہ ماضی میں کامیاب تعاون کے باوجود دوبارہ سلمان خان کے ساتھ کام نہیں کر سکے۔ ویویک واسوانی نے واضح کیا کہ ان کے فیصلے کی بنیادی وجہ کام کے ماحول سے متعلق ان کی ترجیحات ہیں۔ ان کے مطابق، وہ ایسے سیٹ اپ میں کام نہیں کر سکتے جہاں نظم و ضبط کی کمی ہو یا غیر پیشہ ورانہ رویہ پایا جائے۔ انہوں نے کہا، ''میں ایسے ماحول میں کام نہیں کر سکتا جہاں شراب نوشی ہو یا لوگ غیر ذمہ داری کے ساتھ کام کریں۔ میرے لئے ڈسپلن بہت اہم ہے، اور میں اسی ماحول میں بہترین کام کر سکتا ہوں۔'' انہوں نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جب انہوں نے سلمان خان کو بعض بڑے ہدایتکاروں کے ساتھ کام کرتے دیکھا، جیسے سنجے لیلا بھنسالی اور سورج بڑجاتیہ، تو وہ ایک بالکل مختلف، زیادہ نظم و ضبط کے پابند اور پیشہ ور اداکار کے طور پر سامنے آئے۔ واسوانی کے مطابق، ''اگر مجھے وہ سلمان خان ملے جو ان فلمسازوں کے ساتھ کام کرتے ہیں، تو میں یقیناً ان کے ساتھ دوبارہ کام کرنا چاہوں گا۔ وہ اس وقت ایک بہترین پیشہ ور ثابت ہوتے ہیں اور اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔'' واسوانی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ان کے خدشات ذاتی نہیں بلکہ پیشہ ورانہ نوعیت کے ہیں۔ ان کے مطابق، کچھ پروڈیوسرز صرف سلمان خان کے اسٹار پاور پر انحصار کرتے ہیں، جبکہ بڑے بینرز انہیں ایک اداکار کے طور پر اہمیت دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ''انہیں سلمان دی اسٹار کی نہیں بلکہ سلمان اداکار کی ضرورت ہوتی ہے، اور جب مجھے وہ اداکار ملے گا تو میں ان کے ساتھ کام کروں گا۔'' وقت کی پابندی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے سخت موقف اختیار کیا۔ ان کا کہنا تھا، ''اگر کسی فلم کی شفٹ صبح ۹ر بجے شروع ہوتی ہے تو کسی کا شام ۴ر بجے آنا قابل قبول نہیں۔ اگر آپ کو کچھ تبدیلی کرنی ہے تو پہلے آئیں، ڈائریکٹر کے ساتھ بیٹھیں اور بات کریں۔ یہی پیشہ ورانہ طریقہ ہے۔'' انہوں نے اپنے ماضی کے تجربے کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۹۱ء کی فلم ''پتھر کے پھول'' کے دوران صورتحال مختلف تھی۔

جمعیۃ علماء ہند اور ایم ایچ اے مدنی چیریٹیبل ٹرسٹ نے 1.80 کروڑ روپئے کا تعلیمی وظیفہ کیا جاری

اس سال میرٹ کی بنیاد پر وظیفہ کے لیے منتخب 1199 طلبہ میں 65 غیر مسلم طلبہ بھی شامل ہیں۔ مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ دنیا کی وہی قوم ترقی کرتی ہے جس کی نوجوان نسل صحیح تربیت سے آراستہ اور تعلیم یافتہ ہو

نئی دہلی: جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے آج صدر دفتر سے تعلیمی سال 26-2025 کے لیے میرٹ کی بنیاد پر منتخب ہونے والے 1199 طلبہ کے لیے ایک کروڑ اسی لاکھ روپے کے وظائف جاری کیے ہیں۔ قابلِ ذکر ہے کہ ان طلبہ میں اس بار بھی 65 غیر مسلم طلبہ شامل ہیں۔ وظائف کی رقم طلبہ کے اکاؤنٹ میں براہِ راست منتقل کی جا رہی ہے۔ واضح ہو کہ مالی طور پر کمزور مگر ذہین بچوں کی اعلیٰ اور پیشہ ورانہ تعلیم کے حصول میں مدد کرنے کے مقصد سے جمعیۃ علماء ہند اور ایم ایچ اے مدنی چیریٹیبل ٹرسٹ 2012 سے ہر سال وظائف جاری کر رہی ہے۔ اس کے لیے مولانا حسین احمد مدنی چیریٹیبل ٹرسٹ، دیوبند اور جمعیۃ علماء ہند ارشد مدنی پبلک ٹرسٹ کی جانب سے باضابطہ طور پر ایک تعلیمی امدادی فنڈ قائم کیا گیا ہے۔ تعلیم کے ماہرین پر مشتمل ایک کمیٹی بھی ہے جو ہر سال میرٹ کی بنیاد پر وظائف کے لیے طلبہ کا انتخاب کرتی ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ وظائف کے لیے مذہب کی کوئی قید نہیں ہے، چنانچہ ہر سال ایک بڑی تعداد میں غیر مسلم طلبہ بھی اس کے لیے درخواستیں ارسال کرتے ہیں اور اگر وہ میرٹ پر پورا اترتے ہیں تو ان کا بھی انتخاب بلا تفریق کیا جاتا ہے۔ اس سال سب سے زیادہ 65 ایسے غیر مسلم بچوں کا انتخاب ہوا ہے جو میرٹ پر پورا اترتے ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند مذہب کی بنیاد پر کوئی کام نہیں کرتی بلکہ وہ جو کچھ کرتی ہے انسانیت کی بنیاد پر کرتی ہے۔ اس کے پیچھے ایک ہی مقصد کارفرما ہے کہ غربت اور مالی پریشانی کی وجہ سے ذہین بچے کسی رکاوٹ کے بغیر اپنا تعلیمی سفر جاری رکھ سکیں۔ اس موقع پر صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ ''دور اندیش قومیں اپنی تاریخ سیاست سے نہیں بلکہ تعلیم سے مرتب کرتی ہیں۔'' انہوں نے یہ بھی کہا کہ دنیا میں وہی قومیں عروج کی منزلیں طے کرتی ہیں جن کی نوجوان نسل تعلیم یافتہ ہوتی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ ملک کی آزادی کے بعد ہم بحیثیت قوم تاریخ کے ایک انتہائی نازک موڑ پر آ کھڑے ہوئے ہیں۔ ہمیں ایک طرف طرح طرح کے مسائل میں الجھایا جا رہا ہے تو دوسری طرف ہم پر اقتصادی، سماجی، سیاسی اور تعلیمی ترقی کی راہیں بند کی جا رہی ہیں۔ اس سازش کو اگر ہمیں ناکام بنانا ہے اور سربلندی حاصل کرنی ہے تو ہمیں اپنے بچوں اور بچیوں کے تعلیمی ادارے خود قائم کرنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ قوموں کی تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں ترقی کی کنجی تعلیم رہی ہے۔ اس لیے ہم ایک بار پھر قوم کے مخیر اور صاحب حیثیت افراد سے یہ اپیل کریں گے کہ وہ آگے بڑھ کر بچوں اور بچیوں کے لیے الگ الگ تعلیمی ادارے قائم کریں، جہاں وہ کسی ڈر یا خوف کے بغیر اپنی مذہبی شناخت اور اسلامی تربیت کے ساتھ تعلیم حاصل کر سکیں۔ یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے، اس کے لیے ہمیں اپنی سوچ میں تبدیلی لانے کی ضرورت ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اس طرح کے تعلیمی اداروں کو ایک مثالی ادارہ بنانے کی کوشش ہونی چاہیے تاکہ ان میں غیر مسلم والدین بھی اپنے بچوں اور بچیوں کو پڑھانے پر آمادہ ہو جائیں۔ اس سے نہ صرف باہمی میل جول اور بھائی چارہ میں اضافہ ہوگا بلکہ ان غلط فہمیوں کا بھی خاتمہ ہو جائے گا جو مسلمانوں کے خلاف فرقہ پرست عناصر کی طرف سے منصوبہ بند طریقے سے پھیلائی جا رہی ہیں۔ اسی منصوبے کے تحت مدنی چیریٹیبل ٹرسٹ کے زیر انتظام منظم طریقے سے بچوں اور بچیوں کے علیحدہ اسکول، آئی ٹی آئی کالج، بی ایڈ کالج اور لا کالج چلائے جا رہے ہیں اور اس کے حوصلہ افزا نتائج بھی سامنے آ رہے ہیں۔ ہمیں یہ یاد رکھنا ہوگا کہ گھر بیٹھے کوئی انقلاب نہیں آتا۔ تاریخ شاہد ہے کہ جو قوم اپنی شناخت، تہذیب اور مذہب کے ساتھ زندہ رہنا چاہتی ہے، اسے قربانی دینی پڑتی ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ اس وقت ملک کے حالات اس قدر تشویشناک ہیں، خاص طور پر اقتدار کی تبدیلی کے بعد یکے بعد دیگرے جو واقعات پیش آ رہے ہیں، اس سے اب اس میں کوئی شبہ نہیں رہ گیا کہ ہندوستان فسطائیت کی گرفت میں چلا گیا ہے، جہاں نفرت کو حب الوطنی کا لبادہ پہنایا جا رہا ہے اور ظالموں اور فرقہ پرستوں کو قانون کی گرفت سے بچایا جا رہا ہے۔ ملک میں فرقہ واریت کی آگ میں صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ملک کا وجود بھی جھلس رہا ہے۔ مولانا مدنی نے اس سال یو پی ایس سی میں 53 مسلم نوجوانوں کی شاندار کامیابی پر اپنی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اسے ایک بڑی پیش رفت قرار دیا اور کہا کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری قوم کے بچے نامساعد حالات میں بھی پورے جوش و خروش کے ساتھ نہ صرف پیشہ ورانہ بلکہ مسابقتی تعلیم میں بھی کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔ اس بار ٹاپ 100 میں 4 مسلم طلبہ بھی شامل ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ ان بچوں نے یہ کامیابی تب حاصل کی ہے جب ان کے لیے تعلیم اور آگے بڑھنے کی راہیں مزید دشوار بنائی جا رہی ہیں۔ مولانا آزاد فاؤنڈیشن سمیت مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لیے چلائی گئی کئی اہم اسکیمیں بند کی جا چکی ہیں اور تعلیمی اداروں میں ان کے ساتھ امتیاز بھی برتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ان رکاوٹوں کے باوجود مسلمانوں میں تعلیم کا تناسب بڑھا ہے تو یہ ایک غیر معمولی بات ہے اور ایک بڑی مثبت تبدیلی کی علامت بھی ہے۔ مسلمان مجموعی طور پر اقتصادی پسماندگی کا شکار ہیں، یہی وجہ ہے کہ مختلف رپورٹوں میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ بہت سے مسلم بچے درمیان میں ہی تعلیم چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ ان کے والدین تعلیمی اخراجات برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوتے۔ اس افسوسناک حقیقت کا انکشاف برسوں پہلے سچر کمیٹی کی رپورٹ میں بھی کیا گیا تھا، جس میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ ملک میں مسلمانوں کی حالت دلتوں سے بدتر ہے۔ اس عرصے میں مسلمانوں کی اقتصادی حالت میں کوئی نمایاں بہتری نہیں آئی بلکہ 2014 کے بعد یہ مزید خراب ہوئی ہے۔ ایسے میں یو پی ایس سی جیسے اہم امتحان میں 53 مسلم نوجوانوں کی کامیابی ایک طرح سے اجتماعی بیداری کی روشن مثال ہے۔ ان میں سے کئی امیدوار ایسے ہیں جنہوں نے مالی تنگی اور محدود وسائل کے باوجود اپنی محنت اور لگن سے یہ کامیابی حاصل کی ہے۔